

اس کتاب میں متعدد احکام وہ ہیں
جن کا سیکھنا اسلامی بہنوں کیلئے فرض ہے۔



اسلامی بہنوں کی نماز (حقی)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

دامت برکاتہم
العلیہ

محمد الیاس عطار قادری رضوی

تیمم کا طریقہ 64

غسل کا طریقہ 47

وضو کا طریقہ 11

قضا نمازوں کا طریقہ 147

نماز کا طریقہ 78

جواب اذان کا طریقہ 72

حیض و نفاس کا بیان 213

استنجا کا طریقہ 195

نوافل کا بیان 170

اسلامی بہنوں کی
23 مدنی بہاریں 269

نجاستوں کا بیان 240

زنا فی بیمار یوں کے
گھریلو علاج 230

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

www.waseemzignai.com

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

طلبہ:

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

مدرسہ کا اسٹاف

کل طلبہ کم و بیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھا در کراچی پاکستان

HABIB BANK LTD. BARNES STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

DONATION



www.facebook.com/markazuloom



<https://www.waseemziyai.com>



<https://www.youtube.com/waseemziyai>

دور ان مطالعہ ضرورتاً اندر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

[illegible]

اس کتاب میں مُتَعَدِّد احکام وہ ہیں جن کا سیکھنا اسلامی بہنوں کیلئے فرض ہے۔

اسلامی بہنوں کی نماز (حَنَفِی)

مُؤَلِّف:

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا
ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام کتاب: اسلامی بہنوں کی نماز (حنفی)

مؤلف: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پہلی تاثیر ہوئی بار: ۱۴۲۹ھ/2008ء تا ۱۴۳۶ھ/2015ء تعداد: 457000 (چار لاکھ ستاون ہزار)

چودھویں بار: رجب المرجب ۱۴۳۶ھ، مئی 2015ء تعداد: 50000 (پچاس ہزار)

پندرہویں بار: جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ، مارچ 2016ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

سولہویں بار: رجب المرجب ۱۴۳۷ھ، اپریل 2016ء تعداد: 75000 (پچھتر ہزار)

سترہویں بار: صفر المظفر ۱۴۳۹ھ، نومبر 2017ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

اٹھارویں بار: شوال المکرم ۱۴۳۹ھ، جولائی 2018ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

انیسویں بار: ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ، ستمبر 2018ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

بیسویں بار: رجب المرجب ۱۴۴۰ھ، مارچ 2019ء تعداد: 30000 (تیس ہزار)

ناشر: مکتبہ المدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

01	کراچی: فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	فون: +92 21 111 25 26 92 UAN:
02	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	فون: 042-37311679
03	سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار	فون: 041-2632625
04	میرپور کشمیر: فیضان مدینہ چوک شہید ال میرپور	فون: 05827-437212
05	حیدرآباد: فیضان مدینہ آفندی ناؤن	فون: 022-2620123
06	ملتان: نزد پینیل والی مسجد اندرون بوجڑ گیٹ	فون: 061-4511192
07	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمپنی چوک اقبال روڈ	فون: 051-5553765
08	نواب شاہ: چکر بازار نزد MCB بینک	فون: 0244-4362145
09	سکھر: فیضان مدینہ مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	فون: 0310-3471026
10	گوجرانوالہ: فیضان مدینہ شیخوپورہ موڑ	فون: 055-4441919
11	گجرات: مکتبہ المدینہ میلاد (نوبارہ چوک)	فون: 053-3021911

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
59	غسل سے نولہ بڑھ جاتا ہو تو؟	34	وضو میں شک آنے کے 5 احکام		کچھ فرض علوم کے بارے میں۔۔
59	بالٹی سے نہاتے وقت احتیاط	35	پان کھانے والے ٹھوچہ ہوں		کتاب پڑھنے کی 17 نکتیں
59	بال کی گرہ	37	سونے سے وضو نئے اور نہ نئے کا بیان	11	وضو کا طریقہ
59	بے وضو دینی کتابیں مٹھو نا		سونے کے وہ دس انداز جن سے	11	دُرود شریف کی فضیلت
60	ناپاکی کی حالت میں دُرود شریف پڑھنا	37	وضو نہیں ٹوٹتا	11	اگلے پچھلے گناہ معاف کروانے کا نسخہ
60	انگلی میں INK کی تہ جمی ہوئی ہو تو؟		سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو	12	گناہ جھڑنے کی حکایت
60	تہی کب بالغ ہوتی ہے؟	38	ٹوٹ جاتا ہے	13	غمر میں آگ بھڑک اٹھی
61	وسوسوں کا ایک سبب	39	ہنسنے کے احکام	14	بلا وضو ہنے 15 مَدَنی پھول
	استہار سفت کی بڑکت سے	40	سات مَحْظَرَات	15	اسلامی بہنوں کے وضو کا طریقہ (حنفی)
61	مغفرت کی بشارت ملی	41	غسل کا وضو کافی ہے	18	وضو کے بعد یہ دُعا پڑھ لیجئے
62	تہبند باندھ کر نہانے کی احتیاطیں	41	جن کا وضو نہ رہتا ہو ان کیلئے 9 احکام	18	جنت کے آسموں دروازے کھل جاتے ہیں
64	تیمم کا طریقہ	45	وضو کے بارے میں 20 نکتیں	19	وضو کے بعد سورہ قدر پڑھنے کے فضائل
64	تیمم کے فرائض	47	غسل کا طریقہ	19	نظر کبھی کمزور نہ ہو
65	تیمم کی 10 سنتیں	47	دُرود شریف کی فضیلت	19	تہوؤں کا عظیم مَدَنی نسخہ
65	تیمم کا طریقہ (حنفی)	47	فرض غسل میں احتیاط کی تاکید	20	وضو کے چار فرائض
66	تیمم کے 26 مَدَنی پھول	48	غمر کا بل	21	دھونے کی تعریف
72	جواب اذان کا طریقہ	48	غسل بخائف میں تاخیر کب حرام ہے	21	وضو کی 13 سنتیں
72	موتیوں کا تاج	49	بجابت کی حالت میں سونے کے احکام	22	وضو کے 29 مَسْتَحَبَات
72	اذان کے جواب کی فضیلت	50	غسل کا طریقہ (حنفی)	24	وضو کے 15 مکروہات
73	اذان کا جواب دینے والا جتنی ہو گیا	51	غسل کے تین فرائض	25	دھوپ کے گرم پانی کی وضاحت
74	اذان کا جواب اس طرح دیجئے	52	اسلامی بہنوں کیلئے غسل کی 23 احتیاطیں	26	سُغْفَل پانی کے مَحْلُوق 27 مَدَنی پھول
76	جواب اذان کے 8 مَدَنی پھول	54	زُحْم کی ہنسی	30	زخم وغیرہ سے خون نکلنے کے 5 احکام
77	قبل از بیٹھنے سے پہلا تیز ہوتی ہے	55	غسل فرض ہونے کے 5 اسباب	31	تھوک میں خون سے کب وضو ٹوٹے گا
78	اسلامی بحسنوں کی نماز	55	وہ صورتیں جن میں غسل فرض نہیں	31	خون والے مُنہ کی کھلی کی احتیاطیں
78	دُرود شریف کی فضیلت	55	بہتے پانی میں غسل کا طریقہ	32	آنکھن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟
79	قیامت کا سب سے پہلا سوال	56	نُؤارہ جاری پانی کے حکم میں ہے	32	دکھتی آنکھ کے آنسو
79	نمازی کیلئے نور	57	نُؤارے کی احتیاطیں	33	پاک اور ناپاک رطوبت
80	کون، کس کے ساتھ اٹھے گا!	57	غسل کے 5 مَسْتَحَب مواقع	33	چھالا اور مٹھو یا
81	شدید زخمی حالت میں نماز	57	غسل کے 24 مَسْتَحَب مواقع	34	تُحے سے وضو کب ٹوٹتا ہے؟
81	ہزاروں سال عذاب نار کا حقدار	58	ایک غسل میں مختلف نکتیں	34	دودھ پیتے بچے کا پیشاب اور تُحے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	نمازی کے آگے سے گزرنے	115	دوران نماز دیکھ کر پڑھنا	82	نماز پر پڑھنا یا تاریکی کے اسباب
137	کے بارے میں 15 احکام	116	عمل کی کثرت کی تعریف	82	مُردے خاتے کا ایک سبب
139	تراویح کے مَدَنی پھول	116	دوران نماز لباس پہننا	83	نماز کا چور
142	نماز پنج گانہ کی تفصیل	116	نماز میں کچھ رنگنا	84	چور کی دو قسمیں
143	نماز کے بعد پڑھے جانے والے اُرداد	117	دوران نماز قبلہ سے انحراف	84	اسلامی بہنوں کی نماز کا طریقہ (حنفی)
146	منشوں میں چار ختم قرآن پاک	117	نماز میں سانپ مارنا	90	مُحَوَّجہ ہوں!
146	شیطان سے محفوظ رہنے کا عمل	118	نماز میں گھجنا	91	نماز کی 6 شرائط
147	نماز اور کاطریتہ (حنفی)	118	اللہ اکبر کہنے میں غلطیاں	93	تین اوقات منکر وہمہ
147	دُرود شریف کی فضیلت	119	نماز کے 26 مکروہات تحریمہ		نماز عصر کے دوران مکروہ وقت
148	جنم کی خوفناک وادی	119	کندھوں پر چادر لٹکانا	94	آجائے تو؟
148	پہاڑ گرمی سے پھسل جائیں	119	طبعی حاجت کی شدت	96	نماز کے 7 فرائض
148	ایک نماز قضا کرنے والا بھی فاسق ہے	120	نماز میں کٹکڑیاں پھٹنا	99	خُروف کی صحیح ادائیگی ضروری ہے
149	سر گھٹنے کی سزا	120	اٹھکیاں بٹھکانا	100	خبردار! خبردار! خبردار!
149	قبر میں آگ کے فُعلے	121	کمر پر ہاتھ رکھنا	100	مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ
150	اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو؟	121	آسمان کی طرف دیکھنا	102	کارپیٹ کے نقصانات
151	مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟	122	نمازی کی طرف دیکھنا	103	کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ
151	رات کے آخری حصہ میں سونا کیسا؟	132	نماز اور تصاویر	104	25 واجبات
152	رات دیر تک جاگنا	124	نماز کے 30 مکروہات تخریبہ	107	قیام کی 11 سنتیں
153	اداء قضا اور اعادہ کی تعریفات	126	ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے	107	زکوع کی 4 سنتیں
154	توبہ کے تین رکن ہیں	127	نماز وتر کے 12 مَدَنی پھول	108	قومہ کی 3 سنتیں
	سوتے کو نماز کیلئے جگانا کب	128	دُعائے ثَنُوت	109	سجدے کی 18 سنتیں
154	واجب ہے	129	وتر کا سلام پھیرنے کے بعد کی ایک سنت	109	جلسہ کی 4 سنتیں
154	جلد سے جلد قضا کر لیجئے	129	سجدہ سُنُو کے 14 مَدَنی پھول	110	دوسری رکعت کیلئے اٹھنے کی 2 سنتیں
155	مُحَبِّپ کر قضا کیجئے	131	حکایت	110	قعدہ کی 8 سنتیں
155	مُحَبِّپ اِلْوَداع میں قضاے عُمری!	132	سجدہ سُنُو کا طریقہ	111	سلام پھیرنے کی 4 سنتیں
156	عمر بھر کی قضا کا حساب	132	سجدہ بتلاوت اور قیطان کی شائستگی	111	سُتُوبِ بَعْدِیہ کی 3 سنتیں
156	قضا کرنے میں ترتیب	132	اِنْ شَاءَ اللہ غُزُونِ مُرَاد پوری ہو	112	نماز کے تقریباً 14 مُسْتَحَبَّات
156	قضاے عُمری کا طریقہ (حنفی)	133	سجدہ بتلاوت کے 11 مَدَنی پھول	113	سَیِّدُنا عمر بن عبدُالْعَزِیز کا عمل
157	نماز قصر کی قضا	135	سجدہ بتلاوت کا طریقہ	113	گروہ لود پیشانی کی فضیلت
157	زمانہ اِرْجاء کی نمازیں	135	سجدہ شکر کا بیان	114	نماز توڑنے والی 29 باتیں
158	بچے کی پیدائش کے وقت نماز		نمازی کے آگے سے گزرنا سخت	114	نماز میں رونا
158	مریضہ کو نماز کب مُعاف ہے؟	136	گناہ ہے	114	نماز میں کھانسا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
206	بائیں پاؤں پر وزن ڈالنے کی حکمت	178	(8) گریہ و زاری کرنے والا خاندان	158	عمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا
206	کرسی نما کوڑو	179	نماز اشراق	158	تھا کا لفظ کہنا بھول گئی تو کوئی حرج نہیں
206	پردے کی جگہ کا کینسر	180	نماز چاشت کی فضیلت	159	نواہل کی جگہ قضاے عمری پڑھئے
207	ٹائیکٹ پیپر سے پیدا ہونے والے امراض	180	صلوٰۃ النبی	159	فجر و عصر کے بعد نواہل نہیں پڑھ سکتے
207	ٹائیکٹ پیپر اور گردوں کے امراض	181	صلوٰۃ النبی پڑھنے کا طریقہ	159	غیر کی چار سٹیں رہ جائیں تو کیا کرے؟
208	نخت زمین پر قضاے حاجت کے نقصانات	182	استحارہ	160	کیا مغرب کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے؟
208	آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دُور	183	نماز استحارہ میں کون سی سورتیں پڑھیں	161	تراویح کی قضاہ کا کیا حکم ہے؟
209	تشریف لے جاتے	184	صلوٰۃ الاذانین کی فضیلت	161	نماز کا لہ یہ
209	قضاے حاجت سے قبل پلنے کے فوائد	185	نماز اذانین کا طریقہ	163	مرحومہ کے قہر کا ایک مسئلہ
210	بیت الخلا جانے کی 47 غتیں	185	تحیۃ الوضو	164	100 کوڑوں کا حیلہ
212	عوامی استنجاء خانہ میں جاتے	186	صلوٰۃ الانسار	166	گائے کے گوشت کا تحفہ
212	ہوئے یہ غتیں بھی کیجئے	187	صلوٰۃ الحاجات	166	زکوٰۃ کا شرعی حیلہ
213	حیض و نفاس کا بیان	189	ناپینا کو آنکھیں مل گئیں	167	100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے
213	دُور و شریف کی فضیلت	191	گھن کی نماز	168	فقیر کی تعریف
214	حیض کسے کہتے ہیں؟	191	گھن کی نماز پڑھنے کا طریقہ	168	مسکین کی تعریف
215	استحاضہ کسے کہتے ہیں؟	192	نماز توبہ	169	طرح طرح کے قہرے اور کفارے
215	حیض کے رنگ	193	عشاء کے بعد دو نفل کا ثواب	169	ان نفلوں کی ادائیگی کی صورتیں
216	حیض کی حکمت	193	سب عصر کے بارے میں دو فرامین مصطفیٰ	170	نواہل کا بیان
216	حیض کی مدت	194	ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے	170	دُور و شریف کی فضیلت
216	کیسے معلوم ہو کہ استحاضہ ہے	195	استنجا کا طریقہ (فقہی)	170	اللہ کا پیارا بننے کا نسخہ
217	حیض کی کم از کم اور انتہائی عمر	195	دُور و شریف کی فضیلت	171	صلوٰۃ اللیل
217	دو حیض کے درمیان کم از کم فاصلہ	196	استنجا کا طریقہ	171	نہجہ اور رات میں نماز پڑھنے کا ثواب
218	اہم مسئلہ	199	آب زم زم سے استنجا کرنا کیسا؟	172	نہجہ گزار کیلئے صحت کے عالی شان بالا خانے
218	نفاس کا بیان	199	استنجا خانہ کا رخ دُور ست رکھئے	173	نیک بندوں اور بندوں کی 8 حکایات
218	نفاس کی ضروری وضاحت	200	استنجا کے بعد قدم دھو لیجئے	173	(1) ساری رات نماز پڑھتے رہتے
219	نفاس کے تخلیق کچھ ضروری مسائل	200	ہل میں پیشاب کرنا	174	(2) شہد کی ملک کی بھینھنا ہٹ
220	خمل سا قحط ہو جائے تو.....؟	200	جن نے شہید کر دیا	174	کی سی آواز!
220	چند غلط فہمیوں کا ازالہ	201	حمام میں پیشاب کرنا	174	(3) میں جُست کیسے مانگوں!
221	استحاضہ کے احکام	202	استنجا کے ڈھیلوں کے احکام	175	(4) تمہارا باپ، مہلانی عذاب سے رہتا ہے!
221	حیض و نفاس کے 21 احکام	204	مٹی کا ڈھیلہ اور سانس تحقیق	175	(5) عبادت کیلئے جانے کا عجیب انداز
227	حیض اور نفاس کے تخلیق آٹھ منہ نی پھول	204	پڑھے کافر ڈاکٹر کا الکھاف	176	(6) کروڑے روٹے ناپنا ہو جانے والی خاتون
230	زنانی بیماریوں کے کثیر علاج	205	رفع حاجت کیلئے بیٹھنے کا طریقہ	177	(7) موت کی یاد میں بھوکے رہنے والی خاتون

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
256	توے پر ناپاک پانی چھڑک دیا تو؟	247	خون آلود زمین پاک کرنے کا طریقہ	231	بیماریوں سے حفاظت کے لئے
257	حرام جانور کا گوشت کھڑا کیسے پاک ہو	248	گوبر سے لپٹی ہوئی زمین	231	حیض کی خرابی کے نقصانات
257	بکرے کی کھال پر بیٹھنے سے	248	جن پرندوں کی بیٹ پاک ہے	231	حیض کی خرابی اور ڈرڈانے خواب
257	عاجوی پیدا ہوتی ہے	248	مچھلی کا خون پاک ہے	232	کثرت حیض کے دو علاج
257	گازمی نجاست والا کپڑا کس طرح دھوئے	249	پیشاب کی باریک مچھینیں	232	ماہواری کی خرابیوں کے 3 علاج
258	اگر نجاست کا رنگ کپڑے پر	249	گوشت میں بچا ہوا خون	232	حیض بند ہونے کے 6 علاج
258	باقی رہ جائے تو؟	249	جانوروں کی سوکھی ہڈیاں	233	حیض کے درد کا علاج
258	تپتی نجاست والا کپڑا پاک کرنے	249	حرام جانور کا دودھ	233	بانجھ پن کے 5 علاج
258	کے متعلق 6 مہذنی پھول	249	چوہے کی میٹگی	235	حاملہ کی تکلیف کے 6 علاج
260	بہتے تل کے نیچے دھوئے میں نجوڑا شرط نہیں	250	غلاظت پر بیٹھنے والی مٹھیاں	235	حسین اور عقلمند اولاد کے لئے
260	بہتے پانی میں پاک کرنے میں	250	بارش کے پانی کے احکام	236	ایام حمل کے لئے بہترین عمل
260	نجوڑا شرط نہیں	251	گلیوں میں گھڑا ہوا بارش کا پانی	236	حمل میں تاخیر
260	پاک ناپاک کپڑے ساتھ دھونے کا مسئلہ	252	سڑک پر چھڑکے جانے والے	236	اگر پیٹ میں بچہ بیڑھا ہو گیا تو
261	ناپاک کپڑے پاک کرنے	252	پانی کے چھیلنے	237	سفید پانی
261	کا آسان طریقہ	237	ڈھیلوں سے پاکی لینے کے بعد	237	حمل کی حفاظت کے 7 علاج
262	واٹھ مشین میں کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	239	آنے والا پسینہ	239	لیکچور یا کا علاج
262	تل کے نیچے کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	239	مٹکا بدن سے چھو جائے	239	عرق النساء کے دو علاج
263	کار پیٹ پاک کرنے کا طریقہ	240	مٹکا آلے میں منہ ڈال دے تو؟	240	نجاستوں کا بیان
263	ناپاک مہندی سے رنگا ہوا ہاتھ	240	کتا برتن میں منہ ڈال دے	240	دُرود شریف کی فضیلت
263	کیسے پاک ہو؟	240	بلی پانی میں منہ ڈال دے تو؟	240	نجاست کی اقسام
264	ناپاک تیل والا کپڑا دھونے کا مسئلہ	240	تین منہ ذی نینوں کی موت کا اٹھنا کا واقعہ	240	نجاستِ غلیظہ
264	اگر کپڑے کا تھوڑا سا حصہ ناپاک ہو جائے	242	جانوروں کا پسینہ	242	دودھ پیتے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے
265	دودھ سے کپڑا دھونا کیسا؟	242	گدھے کا پسینہ پاک ہے	242	نجاستِ غلیظہ کا حکم
265	نئی والے کپڑے پاک کرنے کے 6 احکام	243	خون والے منہ سے پانی پینا	243	درنم کی مقدار کی وضاحت
266	روٹی پاک کرنے کا طریقہ	244	عورت کے پردے کی جگہ کی رطوبت	244	نجاستِ خفیفہ
266	برتن پاک کرنے کا طریقہ	244	سڑا ہوا گوشت	244	نجاستِ خفیفہ کا حکم
267	نمیری چاقو وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ	244	خون کی شیشی	244	جگالی کا حکم
267	آئینہ پاک کرنے کا طریقہ	245	میت کے منہ کا پانی	245	پتے کا حکم
267	جوتے پاک کرنے کا طریقہ	245	ناپاک بچھونا	245	جانوروں کی تے
268	کافروں کے استعمال شدہ بیڑ وغیرہ	246	کلیں رومالی	246	دودھ یا پانی میں نجاست پڑ جائے تو؟
269	اسلامی بحثوں کی	246	انسانی کھال کا ٹکڑا	246	دیوار، زمین، درخت وغیرہ کیسے
269	مدنی بناریں	246	اُپلا (سوکھا ہوا گوبر)	246	پاک ہوں؟

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کچھ فرض علوم کے بارے میں -----

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: علم دین سیکھنا اس قدر کہ مذہب حق سے آگاہ، وضو غسل نماز روزے وغیرہ ضروریات کے احکام سے مطلع ہو۔ تاجر تجارت، مزارع (کسان) زراعت، اجیر (مزدور، ملازم) اجارے، غرض ہر شخص جس حالت میں ہے اُس کے متعلق احکام شریعت سے واقف ہو، فرض عین ہے جب تک یہ حاصل نہ کرے بخیرانیہ، تاریخ وغیرہ میں وقت ضائع کرنا جائز نہیں۔ جو فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول ہو حدیثوں میں اُس کی سخت برائی آئی اور اُس کا وہ نیک کام مردود قرار پایا نہ کہ فرض چھوڑ کر فضولیات میں وقت گوانا الخ۔ (فتاویٰ رضویہ، مخرجہ ج ۲۳ ص ۶۴۷، ۶۴۸)

افسوس! آج ہماری غالب اکثریت صرف و صرف دنیوی علوم کے حصول میں مشغول ہے، اگر کسی کو کچھ مذہبی ذوق ملا بھی تو اکثر اس کا دھیان مُشتَحَبِ علوم ہی کی طرف گیا۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! فرض علوم کی جانب مسلمانوں کی توجہ نہ ہونے کے برابر ہے، اور حالت یہ ہے کہ نمازیوں کی بھی بھاری تعداد نماز کے ضروری مسائل سے نا آشنا ہے۔ حالانکہ ان مسائل کو سیکھنا فرض اور نہ جاننا سخت گناہ ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزۃ فرماتے ہیں: ”نماز کے ضروری مسائل نہ جاننا فسق ہے۔“ (ایضاً ج ۶ ص ۵۲۳) الْحَمْدُ لِلَّهِ

عَزَّوَجَلَّ کتابِ مُسْتَطَاب ”اسلامی بہنوں کی نماز (حنفی)“ ان بے شمار احکام پر محیط ہے جن کا سیکھنا اسلامی بہنوں کیلئے فرض ہے۔ لہذا اسلامی بہنیں اس کو صرف ایک بار نہیں بار بار پڑھیں، لکھے ہوئے مسائل کو یاد کریں، اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی پڑھ کر سنائیں اگر کوئی مسئلہ کسی سننے والی کو سمجھ میں نہ آئے تو محض اپنی اٹکل سے وضاحت کرنے کے بجائے علمائے اہلسنت سے معلومات حاصل کر لے۔ اس کا طریقہ

بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت حصہ 7 صفحہ 89 (مطبوعہ مکتبہ رضویہ) سطر ۱۲ پر فرماتے ہیں: عورت کو مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہو تو اگر شوہر عالم ہو تو اس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اس سے کہے وہ پوچھ آئے اور ان صورتوں میں اسے خود عالم کے یہاں جانے کی اجازت نہیں اور یہ صورتیں نہ ہوں تو جاسکتی ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳۴۱)

اللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کی ”مجلسِ افتاء“ اور ”مجلس المدینۃ العلمیۃ“ کے علمائے کرام کثرتُہم اللہ السلام کو اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ انہوں نے کتابِ ہذا کے مُندرجات کی بڑی عرق ریزی کے ساتھ تفتیش (چھان بین) فرمائی اور بعض مقامات پر اہم روایات و جزیات کا اضافہ کر کے اس کی افادیت دو بالا کر دی! بلا خوفِ لومۃ لائم اس حقیقت کا اعتراف کرتا ہوں کہ یہ کتاب انہیں کی خصوصی رہنمائی اور فیضانِ نظر کا ثمر ہے۔ **اللہ عزوجل اس کتاب کے مؤلف اس کا مطالعہ کرنے والیوں اور والوں (کہ اسلامی بھائیوں کیلئے بھی اس میں کافی کارآمد مدنی پھول ہیں) کا حافظہ خوب قوی کرے کہ ان کو صحیح مسائل یاد رہیں اور عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب ہو۔ **اللہ شکور عزوجل** سب مدینہ غنی عنہ کی اس ناچیز سعی کو مشکور فرمائے اور اخلاص کی لازوال دولت سے مالا مال کرے۔**

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی عزوجل

دعائے عطر! یا اللہ عزوجل! جو اس کتاب کو اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے نیز دیگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ شادی غمی کی تقریبات و اجتماعات وغیرہ میں تقسیم کروائے، محلے میں گھر گھر پہنچائے اُس کا اور اُس کے طفیل میرا بھی دُؤنوں جہاں میں بیڑا پار کر دے۔

طالبِ غمِ مدینہ



و
بقیع

و
مغفرت

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْأَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ لَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”آؤ نماز سیکھتے ہیں“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت

سے یہ کتاب پڑھنے کی 16 نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ یعنی ”مسلمان کی

نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ اخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی عزوجل کی حقدار بنوں گی ﴿2﴾ حتیٰ اوسع اس کا بلاؤ

اور ﴿3﴾ قبلہ رومطالعہ کروں گی ﴿4﴾ اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گی ﴿5﴾ اپناؤ،

غسل اور نماز وغیرہ دُرست کروں گی ﴿6﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ

فَسْأَلُوا أَهْلَ الدِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے

پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (پ ۱۴، النحل: ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گی ﴿7﴾

(اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گی ﴿8﴾ (ذاتی نسخے کے) یاد

داشت والے صفحے پر ضروری نکات لکھوں گی ﴿9﴾ جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں

گی ﴿10﴾ زندگی بھر عمل کرتی رہوں گی ﴿11﴾ جو اسلامی بہنیں نہیں جانتیں انھیں سکھاؤں گی

﴿12﴾ جو علم میں برابر ہوگی اس سے مسائل میں تکرار کروں گی ﴿13﴾ دوسری اسلامی بہنوں کو یہ

کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی ﴿14﴾ (کم از کم ۱۲ عدد دیا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو

تحفہ دوں گی ﴿15﴾ اس کتاب کے مطالعے کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گی ﴿16﴾

کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو لکھ کر مطلع کروں گی (زبانی کہنا یا کہلوانا خاص مفید نہیں ہوتا)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وضو کا طریقہ (خفی)

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد مُشکبار ہے: ”جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا
اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ
سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔“

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلے پچھلے گناہ مُعاف کروانے کا نسخہ

حضرت سیدنا حمزہ ان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عثمان غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیلئے پانی منگوایا جب کہ آپ ایک سردرات میں نماز کے لیے باہر
جانا چاہتے تھے میں ان کے لئے پانی لے کر حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا چہرہ اور
دونوں ہاتھ دھوئے۔ (یہ دیکھ کر) میں نے عرض کی: ”اللہ عزوجل آپ کو کفایت کرے“

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

رات تو بہت ٹھنڈی ہے۔“ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو بندہ کامل وضو کرتا ہے اُس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔“ (الترغیب والترہیب للمُنذِرِ ج ۱ ص ۹۳ حدیث ۱۱)

گناہ جھڑنے کی حکایت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وضو کرنے والے کے گناہ جھڑتے ہیں، اِس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت نقل کرتے ہوئے حضرت علامہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ التورانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع مسجد کوفہ کے وضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وضو بناتے ہوئے دیکھا، اس سے وضو (میں استعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کر لے۔ اُس نے فوراً عرض کی: ”میں نے توبہ کی۔“ ایک اور شخص کے وضو (میں استعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا: ”اے میرے بھائی! تو زنا سے توبہ کر لے۔“ اُس نے عرض کی: ”میں نے توبہ کی۔“ ایک اور شخص کے وضو کے قطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا: ”شراب نوشی اور گانے باجے سننے سے توبہ کر لے۔“ اُس نے عرض کی: ”میں نے توبہ کی۔“ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کشف کے باعث چونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہر ہو جاتے تھے لہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اس کشف کے ختم ہو جانے کی دُعا مانگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قبول فرمائی جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔
(المیزان الکبریٰ ج ۱ ص ۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں آگ بھڑک اٹھی!

حضرت سیدنا عمر و بن شَرَحْبِیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص انتقال کر گیا جس کو لوگ مُتقی اور پرہیزگار سمجھتے تھے۔ جب اُسے قبر میں دفن کیا گیا تو فرشتوں نے فرمایا: ”ہم تجھ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے 100 کوڑے ماریں گے۔ اس نے پوچھا: ”کیوں مارو گے؟ میں تو تقویٰ و پرہیزگاری کو اختیار کئے ہوئے تھا۔“ تو فرشتوں نے فرمایا: ”چلو پچاس کوڑے ہی ماردیں گے۔“ اس پر وہ شخص برابر بحث کرتا رہا یہاں تک کہ وہ فرشتے ایک کوڑے پر آ گئے اور انہوں نے عذابِ الہی کا ایک کوڑا مارا جس سے تمام قبر میں آگ بھڑک اٹھی! تو اُس نے پوچھا کہ تم نے مجھے کوڑا کیوں مارا؟ فرشتوں نے جواب دیا: ”تُو نے ایک دن جان بوجھ کر بے وضو نماز پڑھی تھی۔ اور ایک مرتبہ ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لے کر آیا مگر تُو نے اس کی مدد نہ کی۔“

(شرح الصدور ص ۱۶۵، حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۱۵۷ رقم ۵۱۰۱)

اسلامی بہنو! بے وضو نماز پڑھنا سخت جُرأت (جُرء۔ ع۔ ث) کی بات

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک یہ نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام یہاں تک فرماتے ہیں: بلا غُذْر جان بوجھ کر جائز سمجھ کر یا استہزاء (اس۔ تہ۔ زاء۔ یعنی مذاق اڑاتے ہوئے) بغیر وضو کے نماز پڑھنا کُفر ہے۔
(مَنْحُ الرُّوضِ الْاَزْهَرُ لِلْقَارِي ص ۴۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”با وضو ہنا ثواب ہے“ کے پندرہ حُرُوف

کسی نسبت سے 15 مَدَنی پھول

﴿1﴾ نماز ﴿2﴾ سجدہ تلاوت اور ﴿3﴾ قرآنِ عظیم چھونے کے لئے

وضو کرنا فرض ہے۔ (نُورُ الْاِیضَاح ص ۱۸) ﴿4﴾ طوافِ بیت اللہ شریف کے لئے وضو

کرنا واجب ہے (ایضاً) ﴿5﴾ غسلِ جنابت سے پہلے اور ﴿6﴾ جنابت سے ناپاک

ہونے والی کو کھانے، پینے اور سونے کے لئے اور ﴿7﴾ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کے روضہ مبارکہ کی زیارت اور ﴿8﴾ وُقُوفِ عَرَفَہ اور ﴿9﴾ صَفَا و مروہ کے درمیان

سعی کے لئے وضو کرنا سُنَّت ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۲۴) ﴿10﴾ سونے کے لئے

اور ﴿11﴾ نیند سے بیدار ہونے پر ﴿12﴾ جماع سے پہلے اور ﴿13﴾ جب غُصَّہ

آجائے اُس وقت اور ﴿14﴾ زبانی قرآنِ عظیم پڑھنے کے لئے اور ﴿15﴾ دینی

کُتُب چھونے کے لئے وضو کرنا مُسْتَحَب ہے۔ (ایضاً، نُورُ الْاِیضَاح ص ۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اسلامی بہنوں کے وضو کا طریقہ (حقی)

کعبۃ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔ وضو کیلئے نیت کرنا سنت ہے۔ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے۔ لہذا زبان سے اس طرح نیت کیجئے کہ میں حُکْمِ الہی عَزَّوَجَلَّ بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وضو کر رہی ہوں۔ بِسْمِ اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنت ہے۔ بلکہ بِسْمِ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیجئے کہ جب تک با وضو رہیں گی فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج ۱ ص ۵۱۳ حدیث ۱۱۱۲)

اب دونوں ہاتھ تین تین بار پہنچوں تک دھویئے، (نل بند کر کے) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کیجئے اور ہر بار مسواک کو دھو لیجئے۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیّدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ”مسواک کرتے وقت نماز میں قرآن مجید کی قِرَاءَت (قراءت) اور ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے منہ پاک کرنے کی نیت کرنی چاہئے (اِحْيَاءُ الْعُلُوم ج ۱ ص ۱۸۲) اب سیدھے ہاتھ کے تین چلو پانی سے (ہر بار نل بند کر کے) اس طرح تین گلیاں کیجئے کہ ہر بار منہ کے ہر پُرزے پر پانی بہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غرہ بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چلو (اب ہر بار آدھا چلو پانی کافی ہے) سے (ہر بار نل بند کر کے) تین بار ناک میں نرم گوشت تک پانی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جوتک پانی پہنچائیے، اب (تل بند کر کے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی انگلی ناک کے سوراخوں میں ڈالئے۔ تین بار سارا چہرہ اس طرح دھویئے کہ جہاں سے عادتاً سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ پھر پہلے سیدھا ہاتھ اُنگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت تین بار دھویئے۔ اسی طرح پھر الٹا ہاتھ دھو لیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مُستَحَب ہے۔ اگر چوڑی، کنگن یا کوئی سے بھی زیورات پہنے ہوئے ہوں تو ان کو ہٹا لیجئے تاکہ پانی انکے نیچے کی جلد پر بہ جائے۔ اگر ان کے ہلائے بغیر پانی بہ جاتا ہے تو ہلانے کی حاجت نہیں اور اگر بغیر ہلائے یا بغیر اُتارے پانی نہیں پہنچے گا تو پہلی صورت میں ہلانا اور دوسری صورت میں اُتارنا ضروری ہے۔ اکثر اسلامی بہنیں چلو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتی ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی گروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چلو بھر کر کہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ (بغیر اجازت شرعی ایسا کرنا) یہ پانی کا اسراف ہے۔ اب (تل بند کر کے) سر کا مسح اس طرح کیجئے کہ دونوں اُنگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملا لیجئے اور

مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر (ذرا سدا با کر) کھینچتے ہوئے گدی تک اس طرح لے جائیے کہ اس دوران ان انگلیوں کا کوئی حصہ بالوں سے جدا نہ رہے مگر ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں، صرف اُن بالوں پر مَسَّح کیجئے جو سر کے اوپر ہیں۔ پھر گدی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آئیے، کلمے کی انگلیاں اور انگوٹھے اس دوران سر پر بالکل مَس نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی انگلیوں سے کانوں کی اندرونی سطح کا اور انگوٹھوں سے کانوں کی باہری سطح کا مَسَّح کیجئے اور چھنٹگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سوراخوں میں داخل کیجئے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصے کا مَسَّح کیجئے، بعض اسلامی بہنیں گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مَسَّح کرتی ہیں یہ سنت نہیں ہے۔ سر کا مَسَّح کرنے سے قبل ٹونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنا لیجئے بلا وجہ نل کھلا چھوڑ دینا یا ادھورا بند کرنا کہ پانی ٹپک کر ضائع ہوتا رہے اسراف ہے۔ اب پہلے سیدھا پھر الٹا پاؤں ہر بار انگلیوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مُسْتَحَب ہے کہ آدھی پنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔ دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔ (خلال کے دوران نل بند رکھئے) اس کا مُسْتَحَب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چھنٹگلیا (چھوٹی انگلی) سے سیدھے پاؤں کی چھنٹگلیا کا خلال شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چھنٹگلیا سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنٹگلیا پر ختم کر لیجئے۔ (عامہ کُتب)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

حُجَّةُ الْإِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”ہر عَضْوٰہ

دھوتے وقت یہ امید کرتا رہے کہ میرے اس عَضْوٰہ کے گناہ نکل رہے ہیں۔

(إِحْيَاءُ الْعُلُومِ ج ۱ ص ۱۸۳ مُلَخَّصًا)

وضو کے بعد یہ دعاء پڑھ لیجئے (اول وآخِر درود شریف)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَابِيْنَ
وَّاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
ترجمہ: اے اللہ عزَّوَجَلَّ! مجھے کثرت
سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے

(سُنُّنُ التِّرْمِذِي ج ۱ ص ۱۲۱ حلیث ۵۵) پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کر دے۔

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں

کلمہ شہادت یعنی ”اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ“ بھی پڑھ لیجئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”

جس نے اچھی طرح وضو کیا اور کلمہ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنت کے آٹھوں

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو۔“

(صَحِيْحُ مُسْلِم، ص ۱۴۴-۱۴۵ حلیث ۲۳۴)

جو وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ

اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ: ”اے اللہ عزَّوَجَلَّ! تو پاک ہے اور تیرے

فرومن معظمہ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

لئے ہی تمام خوبیاں ہیں میں گواہی دیتا (دیتی) ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا (چاہتی) ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا (کرتی) ہوں۔“

تو اس پر مہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا اور قیامت کے دن اس پڑھنے والے کو دے دیا جائے گا۔
(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۲۱ رقم ۲۷۰۴)

وضو کے بعد سورہ قدر پڑھنے کے فضائل

حدیثِ مبارک میں ہے: ”جو وضو کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر پڑھے تو وہ صدیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شہداء میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ عزوجل میدانِ محشر میں اسے اپنے انبیاء کے ساتھ رکھے گا۔“
(کنز العمال ج ۹ ص ۱۳۲ رقم ۲۶۰۸۵، الحاوی للفتاویٰ للشیوطی ج ۱ ص ۴۰۲-۴۰۳)

نظر کبھی کمزور نہ ہو

جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر (ایکبار) سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھ لیا کرے اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ (مسائل القرآن ص ۲۹۱)

تصوف کا عظیم مدنی نسخہ

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ”وضو سے فراغت کے بعد جب آپ نماز کی طرف مُتَوَجِّہ ہوں اُس وقت یہ تصوّر کیجئے کہ جن ظاہری اعضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہر ظاہر (یعنی پاک)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہو چکے مگر دل کو پاک کئے بغیر بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں مناجات کرنا حیا کے خلاف ہے کیوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ لوں کو بھی دیکھنے والا ہے۔ مزید فرماتے ہیں، ظاہری وضو کر لینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) توبہ کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے اور عمدہ اخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک نہیں کرتا فقط ظاہری طہارت (یعنی صفائی) اور زیب و زینت پر اکتفاء کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مدعو کرتا ہے اور اپنے گھر بار کو باہر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ و روغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حصے کی صفائی پر کوئی توجہ نہیں دیتا۔ چنانچہ جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آ کر گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہوگا یا راضی یہ ہر ذی شعور خود سمجھ سکتا ہے۔ (اُحْبَاءُ الْعُلُوم ج ۱ ص ۱۸۵ مُلَخَّصاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”اللہ“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے وضو کے چار فرائض

﴿1﴾ چہرہ دھونا: یعنی چہرے کا لمبائی میں پیشانی جہاں سے بال عموماً اُگتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک ایک مرتبہ دھونا۔

﴿2﴾ گہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا: یعنی دونوں ہاتھوں کا گہنیوں سمیت اس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

طرح دھونا کہ انگلیوں کے ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت ایک بال بھی خشک نہ رہے۔

﴿3﴾ چوتھائی سر کا مسح کرنا: یعنی ہاتھ تر کر کے سر کے چوتھائی بالوں پر مسح کرنا۔

﴿4﴾ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا: یعنی دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت اس

طرح دھونا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۴۰۳، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰)

مَدَنی پھول: ان چار فرضوں میں سے اگر ایک فرض بھی رہ گیا تو وضو نہ ہوگا اور

جب وضو نہ ہوگا تو نماز بھی نہ ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دھونے کی تعریف

کسی غُضُو (غُض - و) کو دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس غُضُو کے ہر حصے پر

کم از کم دو قطرے پانی بہ جائے۔ صرف بھیک جانے یا پانی کو تیل کی طرح چپڑ

لینے یا ایک قطرہ بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس طرح وضو یا غسل ادا ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۱۸، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ“ کے تیرہ حُرُوف

کی نسبت سے وضو کی 13 سنتیں

”وضو کا طریقہ“ (حنفی) میں بعض سنتوں اور مستحبات کا بیان ہو چکا ہے اس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ روزِ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط پہاڑ جتنا ہے۔

کی مزید وضاحت ملاحظہ کیجئے ﴿1﴾ نیت کرنا ﴿2﴾ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔ اگر وضو سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیں تو جب تک با وضو رہیں گی فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مَجْمَعُ الزَّوَادِج ۱ ص ۵۱۳ حدیث ۱۱۱۲ مُلَخَّصاً) ﴿3﴾ دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا ﴿4﴾ تین بار مسواک کرنا ﴿5﴾ تین چلو سے تین بار گلی کرنا ﴿6﴾ روزہ نہ ہو تو غرغره کرنا ﴿7﴾ تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا ﴿8﴾ ہاتھ اور ﴿9﴾ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا ﴿10﴾ پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا ﴿11﴾ کانوں کا مسح کرنا ﴿12﴾ فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اعضاء میں پہلے منہ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور ﴿13﴾ پے درپے وضو کرنا یعنی ایک عضو سو کھنے نہ پائے کہ دوسرا عضو دھولینا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۴-۱۸ مُلَخَّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یا رسول اللہ ترے در کی فضاؤں کو سلام“ کے اُن تیس

خروف کی نسبت سے وضو کے 29 مُسْتَحَبَّات

﴿1﴾ قبلہ رو ﴿2﴾ اونچی جگہ ﴿3﴾ بیٹھنا ﴿4﴾ پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا ﴿5﴾ اطمینان سے وضو کرنا ﴿6﴾ اعضاء وضو پر پہلے پانی چھڑ لینا خصوصاً سردیوں میں ﴿7﴾ وضو کرنے میں بغیر ضرورت کسی سے مدد نہ لینا ﴿8﴾ سیدھے ہاتھ سے گلی کرنا ﴿9﴾ سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُروِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُروِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

﴿10﴾ اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ﴿11﴾ اُلٹے ہاتھ کی چھنٹگلیاں ناک میں ڈالنا ﴿12﴾ انگلیوں کی پُشت سے گردن کی پُشت کا مسح کرنا ﴿13﴾ کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی ہوئی چھنٹگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سوراخوں میں داخل کرنا ﴿14﴾ انگٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو اور یہ یقین ہو کہ اس کے نیچے پانی بہ گیا ہے اگر سخت ہو تو حرکت دیکر انگٹھی کے نیچے پانی بہانا فرض ہے۔

﴿15﴾ معذُورِ شرعی (اس کے تفصیلی احکام اسی رسالے کے صفحہ 41 تا 44 پر ملاحظہ فرمائیے) نہ ہو تو نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی وضو کر لینا ﴿16﴾ اسلامی بہن جو کامل طور پر وضو کرتی ہے یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رہ جاتی ہو اس کا گُوؤں (گو۔اؤں یعنی ناک کی طرف آنکھوں کے کونے) ٹخنوں، ایریوں، تلووں، گونچوں (یعنی ایریوں کے اوپر موٹے ہٹھے) گھائیوں (انگلیوں کے درمیان والی جگہوں) اور گہنیوں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا اور بے خیالی کرنے والیوں کے لئے تو فرض ہے کہ ان جگہوں کا خاص خیال رکھیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ جگہیں خشک رہ جاتی ہیں اور یہ بے خیالی ہی کا نتیجہ ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض ﴿17﴾ وضو کا لوٹا الٹی طرف رکھے اگر طشت یا پتیلی وغیرہ سے وضو کریں تو سیدھی جانب رکھے ﴿18﴾ چہرہ دھوتے وقت پیشانی پر اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا کچھ حصہ بھی دھل جائے ﴿19﴾ چہرے اور ﴿20﴾ ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہاتھ گھنی سے اوپر آدھے بازو تک اور پاؤں ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک دھونا ﴿21﴾ دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا ﴿22﴾ ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا ﴿23﴾ ہر عضو دھونے کے بعد اس پر ہاتھ پھیر کر بوندیں ٹپکا دینا تاکہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں ﴿24﴾ ہر عضو کے دھوتے وقت اور مسح کرتے وقت نیت وضو کا حاضر رہنا ﴿25﴾ ابتداء میں بِسْمِ اللّٰہ کے ساتھ ساتھ دُرود شریف اور کلمہ شہادت پڑھ لینا ﴿26﴾ اعضاء وضو بلا ضرورت نہ پونچھیں اگر پونچھنا ہو تب بھی بلا ضرورت بالکل خشک نہ کریں کچھ تری باقی رکھیں کہ بروز قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی ﴿27﴾ وضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکیں کہ شیطان کا پنگھا ہے ﴿28﴾ بعد وضو میانی (یعنی پا جامہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے) پر پانی چھڑکنا۔ (پانی چھڑکتے وقت میانی کو گرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسب ہے نیز وضو کرتے وقت بھی بلکہ ہر وقت پردے میں پردہ کرتے ہوئے میانی کو گرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذریعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے) ﴿29﴾ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دُور کعتِ نفل ادا کرنا جسے تَحِيَّةُ الْوُضُو کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۱۸-۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”با وضو رہنا ثواب ہے“ کے پندرہ حروف

کی نسبت سے وضو کے 15 مکروہات

﴿1﴾ وضو کیلئے ناپاک جگہ پر بیٹھنا ﴿2﴾ ناپاک جگہ وضو کا پانی گرانے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

﴿3﴾ اُغھائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرے ٹپکانا (منہ دھوتے وقت بھرے ہوئے چلو میں غمو ماچھرے سے پانی کے قطرے گرتے ہیں اس کا خیال رکھئے) ﴿4﴾ قبلہ کی طرف تھوک یا بلغم ڈالنا یا گلی کرنا ﴿5﴾ زیادہ پانی خرچ کرنا (صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”بہار شریعت“ حصہ دوم صفحہ نمبر 24 میں فرماتے ہیں: ناک میں پانی ڈالتے وقت آدھا چلو کافی ہے تو اب پورا چلو لینا اسراف ہے) ﴿6﴾ اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سکت ادا نہ ہو (ٹوٹی نہ اتنی زیادہ کھولیں کہ پانی حاجت سے زیادہ گرے نہ اتنی کم کھولیں کہ سکت بھی ادا نہ ہو بلکہ مُتَوَسِّط ہو) ﴿7﴾ منہ پر پانی مارنا ﴿8﴾ منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا ﴿9﴾ ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ روافض اور ہندوؤں کا شعار ہے ﴿10﴾ گلے کا مسح کرنا ﴿11﴾ اُلٹے ہاتھ سے گلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا ﴿12﴾ سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ﴿13﴾ تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا ﴿14﴾ دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا ﴿15﴾ ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سُکھا رہ گیا تو وضو ہی نہ ہوگا۔ وضو کی ہر سکت کا ترک مکروہ ہے اسی طرح ہر مکروہ کا ترک سکت۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ص ۲۲-۲۳)

دھوپ کے گرم پانی کی وضاحت

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت حصہ 2 صفحہ 23 کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

”جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا اس سے وضو کرنا مطلقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند قیود

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہیں، جن کا ذکر پانی کے باب میں آئیگا اور اس سے وضو کی کراہت تشریحی ہے تحریمی نہیں۔“ پانی کے باب میں صفحہ 56 پر لکھتے ہیں: ”جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وضو اور غسل نہ چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیے، یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو۔ لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشہ برص (یعنی کوڑھ کا خطرہ) ہے، پھر بھی اگر وضو یا غسل کر لیا تو ہو جائے گا۔“ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۲۳، ۵۶)

”مُسْتَعْمَلِ پانی سے وضو و غسل نہیں ہوتا“ کے ستائیس حُرُوف کی

نسبت سے مُسْتَعْمَلِ پانی کے مُتَعَلِق 27 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر چونکہ

اب مُسْتَعْمَلِ (یعنی استعمال شدہ) ہو چکا ہے لہذا اس سے وضو اور غسل جائز نہیں

﴿2﴾ یو ہیں اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو

میں دھویا جاتا ہو بَقْصَد (یعنی جان بوجھ کر) یا بِلَا قَصْد (یعنی بے خیالی میں) دَہِ دَر دَہ

(10×10) سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے

لائق نہ رہا ﴿3﴾ اِسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اُس کے جسم کا کوئی بے دھلا

ہوا حصہ دَہِ دَر دَہ سے کم پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دے دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

﴿4﴾ اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں ﴿5﴾ حائضہ (

یعنی حیض والی) حیض سے یا نفاس والی نفاس سے پاک تو ہو چکی ہو مگر ابھی غسل نہ کیا ہو تو اس کے جسم کا کوئی عُضْوُ یا حصّہ دھونے سے قبل اگر دہ در دہ (10×10) سے کم پانی

میں پڑا تو وہ پانی مُسْتَعْمَل (یعنی استعمال شدہ) ہو جائے گا ﴿6﴾ جو پانی کم از کم دہ

در دہ ہو وہ بہتے پانی اور جو دہ در دہ سے کم ہو وہ ٹھہرے پانی کے حکم میں ہوتا ہے

﴿7﴾ عُمُومًا حَمَام کے ٹب، گھریلو استعمال کے ڈول، بالٹی، پتیلے، لوٹے وغیرہ دہ در دہ

سے کم ہوتے ہیں ان میں بھرا ہوا پانی ٹھہرے پانی کے حکم میں ہوتا ہے ﴿8﴾

اعضائے وضو میں سے اگر کوئی عُضْوُ دھولیا تھا اور اس کے بعد وضو ٹوٹنے والا کوئی عمل

نہ ہوا تھا تو وہ دھلا ہوا حصّہ ٹھہرے پانی میں ڈالنے سے پانی مُسْتَعْمَل نہ ہوگا ﴿9﴾

جس شخص پر غسل فرض نہیں اُس نے اگر گھنی سمیت ہاتھ دھولیا ہو تو پورا ہاتھ حُثّی کہ گھنی

کے بعد والا حصّہ بھی ٹھہرے پانی میں ڈالنے سے پانی مُسْتَعْمَل نہ ہوگا ﴿10﴾ با وضو

نے یا جس کا ہاتھ دھلا ہوا ہے اُس نے اگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا

ثواب کا کام ہو مثلاً کھانا کھانے یا وضو کی نیت سے ٹھہرے پانی میں ڈالا تو مُسْتَعْمَل

ہو جائے گا ﴿11﴾ حیض یا نفاس والی کا جب تک حیض یا نفاس باقی ہے ٹھہرے پانی

میں بے دھلا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصّہ ڈالے گی پانی مُسْتَعْمَل نہیں ہوگا ہاں اگر یہ بھی

ثواب کی نیت سے ڈالے گی تو مُسْتَعْمَل ہو جائے گا۔ مثلاً اس کیلئے مُسْتَحَب ہے

غفرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کہ پانچوں نمازوں کے اوقات میں اور اگر اشراق، چاشت و تہجد کی عادت رکھتی ہو تو ان وقتوں میں با وضو کچھ دیر ذکر و دُرُود کر لیا کرے تاکہ عبادت کی عادت باقی رہے تو اب ان کیلئے بہ نیت وضو بے دھلا ہاتھ ٹھہرے پانی میں ڈالے گی تو پانی مُسْتَعْمَل ہو جائے گا ﴿12﴾ پانی کا گلاس لوٹا یا بالٹی وغیرہ اٹھاتے وقت احتیاط ضروری ہے تاکہ بے دھلی انگلیاں پانی میں نہ پڑیں ﴿13﴾ دورانِ وضو اگر حَدَث ہوا یعنی وضو ٹوٹنے والا کوئی عمل ہوا تو جو اعضاء پہلے دھو چکے تھے وہ بے دھلے ہو گئے یہاں تک کہ اگر چلو میں پانی تھا تو وہ بھی مُسْتَعْمَل ہو گیا ﴿14﴾ اگر دورانِ غسل وضو ٹوٹنے والا عمل ہوا تو صرف اعضاء وضو بے دھلے ہوئے جو اعضاء غسل دھل چکے ہیں وہ بے دھلے نہ ہوئے ﴿15﴾ نابالغ یا نابالغہ کا پاک بدن اگرچہ ٹھہرے پانی مثلاً پانی کی بالٹی یا ٹب وغیرہ میں مکمل ڈوب جائے تب بھی پانی مُسْتَعْمَل نہ ہوا ﴿16﴾ سمجھدار بچہ یا سمجھدار بچہ اگر ثواب کی نیت سے مثلاً وضو کی نیت سے ٹھہرے پانی میں ہاتھ کی انگلی یا اس کا ناخن بھی اگر ڈالے گا تو مُسْتَعْمَل ہو جائے گا ﴿17﴾ غسلِ میت کا پانی مُسْتَعْمَل ہے جبکہ اُس میں کوئی نجاست نہ ہو ﴿18﴾ اگر بضرورت ٹھہرے پانی میں ہاتھ ڈالا تو پانی مُسْتَعْمَل نہ ہوا مثلاً دیگ یا بڑے مٹکے یا بڑے پیپے (پی۔ پی۔ DRUM) میں پانی ہے اسے جھکا کر نہیں نکال سکتے نہ ہی کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکال لیں تو ایسی مجبوری کی صورت میں بقدرِ ضرورت بے دھلا ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نکال سکتے ہیں ﴿19﴾ اچھے پانی میں اگر مُسْتَعْمَل پانی مل جائے اور اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو سب اچھا ہو گیا مثلاً وُضُو یا غسل کے دوران لوٹے یا گھڑے میں قطرے ٹپکے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وُضُو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سارا ہی بے کار ہو گیا ﴿20﴾ پانی میں بے دھلا ہاتھ پڑ گیا یا کسی طرح مُسْتَعْمَل ہو گیا اور چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو جتنا مُسْتَعْمَل پانی ہے اُس سے زیادہ مقدار میں اچھا پانی اُس میں ملا لیجئے، سب کام کا ہو جائے گا نیز ﴿21﴾ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا ﴿22﴾ مُسْتَعْمَل پانی پاک ہوتا ہے اگر اس سے ناپاک بدن یا کپڑے وغیرہ دھوئیں گے تو پاک ہو جائیں گے ﴿23﴾ مُسْتَعْمَل پانی پاک ہے اس کا پینا یا اس سے روٹی کھانے کیلئے آٹا گوندھنا مکروہِ تنزیہی ہے ﴿24﴾ ہونٹوں کا وہ حصہ جو عادتاً ہونٹ بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے وُضُو میں اس کا دھونا فرض ہے لہذا کٹورے یا گلاس سے پانی پیتے وقت احتیاط کی جائے کہ اگر ہونٹوں کا مذکورہ حصہ ذرا سا بھی پانی میں پڑے گا پانی مُسْتَعْمَل ہو جائے گا ﴿25﴾ اگر با وُضُو ہے یا لگلی کر چکا ہے یا ہونٹوں کا وہ حصہ دھو چکا ہے اور اس کے بعد وُضُو توڑنے والا کوئی عمل واقع نہیں ہوا تو اب پڑنے سے پانی مُسْتَعْمَل نہ ہوگا ﴿26﴾ دودھ، کافی، چائے، پھلوں کے رس وغیرہ مَشْرُوبات میں بے دھلا ہاتھ وغیرہ پڑنے سے یہ مُسْتَعْمَل نہیں ہوتے اور ان سے تو ویسے بھی وُضُو یا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم سرسین (جہاں اسلام) پر زرد پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

غسل نہیں ہوتا ﴿27﴾ پانی پیتے ہوئے مونچھوں کے بے دھلے بال گلاس کے پانی میں لگے تو پانی مُسْتَعْمَل ہو گیا اس کا پینا مکروہ ہے۔ اگر با وضو تھا یا مونچھیں دھلی ہوئی تھیں تو شرعاً حرج نہیں۔

(مُسْتَعْمَل پانی کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد 2 صفحہ 37 تا 248، بہار شریعت حصہ 2 صفحہ 55 تا 56 اور فتاویٰ امجدیہ ج 1 صفحہ 14 تا 15 ملاحظہ فرمائیے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”صَبْرُ کَر“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے
زَخْم وَغِیْرہ سے خون نکلنے کے 5 أَحْکَام

﴿1﴾ خون، پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اسکے بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس جگہ کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۶) ﴿2﴾ خون اگر چمکایا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھریا چمک جاتا ہے یا خلل کیا یا مسواک کی یا انگلی

سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مثلاً سیب وغیرہ کا ٹاس پر خون کا اثر ظاہر ہوا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سُرخ آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وضو نہیں

ٹوٹا۔ (ایضاً) ﴿3﴾ اگر بہا مگر بہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غسل یا وضو میں دھونا فرض ہو مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا پیپ یا خون کان کے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زرد و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سُورَاخوں کے اندر ہی رہا باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو نہ ٹوٹا (ایضاً ص ۲۷)

﴿4﴾ زخم بے شک بڑا ہے رطوبت چمک رہی ہے مگر جب تک بہے گی نہیں وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً) ﴿5﴾ زخم کا خون بار بار پونچھتی رہیں کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کر لیجئے کہ اگر اتنا خون پونچھ لیا ہے کہ اگر نہ پونچھتیں تو بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا نہیں تو نہیں۔ (ایضاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تھوک میں خون سے کب وضو ٹوٹے گا

منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

غلبہ کی شناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سُرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے گا اور وضو ٹوٹ جائیگا یہ سُرخ تھوک ناپاک بھی ہے۔ اگر تھوک زرد ہو تو خون پر تھوک غالب مانا جائے گا لہذا نہ وضو ٹوٹے گا نہ یہ زرد تھوک ناپاک۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۷)

خون والے منہ کی کُلی کی احتیاطیں

منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سُرخ ہو گیا اور لوٹے یا گلاس سے منہ لگا کر کُلی کے لئے پانی لیا تو لوٹا گلاس اور کُل پانی نجس ہو گیا لہذا ایسے موقع پر چُلو میں پانی لے کر احتیاط سے کُلی کیجئے اور یہ بھی احتیاط فرمائیے کہ چھینٹے اڑ کر آپکے کپڑوں

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دھڑ دھڑاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

وغیرہ پر نہ پڑیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

﴿1﴾ گوشت میں انجکشن لگانے میں صرف اسی صورت میں وضو ٹوٹے

گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے ﴿2﴾ جب کہ انس کا انجکشن لگا کر پہلے خون

اوپر کی طرف کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہذا وضو ٹوٹ جاتا ہے ﴿3﴾

اسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈرپ انس میں لگوانے سے وضو ٹوٹ جائیگا کیوں کہ بہنے کی

مقدار میں خون نکل کر نکلی میں آ جاتا ہے۔ ہاں اگر بہنے کی مقدار میں خون نکلی میں نہ

آئے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

دکھتی آنکھ کے آنسو

﴿1﴾ دکھتی آنکھ سے جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وضو بھی توڑ دیگا۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۲) افسوس اکثر اسلامی بہنیں اس مسئلہ (مسئلہ ۳۰۰) سے

ناواقف ہوتی ہیں اور دکھتی آنکھ سے بوجہ مرض بہنے والے آنسو کو اور آنسوؤں کی

مانند سمجھ کر آستین یا کرتے کے دامن وغیرہ سے پونچھ کر کپڑے ناپاک کر ڈالتی ہیں

﴿2﴾ نابینا کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے وہ ناپاک ہے اور اس سے وضو

بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ خوفِ خدا یا عشقِ مصطفیٰ میں یا ویسے ہی آنسو نکلیں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

پاک اور ناپاک رطوبت

جو رطوبت انسانی بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ ناپاک نہیں۔

مثلاً خون یا پیپ بہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ منہ بھر نہ ہو پاک ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھالا اور پھڑیا

﴿1﴾ چھالانوح ڈالا اگر اس کا پانی بہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ (ایضاً

ص ۲۷) ﴿2﴾ پھڑیا بالکل اچھی ہوگئی اس کی مُردہ کھال باقی ہے جس میں اوپر منہ اور

اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا اور دبا کر نکالا تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی ناپاک۔

ہاں اگر اُس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی

بھی ناپاک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مُنخرَجہ ج ۱ ص ۳۵۵-۳۵۶) ﴿3﴾ خارش یا پھڑیوں

میں اگر بہنے والی رطوبت نہ ہو صرف چپک ہو اور کپڑا اس سے بار بار چھو کر چاہے کتنا

ہی سَن جائے پاک ہے (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۲) ﴿4﴾ ناک صاف کی اس میں

سے جما ہوا خون نکلا وضو نہ ٹوٹا، اُنْسَب (یعنی زیادہ مناسب) یہ ہے کہ وضو کرے۔

(فتاویٰ رضویہ مُنخرَجہ ج ۱ ص ۲۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عمر بن مصلحہ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زبرد شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کنوئیں تھیں۔

قے سے وضو کب ٹوٹتا ہے؟

منہ بھرتے کھانے، پانی یا صُفرا (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وضو توڑ دیتی ہے۔ جو قے تکلف کے بغیر نہ روکی جاسکے اسے منہ بھر کہتے ہیں۔ منہ بھرتے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اسکے چھینٹوں سے اپنے کپڑے اور بدن کو بچانا ضروری ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۸، ۱۱۲ وغیرہ)

دودھ پیتے بچے کا پیشاب اور قے

﴿1﴾ ایک دن کے دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح عام لوگوں کا۔ (ایضاً ص ۱۱۲) ﴿2﴾ دودھ پیتے بچے نے دودھ ڈال دیا اور وہ منہ بھر ہے تو (یہ بھی پیشاب ہی کی طرح) ناپاک ہے ہاں اگر یہ دودھ معدہ تک نہیں پہنچا صرف سینے تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (ایضاً ص ۳۲)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مدینہ“ کے پانچ حُرُوف کی

نسبت سے وضو میں شک آنے کے ۵ احکام

﴿1﴾ اگر دوران وضو کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہو اور اگر یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھو لیجئے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف توجہ نہ دیجئے۔ اسی طرح اگر بعد وضو بھی شک پڑے تو اس کا کچھ خیال مت کیجئے۔

ترجمہ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور دیا کہ نہ پڑھے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۲) ﴿2﴾ آپ با وضو تھیں اب شک آنے لگا کہ پتا نہیں وضو

ہے یا نہیں، ایسی صورت میں آپ با وضو ہیں کیونکہ صرف شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(ایضاً، ص ۳۳) ﴿3﴾ سو سے کی صورت میں احتیاطاً وضو کرنا احتیاط نہیں اتباعِ شیطان

ہے (ایضاً) ﴿4﴾ یقیناً آپ اُس وقت تک با وضو ہیں جب تک وضو ٹوٹنے کا ایسا یقین

نہ ہو جائے کہ قسم کھا سکیں ﴿5﴾ یہ یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا ہے مگر یہ یاد

نہیں کون سا عضو تھا تو بایاں (یعنی الٹا) پاؤں دھو لیجئے۔ (ذُرْمُخْتَار، ج ۱، ص ۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پان کھانے والیاں مُتَوَجِّہ ہوں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم

المرتب، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت،

عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج

الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: پانوں کے

کثرت سے عادی خصوصاً جبکہ دانتوں میں فضا (گیپ) ہو تجر بے سے جانتے ہیں کہ

چھالیہ کے باریک ریزے اور پان کے بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس طرح منہ کے

اُطراف و اکناف میں جا گیر ہوتے ہیں (یعنی منہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں

گھس جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ کُلّیاں بھی اُن کے تَصْفِیَہ تام (یعنی مکمل

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ ٹھہرے دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

صفائی کو کافی نہیں ہوتی، نہ خلال انہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سواکلیوں کے کہ پانی منافذ (یعنی سوراخوں) میں داخل ہوتا اور جُنُبِ شیش دینے (یعنی ہلانے) سے ان جمے ہوئے باریک ذروں کو بندِ رتج چھڑا چھڑا کر لاتا ہے، اس کی بھی کوئی تَحْدِید (حد بندی) نہیں ہو سکتی اور یہ کامل تَصْفِیَہ (یعنی مکمل صفائی) بھی بہت مؤکد (یعنی اس کی سخت تاکید) ہے مُتَعَدِّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو کچھ پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت اِید اہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

خُصُورِ اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مسواک کر لے کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قراءت (قراءت) کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۲ ص ۳۸۱ رقم ۲۱۱۷) اور طَبْرانی نے کَبِیر میں حضرت سَیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُز و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

اور اس کے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ۴ ص ۱۷۷ حدیث ۴۰۶۱، فتاویٰ رضویہ مَخْرُجہ ج ۱ ص ۶۲۴-۶۲۵)

سونے سے وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان

نیند سے وضو ٹوٹنے کی دو شرطیں ہیں: ﴿1﴾ دونوں سُرین اچھی طرح جھے ہوئے نہ ہوں ﴿2﴾ ایسی حالت پر سوئی جو غافل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شرطیں جمع ہوں یعنی سُرین بھی اچھی طرح جھے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سوئی ہو جو غافل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند وضو کو توڑ دیتی ہے۔ اگر ایک شرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو نہیں ٹوٹتا

- ﴿1﴾ اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرین زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلائے ہوں (گُرسی، ریل، اور بس کی سیٹ پر بیٹھنے کا بھی یہی حکم ہے) ﴿2﴾ اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سُرین زمین پر ہوں اور پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر یا سر گھٹنوں پر رکھ لے ﴿3﴾ چار زانو یعنی پالٹی (چوڑی) مار کر بیٹھے خواہ زمین یا تخت یا چار پائی وغیرہ پر ہو ﴿4﴾ دو زانو سیدھی بیٹھی ہو ﴿5﴾ گھوڑے یا خجّر وغیرہ پر زین رکھ کر سوار ہو ﴿6﴾ ننگی پیٹھ پر سوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہو یا راستہ ہموار ہو ﴿7﴾ تکیہ سے ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھی

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم ٹہلین (طہیم اسلام) پر زور دیا کہ وضو تو مجھ پر بھی پڑھوے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ہو کہ سُرین جمے ہوئے ہوں اگرچہ تکیہ ہٹانے سے یہ گر پڑے ﴿8﴾ کھڑی ہو ﴿9﴾ رُکوع کی حالت میں ہو ﴿10﴾ سَدّت کے مطابق جس طرح مرد سجدہ کرتا ہے اس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے جدا ہوں۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا علاوہ نماز، وضو نہیں ٹوٹے گا اور نماز بھی فاسد نہ ہوگی اگرچہ قصداً سوئے، البتہ جو رُکن بالکل سوتے ہوئے ادا کیا اس کا اعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) ضروری ہے اور جاگتے ہوئے شروع کیا پھر نیند آگئی تو جو حصہ جاگتے ادا کیا وہ ادا ہو گیا بقیہ ادا کرنا ہوگا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

- ﴿1﴾ اُکڑوں یعنی پاؤں کے تلووں کے بل اس طرح بیٹھی ہو کہ دونوں گھٹنے کھڑے رہیں ﴿2﴾ پت یعنی پیٹھ کے بل لیٹی ہو ﴿3﴾ پٹ یعنی پیٹ کے بل لیٹی ہو ﴿4﴾ دائیں یا بائیں کروٹ لیٹی ہو ﴿5﴾ ایک گھنی پریٹک لگا کر سو جائے ﴿6﴾ بیٹھ کر اس طرح سوئی کہ ایک کروٹ جھکی ہو جس کی وجہ سے ایک یا دونوں سُرین اٹھے ہوئے ہوں ﴿7﴾ ننگی پیٹھ پر سوار ہو اور جانور پستی کی جانب اتر رہا ہو ﴿8﴾ پیٹ رانوں پر رکھ کر دونوں اس طرح بیٹھے سوئی کہ دونوں سُرین جے نہ رہیں ﴿9﴾ چار زانو یعنی چوکڑی مار کر اس طرح بیٹھے کہ سر رانوں یا پنڈلیوں پر رکھا ہو ﴿10﴾ جس طرح عورت سجدہ کرتی ہے اس طرح سجدہ کے انداز پر سوئی کہ پیٹ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر رُز و شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

رانوں اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں یا کلائیوں تکھی ہوئی ہوں۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا نماز کے علاوہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر اگر ان صورتوں میں قصداً سوئی تو نماز فاسد ہوگئی اور بلا قصد سوئی تو وضو ٹوٹ جائے گا مگر نماز باقی ہے۔ بعد وضو (مخصوص شرائط کے ساتھ) بقیہ نماز اُسی جگہ سے پڑھ سکتی ہے جہاں نیند آئی تھی۔ شرائط نہ معلوم ہوں تو نئے سرے سے پڑھ لے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخرّجہ ج ۱ ص ۳۶۵ تا ۳۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہنسنے کے احکام

﴿1﴾ رُکوع و سُجود والی نماز میں بالغ نے قہقہہ لگا دیا یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والوں نے سنا تو وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسی کہ صرف خود سنا تو نماز گئی وضو باقی ہے، مُسکرا نے سے نہ نماز جائے گی نہ وضو۔ (مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۱) مُسکرا نے میں آواز بالکل نہیں ہوتی صرف دانت

ظاہر ہوتے ہیں ﴿2﴾ بالغ نے نماز جنازہ میں قہقہہ لگایا تو نماز ٹوٹ گئی وضو باقی ہے (ایضاً ص ۹۲) ﴿3﴾ نماز کے علاوہ قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا

مُستحب ہے (مراقی الفلاح ص ۸۴) ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی قہقہہ نہیں لگایا لہذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ سنت بھی زندہ ہو اور ہم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زُرو و شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط واحد پہاڑ جتنا ہے۔

زور زور سے نہ بنیں۔ **فرمانِ مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: **الْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى**۔ یعنی قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے اور مُسکرات اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔ (الْمُعْجَمُ الصَّغِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ، ج ۲، ص ۱۰۴)

سات مُتَفَرِّقات

- ﴿1﴾ پیشاب، پاخانہ، منی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں تو وضو جاتا رہیگا۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۹) ﴿2﴾ مرد یا عورت کے پیچھے سے معمولی سی ہوا بھی خارج ہوئی وضو ٹوٹ گیا۔ مرد یا عورت کے آگے سے ہوا خارج ہوئی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (ایضاً، بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۶) ﴿3﴾ بے ہوش ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲) ﴿4﴾ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خنزیر کا نام لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ غلط ہے ﴿5﴾ دورانِ وضو اگر ریح خارج ہو یا کسی سبب سے وضو ٹوٹ جائے تو نئے سرے سے وضو کر لیجئے پہلے دھلے ہوئے اعضاء بے دھلے ہو گئے۔ (ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ مخرّجہ ج ۱ ص ۲۵۵) ﴿6﴾ بے وضو کو قرآن شریف یا کسی آیت کا چھونا حرام ہے (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۴۸) قرآن پاک کا ترجمہ فارسی یا اُردو یا کسی دوسری زبان میں ہو اُس کو بھی پڑھنے یا چھونے میں قرآن پاک ہی کا سا حکم ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۴۹) ﴿7﴾ آیت کو بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی بے وضو پڑھنے میں حرج نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

غُسل کا وُضُو کافی ہے

غُسل کے لیے جو وُضُو کیا تھا وُہی کافی ہے خواہ بَرہنہ (ب۔ رَہ۔ نہ) نہائیں۔ اب غُسل کے بعد دوبارہ وُضُو کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر وُضُو نہ بھی کیا ہو تو غُسل کر لینے سے اَعْضائے وُضُو پر بھی پانی بہ جاتا ہے لہذا وُضُو بھی ہو گیا، کپڑے تبدیل کرنے یا اپنا یا کسی دوسرے کا سِتْر دیکھنے سے بھی وُضُو نہیں جاتا۔

جن کا وُضُو نہ رہتا ہو اُن کیلئے 9 اَحْکام

﴿1﴾ قطرہ آنے، پیچھے سے ریح خارج ہونے، زخم بہنے، دُکھتی آنکھ سے بوجہ مرض آنسو بہنے، کان، ناف، پستان سے پانی نکلنے، پھوڑے یا ناسور سے رطوبت بہنے اور دَسْت آنے سے وُضُو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کسی کو اس طرح کا مرض مسلسل جاری رہے اور شروع سے آخر تک پورا ایک وقت گزر گیا کہ وُضُو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکی وہ شرعاً معذور ہے۔ ایک وُضُو سے اُس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ اس کا وُضُو اس مرض سے نہیں ٹوٹے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۷، دُرْمُختار، ردُّالمُختار، ج ۱، ص ۵۵۳) اِس مسئلے کو مزید آسان لفظوں میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اِس قسم کے مریض اور مریضہ اپنے معذور شرعی ہونے نہ ہونے کی جانچ اِس طرح کریں کہ کوئی سی بھی دو فرض نمازوں کے درمیانی وقت میں کوشش کریں کہ وُضُو کر کے طہارت کے ساتھ کم از کم فرض رکعتیں ادا کی جاسکیں۔ پورے وقت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کے دوران بار بار کوشش کے باوجود اگر اتنی مہلت نہیں مل پاتی، وہ اس طرح کہ کبھی تو دورانِ وضو ہی غُذرِ لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی وضو مکمل کر لینے کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے، حتیٰ کہ آخری وقت آگیا تو اب انہیں اجازت ہے کہ وضو کر کے نماز ادا کریں نماز ہو جائے گی۔ اب چاہے دورانِ ادائیگی نماز، بیماری کے باعث نجاست بدن سے خارج ہی کیوں نہ ہو رہی ہو۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں کہ: کسی شخص کی نکسیر پھوٹ گئی یا اس کا زخم بہہ نکلا تو وہ آخری وقت کا انتظار کرے اگر خون مُنْقَطِع نہ ہو (بلکہ مسلسل یا وقفے وقفے سے جاری رہے) تو وقت نکلنے سے پہلے وضو کر کے نماز ادا کرے۔ (الْبَحْرُ الرَّائِقُ ج ۱ ص ۳۷۳-۳۷۴)

﴿2﴾ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عَصْر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج غروب ہوتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ فرض نماز کا وقت جاتے ہی معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب معذور کا غُذرِ لاحق دورانِ وضو یا بعد وضو ظاہر ہو، اگر ایسا نہ ہو اور دوسرا کوئی حَدَث (یعنی وضو توڑنے والا معاملہ) بھی لاحق نہ ہو تو فرض نماز کا وقت جانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۸، دُرُومُخْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۱، ص ۵۵۵)

﴿3﴾ جب غُذرِ رثابت ہو گیا تو جب تک نماز کے ایک پورے وقت میں ایک بار بھی

﴿5﴾ معذور نے کسی حَدَث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب معذور نے اپنے عذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وضو کیا ہو اگر اپنے عذر کی وجہ سے وضو کیا تو بعد وضو عذر پائے جانے کی صورت میں وضو نہ ٹوٹے گا۔) مثلاً جس کا زخم بہتا تھا اس کی ریح خارج ہوئی اور اُس نے وضو کیا اور وضو کرتے وقت زخم نہیں بہا اور وضو کرنے کے بعد بہا تو وضو ٹوٹ گیا۔ ہاں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اگر وضو کے درمیان بہنا جاری تھا تو نہ گیا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۹، دُرُومُختار، ردُّالمُحتار، ج ۱، ص ۵۵۷)

﴿6﴾ معذور کے ایک نتھنے سے خون آ رہا تھا وضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وضو

جاتا رہا، یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانے سے پانی

آ رہا تھا اب دوسرے دانے سے آیا وضو ٹوٹ گیا۔ (ایضاً۔ ایضاً ص ۵۵۸)

﴿7﴾ معذور کو ایسا عذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر ایک

دِہم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتی ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں

سے نماز پڑھ لوں گی تو پاک کر کے نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتی ہے کہ نماز پڑھتے

پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا ضروری نہیں۔ اسی سے پڑھے اگرچہ

مُصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے تب بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۹)

﴿8﴾ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر (یا سوراخ میں روئی ڈال کر) اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے

کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (یعنی یہ معذور نہیں کیونکہ یہ عذر دُور

کرنے پر قدرت رکھتی ہے) (ایضاً ص ۱۰۷)

﴿9﴾ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا

فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو

بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۹، دُرُومُختار، ردُّالمُحتار، ج ۱، ص ۵۵۸)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(معذور کے وضو کے تفصیلی مسائل فتاویٰ رضویہ مخرجہ جلد 4 صفحہ 367 تا 375)

بہارِ شریعت حصہ 2 صفحہ 107 تا 109 سے معلوم کر لیجئے

اسلامی بہنو! جہاں جہاں ممکن ہو وہاں اللہ عز و جل کی رضا کیلئے اچھی

اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں، جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ اور اچھی نیت

کے ثواب کی تو کیا بات ہے! میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ جنت نشان ہے: الْنِيَّةُ الْحَسَنَةُ تُدْخِلُ صَاحِبَهَا الْجَنَّةَ. اچھی نیت انسان

کو جنت میں داخل کرے گی۔“ (الجامع الصغير للسيوطی، ص ۵۵۷ حدیث ۹۳۲۶)

وضو کی نیت نہیں ہوگی تب بھی فقہ حنفی کے مطابق وضو ہو جائے گا مگر ثواب نہیں

ملے گا۔ عموماً وضو کی تیاری کرنے والی کے ذہن میں ہوتا ہے کہ میں وضو کرنے والی

ہوں یہی نیت کافی ہے۔ تاہم موقع کی مناسبت سے مزید نیتیں بھی کی جاسکتی ہیں:

”ہر وقت با وضو رہنا ثواب ہے“ کے بیس حروف

کی نسبت سے وضو کے بارے میں 20 نیتیں

﴿1﴾ بے وضوئی دُور کروں گی ﴿2﴾ جو با وضو ہو وہ دوبارہ وضو کرتے

وقت یوں نیت کرے: ثواب کیلئے وضو پر وضو کروں گی ﴿3﴾ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

کہوں گی ﴿4﴾ فرائض و ﴿5﴾ سُنن اور ﴿6﴾ مُسْتَحَبَّات کا خیال رکھوں گی

﴿7﴾ پانی کا اسراف نہیں کروں گی ﴿8﴾ مکروہات سے بچوں گی ﴿9﴾ مسواک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کروں گی ﴿10﴾ ہر عُضْو دھوتے وقت دُرود شریف اور ﴿11﴾ یاقادر پڑھوں گی

(وضو میں ہر عُضْو دھونے کے دوران یا قادر پڑھنے والی کو ان شاء اللہ دشمنِ اغوا نہیں کر سکے گا)

﴿12﴾ فراغت کے بعد اعضاءِ وضو پر تری باقی رہنے دوں گی ﴿13-14﴾

وضو کے بعد دُعا میں پڑھوں گی (الف) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ

وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (ب) سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا

اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاتُوبُ اِلَيْكَ ﴿15 تا 17﴾ آسمان کی طرف دیکھ کر

کلمہ شہادت اور سُورَةُ الْقَدْرِ پڑھوں گی مزید تین بار سُورَةُ الْقَدْرِ پڑھوں گی

﴿18﴾ (مکروہ وقت نہ ہوا تو) تَحِيََّةُ الْوُضُو ادا کروں گی ﴿19﴾ ہر عُضْو دھوتے

وقت گناہ جھڑنے کی اُمید کروں گی ﴿20﴾ باطنی وضو بھی کروں گی (یعنی جس طرح

پانی سے ظاہری اعضاء کا میل کچیل دور کیا ہے اسی طرح توبہ کے پانی سے گناہوں کی گندگی دھو کر

آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کروں گی)

يَا رَبِّ الْمُصْطَفَى عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِسْرَاف

سے بچتے ہوئے شرعی وضو کے ساتھ ہر وقت با وضو رہنا نصیب فرما۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

غسل کا طریقہ (حنفی)

دُرود و شریف کی فضیلت

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ، شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ، انیس
الْغَرِيبِينَ، سِرَاجُ السَّالِكِينَ، مَحْبُوبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، جنابِ صادق و امین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ
فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ
لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی)
شب) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۲۵۰ حدیث ۲۱۷۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فَرَضُ غُسْلِ مِیں اِحْتِیاط کی تاکید

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص غُسلِ جنابت میں

ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اُس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے

گا۔“ (یعنی عذاب دیا جائے گا)۔ (سنن أبی داؤد، ج ۱ ص ۱۱۷ حدیث ۲۴۹)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

قبر کا بلا

حضرت سیدنا ابان بن عبد اللہ نجلی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں: ہمارا ایک پڑوسی مر گیا تو ہم کفن و دفن میں شریک ہوئے۔ جب قبر کھودی گئی تو اس میں پلے کی مثل ایک جانور تھا، ہم نے اس کو مارا مگر وہ نہ ہٹا۔ چنانچہ دوسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی وہی بلا موجود تھا! اس کے ساتھ بھی وہی کیا گیا جو پہلے کے ساتھ کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ اس کے بعد تیسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی یہی معاملہ ہوا، آخر لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اس کو اسی قبر میں دفن کر دو، جب اس کو دفن کر دیا گیا تو قبر میں سے ایک خوفناک آواز سنی گئی! تو ہم اس شخص کی بیوہ کے پاس گئے اور اس سے مرنے والے کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ بیوہ نے بتایا: ”وہ غسل جنابت (یعنی فرض غسل) نہیں کرتا تھا۔“

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص ۱۷۹)

غسل جنابت میں تاخیر کب حرام ہے

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! وہ بدنصیب غسل جنابت کرتا ہی نہیں تھا۔ غسل جنابت میں دیر کر دینا گناہ نہیں البتہ اتنی تاخیر حرام ہے کہ نماز کا وقت نکل جائے۔ چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: ”جس پر غسل واجب ہے وہ اگر اتنی دیر کر چکی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گی گنہگار ہوگی۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۷، ۴۸)

جنابت کی حالت میں سونے کے احکام

حضرت سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا، کیا نخی رحمت، شفیع امت، شہنشاہ نبوت، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جنابت کی حالت میں سوتے تھے؟ انہوں نے بتایا: ”ہاں اور وضو فرما لیتے تھے۔“ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۱۷ حدیث ۲۸۶) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم، نبی محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے تذکرہ کیا: رات میں کبھی جنابت ہو جاتی ہے (تو کیا کیا جائے؟) رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وضو کر کے عضوِ خاص کو دھو کر سو جایا کرو۔ (ایضاً ص ۱۱۸ حدیث ۲۹۰)

شراح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی مذکورہ احادیث مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: جُٹھی ہونے (یعنی غسل فرض ہونے) کے بعد اگر سونا چاہے تو مُستَحَب ہے کہ وضو کرے، فوراً غسل کرنا واجب نہیں البتہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ نماز کا وقت نکل جائے۔ یہی اس حدیث کا محتمل^(۱) ہے۔ حضرت علی رضی اللہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

تعالیٰ عنہ سے ابو داؤد و نسائی وغیرہ میں مروی ہے کہ فرمایا: اُس گھر میں فرشتے نہیں جاتے جس میں تصویر یا کتیا جُلّی (یعنی بے غسلا) ہو۔ (سُنَنُ أَبِي دَاوُد، ج ۱ ص ۱۰۹ حدیث ۲۲۷) اس حدیث سے مراد یہی ہے کہ اتنی دیر تک غسل نہ کرے کہ نماز کا وقت نکل جائے اور وہ جُلّی (یعنی بے غسلا) رہنے کا عادی ہو اور یہی مطلب بُرگوں کے اس ارشاد کا ہے کہ حالتِ جنابت میں کھانے پینے سے رِزق میں تنگی ہوتی ہے۔

(نُزْهَةُ الْقَارِي ج ۱ ص ۷۷۰-۷۷۱)

غُسْلُ کا طریقہ (حنفی)

غیر زبان ہلائے دل میں اس طرح نیت کیجئے کہ میں پاکی حاصل کرنے کیلئے غسل کرتی ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھویئے، پھر استنجے کی جگہ دھویئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو، پھر جُشَم پر اگر کہیں نجاست ہو تو اُس کو دور کیجئے پھر نماز کا سا وضو کیجئے اگر پاؤں رکھنے کی جگہ پر پانی جُمع ہے تو پاؤں نہ دھویئے، اور اگر سخت زمین ہے جیسا کہ آج کل عموماً غسل خانوں کی ہوتی ہے یا چوک وغیرہ پر غسل کر رہی ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چھڑ لیجئے، ٹھو صاً سردیوں میں (اس دوران صابن بھی لگا سکتی ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیئے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیئے، اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔ بہار

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

شریعت حصہ 2 صفحہ 42 پر ہے: "سُتْر کھلا ہو تو قبلہ کو منہ کرنا نہ چاہیے اور تہبند باندھے ہو تو حَرَج نہیں۔" تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہائیے، ایسی جگہ نہائیے کہ کسی کی نظر نہ پڑے، دورانِ غسل کسی قسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تولیہ وغیرہ سے بدن پونچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دُور کُعتِ نفل ادا کرنا مُسْتَحَب ہے۔ (عامۃ کتب فقہ حنفی)

غسل کے تین فرائض

﴿۱﴾ گلی کرنا ﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا ﴿۳﴾ تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

﴿۱﴾ گلی کرنا

منہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پیچ کر کے ڈال دینے کا نام گلی نہیں بلکہ منہ کے ہر پرزے، گوشے، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں اور زبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حلق کے کنارے تک پانی بہے۔ روزہ نہ ہو تو غرغره بھی کر لیجئے کہ سکت ہے۔ دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے ریشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھڑانا ضروری ہے۔ ہاں اگر چھڑانے میں ضرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعَاف ہے۔ غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور نہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہر و دِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

معلوم ہونے پر چھڑا کر پانی بہانا فرض ہے، پہلے جو نماز پڑھی تھی وہ ہو گئی۔ جو پہلتا دانت مسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو مُعاف ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۸، فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۴۳۹-۴۴۰)

﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا لازمی ہے۔ اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر کھینچے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر ریٹھ سُکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (ایضاً، ایضاً ص ۴۴۲، ۴۴۳)

﴿۳﴾ تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے اور ہر ہر زونگٹے پر پانی بہانا ضروری ہے، جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُکھی رہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۳۹)

”صَلَّواتِ اللہِ عَلَیکَ یا رسولَ اللہ“ کے تیس حُروف

کی نسبت سے اسلامی بہنوں کیلئے غسل کی 23 احتیاطیں

﴿۱﴾ اگر اسلامی بہن کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو صرف جڑ تر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے ﴿2﴾ اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نتھ کا چھید (سوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ وضو میں صرف ناک کے نتھ کے چھید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیے ﴿3﴾ بھوؤں اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضروری ہے ﴿4﴾ کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ دھویے ﴿5﴾ کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیے ﴿6﴾ ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دھلے گا ﴿7﴾ ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھا کر بغلیں دھویے ﴿8﴾ بازو کا ہر پہلو دھویے ﴿9﴾ پیٹھ کا ہر ذرہ دھویے ﴿10﴾ پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھویے ﴿11﴾ ناف میں بھی پانی ڈالنے اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھویے ﴿12﴾ جسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک دھویے ﴿13﴾ ران اور پیٹ و (ناف سے نیچے کے حصے) کا جوڑ دھویے ﴿14﴾ جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھئے ﴿15﴾ دونوں سرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھئے، ٹھو صا جب کھڑے ہو کر نہائیں ﴿16﴾ رانوں کی گولائی اور ﴿17﴾ پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیے ﴿18﴾ ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر پانی بہائیے ﴿19﴾ پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھویے ﴿20﴾ فرنج خارج (یعنی عورت کی شرم گاہ کے باہر کے حصے) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر صبح اور دو مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اوپر نیچے خوب احتیاط سے دھویئے ﴿21﴾ فَرْجِ دَاخِل (یعنی شرمگاہ کے اندرونی حصے) میں انگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں مُسْتَحَب ہے ﴿22﴾ اگر خِیض یا نِفاس سے فَاْرِغ ہو کر غُسل کریں تو کسی پُرانے کپڑے سے فَرْجِ دَاخِل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مُسْتَحَب ہے (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۹-۴۰) ﴿23﴾ اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی چھڑانا فرض ہے ورنہ وضو و غُسل نہیں ہوگا، ہاں مہندی کے رنگ میں حرج نہیں۔

زخم کی پٹی

زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حرج ہو تو پٹی پر ہی مَسْح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا دُرْد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس پورے عُضْو پر مَسْح کر لیجئے۔ پٹی ضرورت سے زیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مَسْح کافی نہ ہوگا۔ اگر ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے بغیر پٹی باندھنا ممکن نہ ہو مثلاً بازو پر زخم ہے مگر پٹی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھا حصہ بھی پٹی کے اندر چھپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا ممکن ہو تو کھول کر اُس حصے کو دھونا فرض ہے۔ اگر ناممکن ہے یا کھولنا تو ممکن ہے مگر پھر ویسی نہ باندھ سکے گی اور یوں زخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مَسْح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے مُعَاف ہو جائیگا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۰)

ترجمان مصنفہ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زُرو دشریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

غسل فرض ہونے کے 5 اسباب

- ﴿1﴾ منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جُدا ہو کر مخرج سے نکلنا ﴿2﴾ احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا ﴿3﴾ حشفہ یعنی سرِ ذکر (سپاری) کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، انزال ہو یا نہ ہو، دونوں پر غسل فرض کرتا ہے۔ بشرطیکہ دونوں مُکَلَّف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اُس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا جائے گا ﴿4﴾ حیض سے فارغ ہونا ﴿5﴾ نفاس (یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارغ ہونا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳، ۴۵، ۴۶، مُلْتَقَطاً)

وہ صورتیں جن میں غسل فرض نہیں

- ﴿1﴾ منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے یا فاصلہ خارج کرنے کیلئے زور لگانے کی صورت میں خارج ہوئی تو غسل فرض نہیں۔ وضو بہر حال ٹوٹ جائے گا ﴿2﴾ اگر منی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا ویسے ہی بلا شہوت اس کے قطرے نکل آئے غسل فرض نہ ہو ا وضو ٹوٹ جائیگا ﴿3﴾ اگر احتلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل فرض نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۴۳)

بہتے پانی میں غسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مثلاً دریا، یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین^۳

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرد پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرد پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

باردھونے، ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہو گئیں۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضاء کو تین بار حرکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضاء کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تثلیث (تث - لیث) یعنی تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائیگی۔ برسات میں (یائل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ص ۴۲، دُرِّمُختار، ردُّالمُختار، ج ۱، ص ۳۲۰-۳۲۱) وضو اور غسل کی ان تمام صورتوں میں گلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔ غسل میں گلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے جب کہ وضو میں سنت مؤکدہ ہے۔

فوارہ جاری پانی کے حکم میں ہے

فتاویٰ اہلسنت (غیر مطبوعہ) میں ہے، فوارے (یائل) کے نیچے غسل کرنا جاری پانی میں غسل کرنے کے حکم میں ہے لہذا اسکے نیچے غسل کرتے ہوئے وضو اور غسل کرتے وقت کی مدت (یعنی تھوڑی دیر) تک ٹھہری تو تثلیث (تث - لیث) یعنی تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائے گی چنانچہ دُرِّمُختار میں ہے: ”اگر جاری پانی، بڑے حوض یا بارش میں وضو اور غسل کرنے کے وقت کی مدت تک ٹھہری تو اس نے پوری سنت ادا کی۔ (در مختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۲۰) یاد رہے غسل یا وضو میں گلی کرنا اور ناک میں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پانی بھی چڑھانا ہے۔

فوارے کی احتیاطیں

اگر آپ کے حمام میں فوارہ (SHOWER) ہو تو اس کا رخ دیکھ لیجئے کہ اُس کی طرف منہ کر کے ننگے نہانے میں منہ یا پیٹھ قبلہ شریف کی طرف نہ ہو۔ استنجا خانے میں اس کی زیادہ احتیاط فرمائیے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنی یہ ہے کہ 45 درجے کے زاویہ کے اندر اندر ہو۔ لہذا ایسی ترکیب بنائیے کہ 45 ڈگری کے زاویہ کے باہر رخ ہو جائے۔

”مدینہ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے غُسل کے 5 سنّت مواقع

﴿1﴾ جُمُعہ ﴿2﴾ عید الفطر ﴿3﴾ بقر عید ﴿4﴾ عرفہ کے دن (یعنی 9 ذوالحجۃ الحرام) اور ﴿5﴾ احرام باندھتے وقت نہا سنّت ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۶، دُرُ مختار ج ۱ ص ۳۳۹-۳۴۱)

مُسْتَحَب پر عمل کرنا باعثِ ثواب ہے“ کے چوبیس حُرُوف کی نسبت سے غُسل کے 24 مُسْتَحَب مواقع

﴿1﴾ وُقُوفِ عَرَفَات ﴿2﴾ وُقُوفِ مَزْدَلِیّہ (مَزْدَلِیّہ) ﴿3﴾ حاضری حَرَم ﴿4﴾ حاضری سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ﴿5﴾ طواف ﴿6﴾

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

دُخولِ منی ﴿7﴾ بحُروں (شیطانوں) پر کنکریاں مارنے کیلئے تینوں دن ﴿8﴾ شبِ بَرَاءت ﴿9﴾ شبِ قَدَر ﴿10﴾ عَرَفہ کی رات (یعنی 9 ذوالحجۃ الحرام کے غروبِ آفتاب تا 10 کی صبح تک) ﴿11﴾ مجلسِ میلاد شریف ﴿12﴾ دیگر مجالسِ خیر کیلئے ﴿13﴾ مُردہ نہلانے کے بعد ﴿14﴾ مَجْنُون (پاگل) کو جُنون جانے کے بعد ﴿15﴾ غشی سے افاقہ (یعنی بے ہوشی ختم ہونے) کے بعد ﴿16﴾ نشہ جاتے رہنے کے بعد ﴿17﴾ گناہ سے توبہ کرنے ﴿18﴾ نئے کپڑے پہننے کیلئے ﴿19﴾ سفر سے آنے والے کیلئے ﴿20﴾ استِحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد ﴿21﴾ نمازِ کُوف (سورج گہن) و خُوف (چاند گہن) ﴿22﴾ استِسْقَاء (طلبِ بارش) اور ﴿23﴾ خوف و تاریکی اور سخت آندھی کیلئے ﴿24﴾ بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ لگی ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۶، ۴۷، تَنْوِیرُ الْأَبْصَارِ، مَدْرُج ۱، ص ۳۴۱ - ۳۴۲)

ایک غُسل میں مُخْتَلِف نیتیں

جس پر چند غُسل ہوں مثلاً اِحْتِلَام بھی ہوا، عید بھی ہے اور مُجْتَمَعہ کا دن بھی، تو تینوں کی نیت کر کے ایک غُسل کر لیا سب ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۷)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزدِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُزدِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

غسل سے نزلہ بڑھ جاتا ہو تو؟

زُکام یا آئشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض بڑھ جائے گا یا دیگر امراض پیدا ہو جائیں گے تو ٹکلی کیجئے ناک میں پانی چڑھائیے اور گردن سے نہائیے۔ اور سر کے ہر حصے پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے غسل ہو جائے گا۔ بعدِ صحت سر دھو ڈالئے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۴۰)

بالٹی سے نہاتے وقت احتیاط

اگر بالٹی کے ذریعے غسل کریں تو احتیاطاً اسے تپائی (STOOL) وغیرہ پر رکھ لیجئے تاکہ بالٹی میں چھینٹیں نہ آئیں۔ نیز غسل میں استعمال کرنے کا لگ بھی فرش پر نہ رکھئے۔

بال کی گرہ

بال میں گرہ پڑ جائے تو غسل میں اسے کھول کر پانی بہانا ضروری نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۴۰)

بے وضو دینی کتابیں چھونا

بے وضو یا وہ جس پر غسل فرض ہو ان کو فقہ، تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے۔ اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھو اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو مُصایقہ نہیں۔ مگر آیتِ قرآنی یا اس کے ترجمے پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا

(بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۴۹)

حرام ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب میرا نام اُس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

نا پاکی کی حالت میں درود شریف پڑھنا

جن پر غسل فرض ہو اُن کو درود شریف اور دعائیں پڑھنے میں حرج نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا گھٹی کر کے پڑھیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۹) اذان کا جواب دینا انکو جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

انگلی میں INK کی تہ جمی ہوئی ہو تو ؟

پکانے والی کے ناخن میں آٹا، لکھنے والی کے ناخن وغیرہ پر سیاہی (INK) کا جزم، عام اسلامی بہنوں کیلئے مکھی، پتھر کی پیٹ لگی ہوئی رہ گئی اور توجہ نہ رہی تو غسل ہو جائیگا۔ ہاں معلوم ہو جانے کے بعد جُدا کرنا اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی وہ ہوگئی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۴۱، ملخصاً)

بچی کب بالغہ ہوتی ہے ؟

لڑکی نو برس اور لڑکا بارہ سال سے کم عمر تک ہرگز بالغہ و بالغ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں (ہجری سن کے اعتبار سے) 15 برس کی کامل عمر میں ضرور شرعاً بالغ و بالغہ ہیں، اگرچہ آثارِ بلوغ (یعنی بالغ ہونے کی علامتیں) ظاہر نہ ہوں۔ ان عمروں کے اندر اگر آثارِ پائے جائیں، یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے خواہ جاگتے میں انزال ہو (یعنی منی نکلے)۔ یا۔ لڑکی کو حیض آئے۔ یا۔ جماع سے لڑکا (کسی لڑکی) کو حاملہ کر دے۔ یا۔ جماع کی وجہ سے لڑکی کو حمل رہ جائے تو یقیناً بالغ و بالغہ

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر رُو و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہیں۔ اور اگر آثار نہ ہوں، مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ و بالغہ ہیں اور ظاہر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا (یعنی جھٹلاتا نہ) ہو تو بھی بالغ و بالغہ سمجھے جائیں گے اور تمام احکام، بُلُوغ کے نفاذ پائیں گے اور (لڑکے کے) داڑھی مُونچھ نکلنا یا لڑکی کے پستان (چھاتی) میں ابھار پیدا ہونا کچھ مُعْتَبَر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۶۳۰)

وَسَوَسُون کا ایک سبب

غُسل خانے میں پیشاب کرنے سے وَسَوَسُون سے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مُعَقَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم، رءوف رَحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا: ”کوئی شخص غُسل خانے میں پیشاب نہ کرے، جس میں پھر وہ نہائے یا وضو کرے کیونکہ اکثر وَسَوَسُون اسی سے ہوتے ہیں۔“ (سُنَنِ ابی داؤد، ج ۱، ص ۴۴ حدیث ۲۷) اگر حَمَام کی ڈھلوان (SLOP) بہتر ہے اور اطمینان ہے کہ پیشاب کرنے کے بعد پانی بہنے سے اچھی طرح فرش پاک ہو جائے گا تو حَرَج نہیں۔ پھر بھی بہتر یہی ہے کہ وہاں پیشاب نہ کرے۔ (عراۃ ج ۱ ص ۲۶۶ مُلَخَّصاً)

اتِّبَاعِ سُنَّتِ کِی بَرَکَت سے مَغْفِرَت کی بِشَارَت ملی

بَرِّہُنہ (ب۔ رَہ۔ نہ) نہانا سُنَّت نہیں چٹانچہ اس ضَمْن میں ایک ایمان آفرور حکایت ملاحظہ فرمائیے: حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا۔ اس دوران ہمارے بعض رُفقا غُسل کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

لئے کپڑے اُتار کر پانی میں اُتر گئے لیکن مجھے سرکارِ دُعا عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وہ حدیثِ پاک یاد تھی جس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ بَرِّہنہ حَمَام میں داخل نہ ہو بلکہ تہبند باندھے۔“ لہذا میں نے اس حدیثِ مبارکہ پر عمل کیا۔ رات کو جب میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ہاتھِ غیبی مجھے ندا کر کے کہہ رہا ہے: اے احمد! تجھے بشارت ہو کہ اللہ رَبُّ الْعِزَّة نے نبی رَحْمَت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنّت پر عمل کرنے کی وجہ سے تمہاری مغفرت فرمادی ہے اور تمہیں لوگوں کا امام و پیشوا بھی بنا دیا ہے۔ حضرت سیدنا امام احمد علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْثَرُ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس ہاتھِ غیبی سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ تو آواز آئی: میں جبریل (علیہ السلام) ہوں۔ (الشفاء، الجزء الثانی ص ۱۶) اللہ رَبُّ الْعِزَّة عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمَت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تہبند باندھ کر نہانے کی احتیاطیں

شارحِ بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: تنہائی میں بَرِّہنہ نہانا جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ بَرِّہنہ نہائے۔ تہبند باندھ کر (یا پاجامہ یا شلوار پہن کر) نہانے میں خصوصیت سے دُباتوں کا خیال رکھے، اوّل جو تہبند

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

(یا پاجامہ وغیرہ) باندھ کر نہائے وہ (تہبند وغیرہ) پاک ہو اس میں نجاست نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ ران وغیرہ جسم کے کسی حصے پر نجاست لگی ہو تو اسے پہلے دھولے ورنہ جَنَابَت تو دور ہو جائے گی (یعنی فرض غسل تو ادا ہو جائے گا) مگر بدن یا تہبند کی نجاست کیا دور ہوگی پھیل کر دوسری جگہوں پر بھی لگ جائے گی۔ اس سے عوام تو عوام، خواص تک غافل ہیں۔ (نُزْهَةُ الْقَادِي ج ۱ ص ۷۶۱) ہاں انتہائی بہایا کہ اگرچہ نجاست ابتداً پھیلی مگر بالآخر اچھی طرح دھل گئی اور پاک کرنے کا شرعی تقاضا پورا ہو گیا تو تہبند پاک ہو جائے گا۔

یارِ مصطفیٰ! عَزَّوَجَلَّ وِصْلَى اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں بار بار غسل کے مسائل

پڑھنے، سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے اور سنتوں کے مطابق غسل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

روزی کا سبب

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دورِ اقدس میں دو بھائی تھے، جن میں ایک تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں (علم دین سیکھنے کے لیے) آتا تھا، (ایک روز) کاریگر بھائی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیا ہے، اس کو میرے کام کاج میں ہاتھ بٹانا چاہیے) تو اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنْزَہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وِصْلَى اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شاید! ”تجھے اس کی بَرَکَت سے روزی مل رہی ہے۔“ (سُنَنِ التِّرْمِذِی ج ۴ ص ۱۵۴ حدیث ۲۳۵۲)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تیمم کا طریقہ (حقی)

ذُرود شریف کی فضیلت

امام الصّائِرین، سید الشّاکرین، سلطانِ اُمّتِ کَلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: چہر تیل (علیہ السلام) نے مجھ سے عرض کی کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمّد! (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک بار دُرود بھیجے، میں اُس پر وُس رَحمتیں نازل کروں اور آپ کی اُمّت میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس پر وُس سلام بھیجوں۔

(مشکوٰۃ المصابیح، ج ۱ ص ۱۸۹، حلیث ۹۲۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیمم کے فرائض

تیمم (ت۔ یم۔ نم) میں تین فرض ہیں ﴿۱﴾ نیت ﴿۲﴾ سارے منہ پر

ہاتھ پھیرنا ﴿۳﴾ گہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲، ص ۷۵-۷۷)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

”تیمم سیکھ لو“ کے دس حُروف کی نسبت سے تیمم کی 10 سُنتیں

- ﴿1﴾ بسم اللہ شریف کہنا ﴿2﴾ ہاتھوں کو زمین پر مارنا ﴿3﴾ زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا (یعنی آگے بڑھانا اور پیچھے لانا) ﴿4﴾ انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا ﴿5﴾ ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے ﴿6﴾ پہلے منہ پھر ہاتھوں کا مسح کرنا ﴿7﴾ دونوں کا مسح پے درپے ہونا ﴿8﴾ پہلے سیدھے پھر اُلٹے ہاتھ کا مسح کرنا ﴿9﴾ (مرد کے لئے) داڑھی کا خلال کرنا ﴿10﴾ انگلیوں کا خلال کرنا جبکہ غبار پہنچ گیا ہو۔ اگر غبار نہ پہنچا ہو مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے خلال کیلئے دوبارہ زمین پر ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۷۸)

تیمم کا طریقہ (حقی)

تیمم کی نیت کیجئے (نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مثلاً یوں کہئے بے وضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تیمم کرتی ہوں) بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مثلاً پتھر، پھونا، اینٹ، دیوار، مٹی وغیرہ) سے ہمارا کر لوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھائیے اور پیچھے لائیے) اور اگر زیادہ گرد و لگ جائے تو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے مُنہ کا اِس طرح مَسْح کیجئے کہ کوئی حصّہ رُہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رُہ گئی تو تِیمم نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لیکر کہنیوں سمیت مَسْح کیجئے، کنگن چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہوں سب کو ہٹا کر یا اتار کر چلّہ کے ہر حصّے پر ہاتھ پہنچائیے، اگر ذرّہ برابر بھی کوئی جگہ رُہ گئی تو تِیمم نہ ہوگا۔ تِیمم کے مَسْح کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پشت پر رکھئے اور انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک لے جائیے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مس کرتے ہوئے گٹے تک لائیے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مَسْح کیجئے۔ اِسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مَسْح کیجئے۔ اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مَسْح کر لیا تب بھی تِیمم ہو گیا چاہے کہنی سے انگلیوں کی طرف لائے یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گئے مگر سنت کے خلاف ہو۔ تِیمم میں سر اور پاؤں کا مَسْح نہیں ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۷۶-۷۸ وغیرہ)

”سرکارِ اعلیٰ حضرت کی پچیسویں شریف“ کے چھتیس حُرُوف

کی نسبت سے تِیمم کے 26 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

وہ زمین کی جنس (یعنی قسم) سے ہے اس سے تیمم جائز ہے۔ ریتا، چونا، سُرْمہ، گندھک، پتھر، زبرجد، فیر وزہ، عقیق، وغیرہ جو اہر سے تیمم جائز ہے چاہے ان پر غبار ہو یا نہ ہو۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۷۹، الْبَحْرُ الرَّائِقُ، ج ۱، ص ۲۵۷)

﴿2﴾ پکی اینٹ، چینی یا مٹی کے برتن سے تیمم جائز ہے۔ ہاں اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جزم (یعنی جسم یا تہ) ہو جو جنس زمین سے نہیں مثلاً کانچ کا جزم ہو تو تیمم جائز نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۸۰)

﴿3﴾ جس مٹی، پتھر وغیرہ سے تیمم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صرف خشک ہونے سے نجاست کا اثر جاتا رہا ہو۔ (ایضاً ص ۷۹) زمین، دیوار اور وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے سُکھ جائے اور نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نماز جائز ہے مگر اس سے تیمم نہیں ہو سکتا۔

﴿4﴾ یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فُضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔ (ایضاً ص ۷۹)

﴿5﴾ اگر کسی لکڑی، کپڑے، یا دَری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تیمم جائز ہے۔

﴿6﴾ چونا، مٹی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجد کی اس سے تیمم جائز ہے۔ مگر اس پر آئل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور میٹ فنش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی

فرومن مصنفہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُڑو پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

چاہئے جو جنس زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر مار بل ہو تو کوئی حرج نہیں۔

﴿7﴾ جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وضو اور غسل

کی جگہ تیمم کرے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۸)

﴿8﴾ ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھی ہونے کا

صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجربہ (تجربہ) ہو کہ جب بھی وضو یا غسل کیا بیماری بڑھ گئی

یا یوں کہ کوئی مسلمان لچھا قابل طبیب جو ظاہری طور پر فاسق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی

نقصان کرے گا۔ تو ان صورتوں میں تیمم کر سکتی ہیں۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۸، دُرْمُخْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۱ ص ۴۴۱ - ۴۴۲)

﴿9﴾ اگر سر سے نہانے میں پانی نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہائیے اور پورے سر کا مسح

کیجئے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۹)

﴿10﴾ جہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتانہ ہو وہاں بھی تیمم کر سکتی

ہیں۔ (ایضاً)

﴿11﴾ اگر اتنا آب زم زم شریف پاس ہے جو وضو کیلئے کافی ہے تو تیمم جائز نہیں۔

(ایضاً)

﴿12﴾ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور

نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔ (ایضاً ص ۷۰)

نور مبین مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دھڑو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

﴿13﴾ قیدی کو قید خانے والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے

بعد میں اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانے والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو

اشارے سے پڑھے اور بعد میں اعادہ کرے۔ (ایضاً ص ۷۱)

﴿14﴾ اگر یہ گمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں (یا پانی تک پہنچ کر وضو کرنے تک)

قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا ”یا ٹرین چھوٹ جائیگی۔“ تو تیمم جائز ہے۔ (بہارِ

شریعت، حصہ ۲ ص ۷۲) فتاویٰ رضویہ مخرّجہ جلد 3 صفحہ 417 پر ہے: اگر ریل چلے

جانے کا اندیشہ ہو تب بھی تیمم کرے اور اعادہ نہیں۔

﴿15﴾ وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گی تو نماز قضا ہو جائیگی تو تیمم

کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے نماز کا اعادہ کرے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۰۷)

﴿16﴾ عورت حیض و نفاس سے پاک ہوگئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۷۴)

﴿17﴾ اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی تیمم کیلئے پاک مٹی تو

اسے چاہئے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلا نیّت

نماز بجالائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۷۵) مگر پاک پانی یا مٹی پر قادر ہونے پر وضو یا

تیمم کر کے نماز پڑھنی ہوگی۔

فرضاً حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

﴿18﴾ وضو اور غسل دونوں کے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے۔

(الْحَوْهَرَةُ النَّيِّرَةُ، الْحِزْبُ الْاَوَّلُ ص ۲۸)

﴿19﴾ جس پر غسل فرض ہے اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وضو اور غسل دونوں کیلئے دو تیمم کرے بلکہ دونوں میں ایک ہی نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ص ۷۶)

﴿20﴾ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا غسل فرض ہو جاتا ہے اُن سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

(ایضاً ص ۸۲)

﴿21﴾ اسلامی بہن نے اگر ناک میں پھول وغیرہ پہنے ہوں تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ مسخ نہیں ہو سکے گا۔ (ایضاً ص ۷۷)

﴿22﴾ ہونٹوں کا وہ حصہ جو عاداتاً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر مسخ ہونا ضروری ہے اگر منہ پر ہاتھ پھیرتے وقت کسی نے ہونٹوں کو زور سے دبایا کہ کچھ حصہ مسخ ہونے سے رہ گیا تو تیمم نہیں ہوگا۔ (ایضاً)

﴿23﴾ اسی طرح زور سے آنکھیں بند کر لیں جب بھی نہ ہوگا۔ (ایضاً)

﴿24﴾ انگلی، گھڑی وغیرہ پہنے ہوں تو اتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ پوٹیاں وغیرہ ہٹا کر ان کے نیچے مسخ کیجئے۔ تیمم کی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر صبح اور شام مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہیں۔

(ایضاً)

﴿25﴾ بیمار یا بے دست و پا خود تیمم نہیں کر سکتی تو کوئی دوسری کروادے اس میں

تیمم کروانے والی کی نیت کا اعتبار نہیں، جس کو تیمم کروایا جا رہا ہے اُس کو نیت کرنی

ہوگی۔

(ایضاً، ص ۷۶، عالمگیری ج ۱ ص ۲۶)

﴿26﴾ اگر عورت کو وضو کرنا ہے اور وہاں کوئی نا محرم مرد موجود ہے جس سے چھپا کر

ہاتھوں کا دھونا اور سر کا مسح نہیں کر سکتی تیمم کرے۔

(فتاویٰ رضویہ مخرجہ ج ۳ ص ۴۱۶)

یارب مصطفیٰ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں بار بار تیمم کے

مسائل پڑھنے، سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے اور سنتوں کے مطابق تیمم کرنے کی توفیق

عطا فرما۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گلابیٹہ گیا ہو تو....

پیاز کارس ایک تولہ (تقریباً 12 گرام)، شہد دو تولہ (تقریباً 25 گرام)

ملا کر گرم کر کے پینے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بیٹھی ہوئی آواز صاف

ہو جائیگی، مگر آشک (ایک چنسی بیماری) اور جُذام (یعنی کوڑھ) کے مریض کو اس

سے فائدہ نہیں ہوگا۔ (اپنے طبیب کے مشورے بغیر یہ علاج نہ کیجئے)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جواب اذان کا طریقہ

موتیوں کا تاج

الْقَوْلُ الْبَدِيع میں ہے، انتقال کے بعد حضرت سیدنا ابوالعباس احمد بن منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور کو اہل شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر پر موتیوں کا تاج سجائے جنتی لباس میں ملبوس ”شیراز“ کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں۔ خواب دیکھنے والے نے عرض کی: مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا: الْحَمْدُ لِلَّهِ عزوجل میں کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آ گیا کہ اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عزوجل نے میری مغفرت کردی اور مجھے تاج پہنا کر داخل جنت فرمایا۔ (الْقَوْلُ الْبَدِيع، ص ۲۰۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اذان کے جواب کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب مُؤَذِّنُ اللّٰهِ اَکْبِرُ اللّٰهِ اَکْبِرُ کہے تو تم میں سے کوئی اللّٰهُ اَکْبِرُ اللّٰهُ اَکْبِرُ کہے،

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پھر مُؤذِّن اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو وہ شخص اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے، پھر مُؤذِّن اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہے تو وہ شخص اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہے، پھر مُؤذِّن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے، پھر مُؤذِّن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے، پھر جب مُؤذِّن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو وہ شخص اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور جب مُؤذِّن لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور یہ شخص صدقِ دل سے لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو جنت میں داخل ہوگا۔“ (صَحِيح مُسْلِم، ص ۲۰۳ حدیث ۳۸۵)

مفسرِ شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”ظاہر یہ ہے کہ مِنْ قَلْبِهِ (یعنی صدقِ دل سے کہنے کا تعلق سارے جواب سے ہے یعنی اذان کا پورا جواب سچے دل سے دے کیونکہ بغیر اخلاص کوئی عبادت قبول نہیں۔“ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۱۲)

اذان کا جواب دینے والا جنتی ہو گیا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ اس پر لوگ مُتَعَجِب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ پُتانیچہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالیٰ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

عنها سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتائیے، تو اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضرور دیتے تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۰ ص ۴۱۲، ۴۱۳ ملخصاً) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ كِي اُنْ پَر رَحْمَتِ هُو** اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِين صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گنہ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا

مگر اے عفو ترے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اذان کا جواب اس طرح دیجئے

مُؤَذِّن صاحب کو چاہئے کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ**

اَللّٰهُ اَكْبَرُ دونوں مل کر (بغیر سکتہ کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) ایک کلمہ ہیں

دونوں کے بعد سکتہ کرے (یعنی چپ ہو جائے) اور سکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب

دینے والا جواب دے لے، (ذُرْمُخْنَار، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۶۶) جواب دینے والی اسلامی

بہن کو چاہئے کہ جب **مُؤَذِّن** صاحب **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہہ کر سکتہ کریں یعنی

خاموش ہوں اُس وقت **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہے۔ اسی طرح دیگر کلمات کا جواب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

رے۔ جب مُؤذِّن پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ کہے تو یہ کہے:-

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ترجمہ: آپ پر رُزُود ہو یا رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۸۴)

جب دوبارہ کہے تو یہ کہے:-

قُرَّةُ عَیْنِی بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (ایضاً) یا رسول اللہ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگالے آخر میں کہے:-

اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصْرِ۔ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ میری سننے اور دیکھنے کی

قُوَّت سے مجھے نفع عطا فرما۔ (ایضاً)

جو ایسا کرے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے اپنے پیچھے پیچھے جنت

(ایضاً)

میں لے جائیں گے۔

حَتَّى عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں (چاروں بار)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤذِّن نے جو کہا

وہ بھی کہے اور لا حول بھی) بلکہ مزید یہ بھی ملا لے:-

مَا شَاءَ اللّٰہُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو چاہا ہوا، جو

لَمْ يَكُنْ (دُرِّ الْمُحْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص نہیں چاہا نہ ہوا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں کہے:

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ۔ ترجمہ: تُو سچا اور نیکو کار ہے اور تُو نے حق کہا

(دُرِّمُخْتَار، ردُّ الْمُخْتَار ج ۲، ص ۸۳) ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”آذانِ بلال“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت

سے جوابِ اذان کے ۸ مَدَنی پھول

﴿1﴾ اذانِ نماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مثلاً بچہ پیدا ہوتے

وقت کی اذان۔ (ردُّ الْمُخْتَار ج ۲، ص ۸۲)

﴿2﴾ اذانِ سننے والے کیلئے اذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۵۷)

﴿3﴾ جُنُب (یعنی جسے جماع یا احتلام کی وجہ سے غسل کی حاجت ہو) بھی اذان کا جواب

دے۔ البتہ حیض و نفاس والی عورت، جماع میں مشغول یا جو قضاے حاجت میں ہوں

اُن پر جواب نہیں۔ (دُرِّمُخْتَار، ج ۲، ص ۸۱)

﴿4﴾ جب اذان ہو تو اتنی دیر کیلئے سلام و کلام اور جوابِ سلام اور تمام کام موقوف

کر دیجئے یہاں تک کہ تلاوت بھی، اذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے۔

(دُرِّمُخْتَار، ج ۲، ص ۸۶، ۸۷، عالمگیری، ج ۱، ص ۵۷)

فرضاً (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُعا و دُپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

﴿5﴾ اذان کے دوران چلنا، پھرنا، برتن، گلاس وغیرہ کوئی سی چیز اٹھانا، کھانا وغیرہ رکھنا، چھوٹے بچوں سے کھیلنا، اشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ موقوف کر دینا ہی مناسب ہے۔

﴿6﴾ جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۴۱، مکتبۃ المدینہ)

﴿7﴾ اگر چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (دُرِّ مُخْتَار، رَدُّ الْمُخْتَار، ج ۲، ص ۸۲)

﴿8﴾ اگر بوقتِ اذان جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے لے۔ (دُرِّ مُخْتَار، ج ۲، ص ۸۳، ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبلہ رخ بیٹھنے سے بینائی تیز ہوتی ہے

حضرت سیدنا امام شافعی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: چار

چیزیں آنکھوں کی (بینائی کی) تقویّت کا باعث ہیں: ﴿1﴾ قبلہ رخ بیٹھنا

﴿2﴾ سوتے وقت سُرْمہ لگانا ﴿3﴾ سبزے کی طرف نظر کرنا اور ﴿4﴾

لباس کو پاک و صاف رکھنا۔ (احیاء العلوم، ج ۲ ص ۲۷ دار صادر بیروت)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
مَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز کا طریقہ (حنفی)

ذُرُود شریف کی فضیلت

رسول اکرم، نور مجسم، رحمت عالم، شاہ بنی آدم، رسول مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص^۳ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔
عرض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا (۱) وہ شخص جو میرے امتی کی پریشانی کو دور کرے (۲) میری سقت کو زندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔

(الْبُدُورُ السَّافِرَةُ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ لِلْسَّيُوطِي ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! قرآن و حدیث میں نماز پڑھنے کے بے شمار فضائل اور نہ

پڑھنے کی سخت سزائیں وارد ہیں، پچنانچہ پارہ 28 سورۃ الْمُنَافِقُونَ کی آیت نمبر 9

میں ارشادِ ربّانی ہے:

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ
أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ
اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُونَ ①

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔ (پارہ ۲۸ المنافقون ۹)

حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں مفسرین کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پانچ نمازیں مراد ہیں، پس جو شخص اپنے مال یعنی خرید و فروخت، معیشت و روزگار، ساز و سامان اور اولاد میں مصروف رہے اور وقت پر نماز نہ پڑھے وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔ (کتاب الکبائر ص ۲۰)

قیامت کا سب سے پہلا سوال

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قَرَارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ حقیقتِ بُیاد ہے: ”قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اگر وہ دُرست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو وہ رُسا ہوا اور اس نے نقصان اٹھایا۔“ (کُنُزُ الْعَمَال، ج ۷ ص ۱۵ رقم ۱۸۸۸۳)

نمازی کیلئے نور

سرکارِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

والہ وسلم کا ارشادِ معظم ہے، ”جو شخص نماز کی حفاظت کرے، اس کے لیے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے، اس کے لیے بروز قیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ ہی نجات۔ اور وہ شخص قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

(مَحْمَعُ الزَّوَائِد ج ۲ ص ۲۱ حدیث ۱۶۱۱)

کون، کس کے ساتھ اٹھے گا!

اسلامی بہنو! حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں، بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: بے نمازی کو ان چار (فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف) کے ساتھ اس لیے اٹھایا جائے گا کہ لوگ عموماً دولت، حکومت، وزارت اور تجارت کی وجہ سے نماز کو ترک کرتے ہیں۔ جو حکومت کی مشغولیت کے سبب نماز نہیں پڑھے گا اُس کا خسر (یعنی اٹھایا جانا) فرعون کے ساتھ ہوگا، جو دولت کے باعث نماز ترک کریگا تو اُس کا قارون کے ساتھ خسر ہوگا، اگر ترک نماز کا سبب وزارت ہوگی تو فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ خسر ہوگا اور اگر تجارت کی مصروفیت کی وجہ سے نماز چھوڑے گا تو اس کو مکہ مکرمہ کے بہت بڑے کافر تاجر ابی بن خلف کے ساتھ بروز قیامت اٹھایا جائے گا۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

شدید زخمی حالت میں نماز

جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عرض کی گئی، اے امیر المؤمنین! نماز (کا وقت ہے) فرمایا: ”جی ہاں، سنئے! جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدید زخمی ہونے کے باوجود نماز ادا فرمائی۔ (ایضاً ص ۲۲)

ہزاروں سال عذابِ نار کا حقدار

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 158 تا 159 پر فرماتے ہیں: ایمان و تصحیح عقائد کے بعد جملہ حُقوقِ اللہ میں سب سے اہم و اعظم نماز ہے۔ جمعہ و عیدین یا بلا پابندی و بچگانہ پڑھنا ہرگز نجات کا ذمہ دار نہیں۔ جس نے قصداً ایک وقت کی چھوڑی ہزاروں برس جہنم میں رہنے کا مستحق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قصانہ کر لے، مسلمان اگر اُس کی زندگی میں اُسے یک لخت (یعنی بالکل) چھوڑ دیں اُس سے بات نہ کریں، اُس کے پاس نہ بیٹھیں، تو ضرور وہ اس کا سزاوار ہے۔ اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:

وَإِمَّا يُنَسِّبَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٦٨﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (پ ۷ الانعام ۶۸)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نماز پر نور یا تاریکی کے اسباب

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیع اُمّت، شہنشاہ نبوّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ”جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز کے لیے کھڑا ہو، اس کے رُکوع، سُجود اور قرأت (قرآن-ت) کو مکمل کرے تو نماز کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حفاظت کی۔ پھر اس نماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے چمک اور نور ہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نماز اُس نمازی کی شفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُکوع، سُجود اور قرأت مکمل نہ کرے تو نماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے ضائع کر دے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس نماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی (اندھیرا) چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اُس نمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

(کُنُزُ الْعُمَال، ج ۷ ص ۱۲۹، رقم ۱۹۰۴۹)

بُرے خاتمے کا ایک سبب

حضرت سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: حضرت سیدنا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہرہ و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

حَدِّیْہ بنِ یَمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رُکوع اور سُجود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ تو اُس سے فرمایا: ”تم نے جو نماز پڑھی اگر اسی نماز کی حالت میں انتقال کر جاؤ تو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی۔“ (صَحیحُ البُخاری ج ۱ ص ۲۸۴ حدیث ۸۰۸)

سُننِ نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: ”تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا: چالیس سال سے۔ فرمایا: تم نے چالیس سال سے بالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دینِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر نہیں مرو گے۔ (سُننِ النَّسائی ص ۲۲۵ حدیث ۱۳۰۹)

نماز کا چور

حضرت سیدنا ابوقتاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پسینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا فرمانِ باقرینہ ہے:

”لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے“، غرض کی گئی، ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟“ فرمایا:

”(اس طرح کہ) رُکوع اور سُجود پورے نہ کرے۔“

(مُسْنَدِ امام احمد بن حنبل، ج ۸، ص ۳۸۶، حدیث ۲۲۷۰۵)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

چور کی دو قسمیں

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الممتان اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہو امال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے کیوں کہ مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا اس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور اللہ عزوجل کا حق، یہ حالت ان کی ہے جو نماز کو ناقص پڑھتے ہیں اس سے وہ لوگ درسِ عبرت حاصل کریں جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج ۲ ص ۷۸)

اسلامی بہنو! اول تو لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے ہیں ان کی اکثریت سنتیں سیکھنے کے جذبے کی کمی کے باعث آج کل صحیح طریقے سے نماز پڑھنے سے محروم رہتی ہے۔ یہاں مختصر نماز پڑھنے کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے۔ برائے مہربانی! بہت زیادہ غور سے پڑھئے اور اپنی نمازوں کی اصلاح فرمائیے:

اسلامی بہنوں کی نماز کا طریقہ (حنفی)

باؤٹو قبلہ رو اس طرح کھڑی ہوں کہ دونوں پاؤں کے بیچوں میں چار

انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیے اور چادر سے باہر نہ نکالئے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر صبح اور دو مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہاتھوں کی انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی حالت پر (NORMAL) رکھے اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں نظر سجدہ کی جگہ ہو۔ اب جو نماز پڑھنی ہے اُس کی نیت یعنی دل میں اس کا پکا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زیادہ لہجہ ہے (مثلاً نیت کی میں نے آج کی ظہر کی چار رکعت فرض نماز کی) اب تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر (یعنی اللہ سب سے بڑا ہے) کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیے اور اُلٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اسکے اوپر سیدھی ہتھیلی رکھے۔ اب اس طرح ثناء پڑھئے:

پاک ہے تُو اے اللہ عز و جل اور میں تیری حمد کرتا (کرتی) ہوں، تیرا نام بَرکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے بوا کوئی معبود نہیں۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
وَبَارِكْ لِسَمْعِكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

پھر تَعَوُّذ پڑھئے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا (آتی) ہوں شیطانِ مردود سے۔

پھر تَسْمِيہ پڑھئے:

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرمانِ معصوم (علیہ السلام) جو مجھ پر روزِ جمعہ روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

پھر مکمل سورۃ فاتحہ پڑھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ①
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ②
مِلَّتِ يَوْمَ الدِّينِ ③
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ ④ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيمَ ⑤ صِرَاطَ الَّذِينَ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ⑥ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّالِّينَ ⑦

ترجمہ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ
عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔
بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک
ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔
ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تُو
نے احسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب ہوا
اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سورۃ فاتحہ ختم کر کے آہستہ سے **سَمِیع** کہئے۔ پھر تین آیات یا ایک بڑی
آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سورت مثلاً سورۃ اخلاص پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ①
اللَّهُ الصَّمَدُ ②
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ③
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ④

ترجمہ کنز الایمان: اللہ عزوجل کے
نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ تم
فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے
نیاز ہے۔ نہ اُسکی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے
پیدا ہوا۔ اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اب اللہ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے۔ رُکوع میں تھوڑا جھکئے
یعنی اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زور نہ دیجئے اور گھٹنوں کو نہ پکڑیے اور انگلیاں ملی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزدِ پاک پڑھو، نیک تمہارا مجھ پر دُزدِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے مت کیجئے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۷۴) کم از کم تین بار رکوع کی تسبیح یعنی **سُبْحَنَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ** (یعنی پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار) کہئے۔ پھر **تَسْمِيع** (تس - تسبیح) یعنی **سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**۔ (یعنی اللہ عزوجل نے اُس کی سن لی جس نے اُس کی تعریف کی) کہتے ہوئے بالکل سیدھی کھڑی ہو جائیے، اس کھڑے ہونے کو قُومہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد کہئے: **اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ** (اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اس طرح سجدے میں جائیے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح سر رکھے کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھے کہ ناک کی صرف نوک نہیں بلکہ ہڈی لگے اور پیشانی زمین پر ختم جائے، نظر ناک پر رہے، سجدہ سمٹ کر کیجئے یعنی بازو کروٹوں سے، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیجئے، اور دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیجئے۔ اب کم از کم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی **سُبْحَنَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** (پاک ہے میرا پروردگار سب سے بلند) پڑھئے پھر سر اس طرح اٹھائیے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیجئے اور الٹی سرین پر بیٹھئے اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور الٹا ہاتھ الٹی ران کے بیچ میں رکھے۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ پھر کم از کم ایک بار **سُبْحَنَ اللّٰہ** کہنے کی مقدار ٹھہریے (اس وقفے میں **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي** یعنی اے اللہ عزوجل میری مغفرت فرما کہہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

لینا مُسْتَحَب ہے) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے سجدے ہی کی طرح دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اُسی طرح پہلے سر اٹھائیے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑی ہو جائیے۔ اُٹھتے وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگائیے۔ یہ آپ کی ایک رُکعت پوری ہوئی۔ اب دوسری رُکعت میں بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر اَلْحَمْد اور سُورۃ پڑھئے اور پہلے کی طرح رُکوع اور سجدے کیجئے دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیجئے اور اُلٹی سُرین پر بیٹھئے اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران کے بیچ میں رکھئے دُور رُکعت کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا قَعْدہ کہلاتا ہے۔ اب قعدہ میں تَشْهَد (ت۔ شہ۔ ہُد) پڑھئے:

اَلشَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ وَ
الطَّیِّبٰتُ اِلَیْکَ اَیُّہَا
النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا
اللہِ الصَّلِیْحِیْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَا
اِلَہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ

تمام قُوی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ عزَّ وَّجَلَّ ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا (دیتی) ہوں کہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا (دیتی) ہوں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسکے بندہ اور رسول ہیں۔

جب تَشْهَد میں لفظ لا کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط ہمارا ہوتا ہے۔

اور اُنگوٹھے کا حلقہ بنا لیجئے اور چھنکلیا (یعنی چھوٹی اُنکلی) اور بُنصر یعنی اس کے برابر والی اُنکلی کو ہتھیلی سے ملا دیجئے اور (أَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کہتے ہی کلمے کی اُنکلی اُٹھائیے مگر اس کو ادھر ادھر مت ہلایئے اور لفظِ اَلَا پر گرا دیجئے اور فوراً سب اُنکلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو سے زیادہ رُکعتیں پڑھنی ہیں تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائیئے۔ اگر فرض نماز پڑھ رہی ہیں تو تیسری اور چوتھی رُکعت کے قیام میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اَلْحَمْدُ شریف پڑھئے، سورت ملانے کی ضرورت نہیں۔ باقی اُفعال اسی طرح بجالائیئے اور اگر سُنّت و نفل ہوں تو سورۃ فَلَاحَہ کے بعد سورت بھی ملائیئے پھر چار رُکعتیں پوری کر کے قَعْدَہ اَخِیرَہ میں تَشْہِد کے بعد رُودِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھئے:-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرٰهَیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهَیْمَ
اِنَّکَ حَبِیْبٌ مَّجِیْدٌ

اے اللہ! غُزُو جَل رُود بھیج (ہمارے سردار)
محمد پر اور انکی آل پر جس طرح تُو نے درود
بھیجا (سیدنا) ابراہیم پر اور انکی آل پر۔ بیشک تُو
سُراہا ہوا بڑا رُک ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرٰهَیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهَیْمَ
اِنَّکَ حَبِیْبٌ مَّجِیْدٌ

اے اللہ! غُزُو جَل برکت نازل کر
ہمارے سردار محمد پر اور انکی آل پر جس
طرح تُو نے برکت نازل کی (سیدنا) ابراہیم
اور انکی آل پر بیشک تُو سُراہا ہوا بڑا رُک ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرد پاک پڑھو، شک تمہارا مجھ پر دُرد پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

پھر کوئی سی دُعائے ماثورہ (قرآن و حدیث کی دعا کو دعائے ماثورہ کہتے ہیں) پڑھئے، مثلاً یہ دُعائے پڑھ لیجئے:

(اے اللہ عزَّوَجَلَّ) ترجمۂ کنز الایمان :
 اے رب ہمارے ہمیں دُنیا میں بھلائی
 دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے
 اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

(اللَّهُمَّ) رَبَّنَا اتِنَا فِي الدُّنْيَا
 حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
 وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲۱)
 (بَابُ الْبَقْرَةِ ۲۰۱)

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں (سیدھے) کندھے کی طرف منہ کر کے
 اَلْسَلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہئے اور اسی طرح بائیں (اُلے) طرف۔ اب نماز ختم
 ہوئی۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۳، ص ۷۲-۷۵ وغیرہ)

مُتَوَجِّہ ہوں !

اسلامی بہنو! دیئے ہوئے اس طریقہ نماز میں بعض باتیں فرض ہیں کہ
 اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ
 کرنا اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھٹنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض
 سُنَّتِ مُؤَكَّدہ ہیں کہ جس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ ہے اور بعض مُسْتَحَب
 ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ (ایضاً ص ۷۵)

ترجمہ مصنف: (علی بن ابی طالب علیہ السلام) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

”یا اللہ“ کے چہ حُرُوفِ

کی نسبت سے نماز کی 6 شرائط

﴿1﴾ طہارت: نمازی کا بدن لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہی ہے اُس جگہ کا

ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔ (شرح الوقایۃ، ج ۱ ص ۱۵۶)

﴿2﴾ سترِ عورت: اسلامی بہن کے لئے ان پانچ اعضاء منہ کی ٹکلی،

دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے (

رد المحتار، ج ۲، ص ۹۵) البتہ اگر دونوں ہاتھ (کتوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر

ہوں تو ایک مفتی یہ قول پر نماز درست ہے ﴿اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے

بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا چلڈ (یعنی چڑی) کا رنگ

ظاہر ہو نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ ۳ ص ۴۸، فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۸) ﴿آج کل

باریک کپڑوں کا رواج بڑھتا جا رہا ہے، ایسا کپڑا پہننا جس سے سترِ عورت نہ

ہو سکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳ ص ۴۸) ﴿ذبیض (یعنی

موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چرکا ہوا ہو کہ دیکھنے سے

عُضُو کی ہیئت (ہے۔ اٹ یعنی شکل و صورت اور گولائی وغیرہ) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے

کپڑے سے اگرچہ نماز ہو جائیگی مگر اُس عُضُو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔

(رد المحتار ج ۲ ص ۱۰۳) ایسا لباس لوگوں کے سامنے پہننا منع ہے اور عورتوں کے لئے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

بدرجہ اولیٰ ممانعت۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۴۸) بعض اسلامی بہنیں مکمل وغیرہ کی باریک چادر نماز میں اوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی (کالک) چمکتی ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اعضاء کا رنگ نظر آتا ہے ایسے لباس میں بھی نماز نہیں ہوتی۔

﴿3﴾ **اِسْتِقْبَالِ قِبْلَہ** یعنی نماز میں قبلہ (کعبہ) کی طرف منہ کرنا ﴿نمازی نے بلا عذر شرعی جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گئی نماز فاسد ہو گئی﴾ (یعنی ٹوٹ گئی) اور اگر بلا قصد (یعنی بلا ارادہ) پھر گئی اور بقدر تین بار ”سُبْحَنَ اللّٰہ“ کہنے کے وقفے سے پہلے واپس قبلہ رخ ہو گئی تو فاسد نہ ہوئی (یعنی نہ ٹوٹی) (مُنِیۃُ الْمُصَلِّی ص ۱۹۳ البحر الرائق ج ۱ ص ۴۹۷) ﴿اگر صرف منہ قبلے سے پھراتو واجب ہے کہ فوراً قبلے کی طرف منہ کر لے اور نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر﴾ (یعنی بغیر مجبوری کے) ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے (المرجع السابق) ﴿اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلے کی شناخت (یعنی پہچان) کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو تَحَرُّی (ت۔ حر۔ ری) کیجئے یعنی سوچئے اور جدھر قبلہ ہونا دل پر تجھے اُدھر ہی رخ کر لیجئے آپ کے حق میں وہی قبلہ ہے۔﴾ (دُرِّمُخَار، رَفَعُ الْمُخَار ج ۲ ص ۱۴۳ دارالمعرفة بیروت) ﴿تَحَرُّی کر کے نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلے کی طرف نماز نہیں پڑھی، نماز ہو گئی لوٹانے کی حاجت نہیں۔﴾ (تَنْوِیۃُ الْاَبْصَار ج ۲ ص ۱۴۳)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ صبح اور جس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

✽ ایک اسلامی بہن تَحَرّی کر کے (سوچ کر) نماز پڑھ رہی ہو دوسری اس کی دیکھا دیکھی اُسی سمت نماز پڑھے گی تو نہیں ہوگی دوسری کے لئے بھی تَحَرّی کرنے کا حکم ہے۔
(ردّالمُحتار، ج ۲، ص ۱۴۳)

﴿4﴾ وَقْتُ: یعنی جو نماز پڑھنی ہے اُس کا وَقْتُ ہونا ضروری ہے۔ مثلاً آج کی نمازِ عصر ادا کرنی ہے تو یہ ضروری ہے کہ عصر کا وَقْتُ شروع ہو جائے اگر وَقْتُ عَصْرِ شروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ ✽ نظامُ الاوقات کے نقشے عموماً مل جاتے ہیں ان میں جو مُستند توقّیت داں (تَو۔ قِیت۔ داں یعنی وَقْتُ کا علم رکھنے کے ماہر) کے مُرتّب کردہ اور علمائے اہلسنت کے مُصدّقہ (تصدیق شدہ) ہوں ان سے نمازوں کے اوقات معلوم کرنے میں سہولت رہتی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر تقریباً دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے نمازوں اور سحر و افطار کا نظامُ الاوقات موجود ہے۔ ✽ اسلامی بہنوں کے لئے اَوَّل وَقْتُ میں نمازِ فجر ادا کرنا مُستَحَب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ اسلامی بھائیوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے پھر پڑھیں۔
(ردّالمُحتار، ج ۲، ص ۳۰)

تین اوقات مَكْرُوہہ: (۱) طُلُوعِ آفتاب سے لے کر کم از کم بیس منٹ بعد تک (۲) غُرُوبِ آفتاب سے کم از کم بیس منٹ پہلے (۳) نِصْفُ النَّہَار یعنی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

صُحُوہ کُبریٰ سے لے کر زوالِ آفتاب تک۔ ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا۔ ہاں اگر اس دن کی نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی اور مکڑ وہ وقت شروع ہو گیا تو پڑھ لے البتہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۲، ذرِ مختار، ردّ المحتار ج ۲ ص ۳۷، بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۲)

نمازِ عصر کے دوران مکروہ وقت آجائے تو؟

غروبِ آفتاب سے کم سے کم 20 منٹ قبل نمازِ عصر کا سلام پھر جانا چاہئے جیسا کہ میرے آقا علی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”نمازِ عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے پہلے ختم ہو جائے۔“ (فتاویٰ رضویہ مخرّجہ ج ۵ ص ۱۵۶) پھر اگر اس نے احتیاط کی اور نماز میں تطویل (تط۔ ویل) کی (یعنی طول دیا) کہ وقتِ کراہت وِشَط (یعنی دورانِ) نماز میں آ گیا جب بھی اس پر اعتراض نہیں۔“ (ایضاً ص ۱۳۹)

﴿5﴾ نیت: نیتِ دل کے پکے ارادے کا نام ہے۔ (تَنْوِیْرُ الْأَبْصَارِ ج ۲ ص ۱۱۱)

❖ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں البتہ دل میں نیت حاضر ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۵) عَرَبی میں کہنا بھی ضروری نہیں

اُرْدُو وغیرہ کسی بھی زبان میں کہہ سکتے ہیں۔ (مُلَخَّصُ اَزْ ذَرِ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۱۱۳) ❖

نیت میں زبان سے کہنے کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کی نیت ہو اور زبان سے

﴿مَنْ صَلَّى صَلَاتَهُ﴾ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

لفظِ عصر نکلا تب بھی ظہر کی نماز ہو گئی۔ (ایضاً ص ۱۱۲) **نیت** کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھتی ہو؟ تو فوراً بتا دے۔ اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گی تو نماز نہ ہوئی۔ (ایضاً ص ۱۱۳) **فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتی ہوں۔** (ذکر مختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۱۷) **اصح** (یعنی درست ترین) یہ ہے کہ نفل، سنت اور تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی متابعت (یعنی پیروی) کی نیت کرے، اس لئے کہ بعض مشائخ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام ان میں مطلق نماز کی نیت کو نا کافی قرار دیتے ہیں۔ (مُنْبِیُّ الْمُصَلِّی ص ۲۲۵) **نماز نفل میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔** (ذکر مختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۱۶) **یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ شریف کی طرف ہے شرط نہیں۔** (ذکر مختار، ج ۲ ص ۱۲۹) **واجب میں واجب کی نیت کرنا ضروری ہے اور اسے مُعَيَّن بھی کیجئے مثلاً نذر، نماز بعد طواف (واجب الطواف) یا وہ نفل نماز جس کے ٹوٹ جانے سے یا جس کو توڑ ڈالنے سے اُس کی قضا واجب ہو جاتی ہے **سجدہ شکر** اگرچہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ میں سجدہ شکر کرتی ہوں۔** (ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۰) **سجدہ مسنونہ** میں بھی ”صاحب نہر الفائق“ کے نزدیک نیت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ضروری ہے (ایضاً) یعنی اُس وقت دل میں یہ نیت ہو کہ میں سجدہ سہو کرتی ہوں۔

﴿6﴾ **تکبیر تحریمہ**: یعنی نماز کو ”اللہ اکبر“ کہہ کر شروع کرنا

ضروری ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۷۷)

”بسم اللہ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے نماز کے 7 فرائض

﴿1﴾ تکبیر تحریمہ ﴿2﴾ قیام ﴿3﴾ قراءت (قراءت) ﴿4﴾ رُکوع

﴿5﴾ سُجود ﴿6﴾ قَعْدَةُ آخِرَہ ﴿7﴾ خُرُوجِ بِصْنَعِہ۔

(دُرِّ مُختار، ج ۲، ص ۱۵۸-۱۷۰، بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۷۵)

﴿1﴾ **تکبیر تحریمہ**: درحقیقت تکبیر تحریمہ (یعنی تکبیرِ اولی) شرائطِ نماز

میں سے ہے مگر نماز کے افعال سے بالکل ملی ہوئی ہے اس لئے اسے نماز کے فرائض

سے بھی شمار کیا گیا ہے۔ (غنیہ ص ۲۵۶) جو اسلامی بہن تکبیر کے تَلْفُظ پر قادر نہ

ہوں مثلاً گونگی ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو گئی ہو اُس پر تَلْفُظ لازم نہیں، دل میں

ارادہ کافی ہے۔ (دُرِّ مُختار، ج ۲، ص ۲۲۰) ﴿ لَفِظِ اللّٰہِ کَوُ اللّٰہِ ”یا اکبر کو اکبر یا

”اکبار“ کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنی فاسدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافر

(دُرِّ مُختار، ج ۲، ص ۲۱۸)

ہے۔

﴿2﴾ **قیام**: ﴿ کی کی جانب قیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم سرسین (میںہماہ) پر زرد پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھی کھڑی ہو۔ (فَرِيحَتَار، وَذُلْمُحْتَار ج ۲ ص ۱۶۳) ❀

قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قراءت ہے۔ بَقْدَرِ قراءتِ فرض قیام بھی فرض، بَقْدَرِ واجب واجب، اور بَقْدَرِ سُنَّتِ سُنَّت۔ (ایضاً) ❀ فرض، وِثْر اور سُنَّتِ فَجْرِ میں قیام فرض ہے۔ اگر بلا عذرِ صحیح کوئی یہ نمازیں بیٹھ کر ادا کرے گی تو نہ ہوں گی۔

(ایضاً) ❀ کھڑی ہونے سے محض کچھ تکلیف ہو نا عذر نہیں بلکہ قیام اُس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑی نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑی ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا سِرُّ کھلتا ہے یا قراءت سے مجبورِ محض ہو جاتی ہے۔ یوہیں کھڑی ہو سکتی ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھی ہوگی یا ناقابلِ برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیہ، ص ۲۶۱-۲۶۷) ❀ اگر عَصَا (یا بیساکھی) خادمہ یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑے ہونا ممکن ہے تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر پڑھے (غنیہ، ص ۲۶۱) ❀ اگر صرف اتنا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہہ لے گی تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہہ لے اور اب کھڑے رہنا ممکن نہیں تو بیٹھ جائے۔ (ایضاً ص ۲۶۲)

خبردار! بعض اسلامی بہنیں معمولی سی تکلیف (یا زخم) کی وجہ سے فرض نمازیں بیٹھ کر پڑھتی ہیں وہ اس حکم شرعی پر غور فرمائیں، جتنی نمازیں قدرتِ قیام کے باوجود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹنا فرض ہے۔ اسی طرح ویسے ہی کھڑی نہ رہ سکتی تھیں مگر عَصَا یا دیوار یا خادمہ کے سہارے کھڑے ہونا ممکن

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

تھا مگر بیٹھ کر پڑھتی رہیں تو ان کی بھی نمازیں نہ ہوئیں ان کا لوٹنا فرض ہے۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۷۹)

❁ کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے

ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف (یعنی آدھا

ثواب) ہے (صَحیحِ مُسْلِم، ص ۳۷۰ حلیہ ۷۳۰) اور عذر (مجبوری) کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو

ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو اُن کا خیال غلط

ہے۔ وِثَر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں اُن کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر

پڑھنا افضل ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۱۹)

﴿۳﴾ قِرَاءَت: ﴿قِرَاءَتِ اس کا نام ہے کہ تمام حُرُوفِ مَخَارِج سے ادا کئے

جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر مُمْتَاز (نمایاں) ہو جائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

❁ آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضروری ہے کہ خود سُن لے۔ (ایضاً) ❁ اگر حُرُوفِ تَوَحُّج

ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی رُکاوٹ مثلاً شور و غل یا ثَقْلِ سَمَاعَت (یعنی

بہرہٴ سن یا اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (ایضاً) ❁ اگرچہ خود سننا ضروری

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہرے دو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ہے مگر یہ بھی احتیاط رہے کہ ستر (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اسی طرح تسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھئے ﴿نماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یا پڑھنا مقرر کیا ہے اس سے بھی یہی مراد ہے کہ کم از کم اتنی آواز ہو کہ خود سن سکے مثلاً جانور ذبح کرنے کے لئے اللہ عزوجل کا نام لینے میں اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے۔ (ایضاً) دُرود شریف وغیرہ اور اد پڑھتے ہوئے بھی کم از کم اتنی آواز ہونی چاہئے کہ خود سن سکے جبھی پڑھنا کہلائے گا ﴿مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وِثْر، سُنن اور نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر فرض ہے۔ (مَراقی الفلاح ص ۲۲۶) ﴿فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسد ہوگئی۔ (علمگیری ج ۱ ص ۶۹) ﴿فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں مُوسَّط (یعنی درمیانہ) انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے، اس لئے کہ ترتیل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ (فَرْمُختار، ردالمُختار ج ۲ ص ۳۲۰)

حُرُوف کی صحیح ادائیگی ضروری ہے

اکثر لوگ ”ط ت س ص ث اء ع ہ ح اور ض ذ ظ“ میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حروف بدل جانے سے اگر معنی فاسد ہو گئے تو نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت، حصہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

ص ۱۲۵) مثلاً جس نے ”سُبْحَنَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ میں ”عَظِيمِ“ کو ”عَزِيمِ“ (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہذا جس سے ”عَظِيمِ“ صحیح ادا نہ ہو وہ ”سُبْحَنَ رَبِّيَ الْكَرِيمِ“ پڑھے۔ (قانونِ شریعت، حصہ اول، ص ۱۰۵، ردُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۲۴۲)

خبردار! خبردار! خبردار!

جس سے حُرُوف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیرِ مُشَق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن پوری کوشش کرے اور وہ آیتیں پڑھے جس کے حُرُوف صحیح ادا کر سکتی ہو۔ اور یہ صورت ناممکن ہو تو زمانہ کوشش میں اس کی نماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۳۸، ۱۳۹ مُلَخَّصاً) جس نے رات دن کوشش کی مگر سیکھنے میں ناکام رہی جیسے بعض اسلامی بہنوں سے صحیح حُرُوف ادا ہوتے ہی نہیں اس کے لئے لازمی ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشش کرے اور زمانہ کوشش میں وہ معذور ہے اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۵۴)

مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ

اسلامی بہنو! آپ نے قرأت کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگالیا ہوگا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

واقعی وہ مسلمان بڑے بد نصیب ہیں جو دُرست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتے۔
 الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے
 بے شمار مدارس بنام مدرّسۃ المدینہ قائم ہیں ان میں مدنی مئوں اور مدنی مئوں
 کو قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ نیز بالغات کو حروف کی صحیح
 ادائیگی کے ساتھ ساتھ سنتوں کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ کاش! تعلیمِ قرآن کی گھر
 گھر دھوم پڑ جائے۔ کاش! ہر وہ اسلامی بہن جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتی ہے وہ
 دوسری اسلامی بہن کو سکھانا شروع کر دے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیم
 قرآن کی بہار آ جائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا
 انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہو جائے

تلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہو جائے

﴿4﴾ رُکُوع: رُکوع میں تھوڑا جھکے یعنی اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیجئے زور نہ

دیجئے اور گھٹنوں کو نہ پکڑیئے اور انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے اسلامی

بھائیوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴ وغیرہ)

﴿5﴾ سُجُود: سلطانِ مکّہ مکرمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا

فرمانِ عظمت نشان ہے: مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، منہ اور دونوں ہاتھ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرد پاک نہ پڑے۔

اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنچے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔ (صحیح مسلم ص ۲۵۳ ح ۴۹۰) ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۸۱)

سجدے میں پیشانی جمناضوری ہے۔ جمنے کے معنی یہ ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ پیشانی نہ جمنی تو سجدہ نہ ہوگا۔ (ایضاً ص ۸۱، ۸۲) کسی نرم چیز مثلاً گھاس (جیسا کہ باغ کی ہریالی) رُوئی یا (نوم کے گدیے یا) قالین (CARPET) وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۷۰) کمافی دار (یعنی اسپرنگ والے) گدے پر پیشانی خوب نہیں جمتی لہذا نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۸۲)

کارپیٹ کے نقصانات

کارپیٹ سے ایک تو سجدے میں دُشواری ہوتی ہے، نیز صحیح معنوں میں اس کی صفائی نہیں ہو پاتی لہذا دُھول وغیرہ جمع ہوتی اور جراثیم پرورش پاتے ہیں، سجدہ میں سانس کے ذریعہ جراثیم، گرد وغیرہ اندر داخل ہو جاتے ہیں، کارپیٹ کا رُواں پھینچروں میں جا کر چپک جانے کی صورت میں معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کینسر کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ بسا اوقات بچے کارپیٹ پر قے یا پیشاب وغیرہ کر ڈالتے، ہلکیاں گندگی کرتیں، پُچو ہے اور چھپکلیاں مینگنیاں کرتے ہیں۔ کارپیٹ ناپاک ہو جانے کی صورت میں عموماً پاک کرنے کی زحمت بھی نہیں کی جاتی۔ کاش! کارپیٹ بچھانے کا رواج ہی

ترجمہ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ختم ہو جائے۔

کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ

کارپیٹ (CARPET) کا ناپاک حصہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکائیے حتیٰ کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے گا تو کارپیٹ پاک ہو جائے گا۔ پکائی، چمڑے کے چپل اور مٹی کے برتن وغیرہ جن چیزوں میں پتلی نجاست جذب ہو جاتی ہو اسی طریقے پر پاک کیجئے۔ ایسا نازک کپڑا کہ نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو وہ بھی اسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مثلاً دریا، نہر میں یا پائپ یا ٹونٹی کے جاری پانی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظنِ غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہو گاتب بھی پاک ہو جائے گا۔ کارپیٹ پر بچہ پیشاب کر دے تو اُس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے بچے یا بچی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 2 صفحہ 118 تا 127 کا مطالعہ فرمائیجئے۔)

﴿6﴾ قَعْدَةُ آخِرِهِ: یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک

بیٹھنا کہ پوری تَشَهُّد (یعنی پوری التَّحِيّات) رَسُوْلُهُ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۷۰) چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت (رکعت) کے بعد

ترجمہ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُز و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

قُعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھی تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھی اور چوتھی کا سجدہ کر لیا ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رُکعت مزید ملائے۔ (غنیہ، ص ۲۹۰)

﴿7﴾ خُرُوجِ بَضْنَعِه: یعنی قُعدہ اُخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قُصداً (یعنی اراداً) کرنا جو نماز سے باہر کر دے۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قُصداً (یعنی ارادہ) پایا گیا تو نماز واجب الاِعادہ ہوگی۔ اور اگر بلا قُصد (بلا ارادہ) کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۸۴)

”سیدتنا سکینہ بنتِ شہنشاہِ کربلا“ کے پچیس حُرُوف
کسی نسبت سے تقریباً 25 واجبات

﴿1﴾ تفسیر تحریمہ میں لفظ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا **﴿2﴾** فرضوں کی تیسری اور چوتھی رُکعت (رُک - عت) کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رُکعت میں اَلْحَمْدُ شریف پڑھنا، سورت ملانا یا قرآنِ پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا **﴿3﴾** اَلْحَمْدُ شریف کا سورت سے پہلے پڑھنا **﴿4﴾** اَلْحَمْدُ شریف اور سورت کے درمیان ”اٰمِیْن“ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا **﴿5﴾** قراءت کے فوراً بعد رُکوع کرنا **﴿6﴾** ایک سجدے

خود میں مصنفہ (علی اللہ تعالیٰ علیہ الرحمہ وسلم) جب تم ٹرکٹن (میں سلام) پر دُور دُور پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا ﴿7﴾ تَعْدِيلُ اَرْكَانٍ یعنی رُکوع، سُجود، قُومہ اور جُلُسہ میں کم از کم ایک بار ”سُبْحَنَ اللّٰہ“ کہنے کی مقدار ٹھہرنا ﴿8﴾ قُومہ یعنی رُکوع سے سیدھی کھڑی ہونا (بعض اسلامی بہنیں کمر سیدھی نہیں کرتیں اس طرح ان کا واجب چھوٹ جاتا ہے) ﴿9﴾ جُلُسہ یعنی دُوسجدوں کے درمیان سیدھی بیٹھنا (بعض اسلامی بہنیں جلد بازی کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی دُوسرے سجدے میں چلی جاتی ہیں اس طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے چاہے کتنی ہی جلدی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نماز مکروہ تحریمی واجب الایعادہ ہوگی) ﴿10﴾ قَعْدَةُ اُولٰی واجب ہے اگرچہ نماز نفل ہو (نفل میں چار یا اس سے زیادہ رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھنا چاہیں تب ہر دُور رکعت کے بعد قعدہ کرنا فرض ہے اور ہر قعدہ ”قَعْدَةُ اٰخِرَةٍ“ ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑی ہو گئیں تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کر لے لوٹ آئیں اور سجدہ سہو کریں۔) ﴿11﴾ اگر نفل کی تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو چار پوری کر کے سجدہ سہو کرے، سجدہ سہو اس لئے واجب ہوا کہ اگرچہ نفل میں ہر دُور رکعت کے بعد قعدہ فرض ہے مگر ”تیسری یا پانچویں (علیٰ ہذا القیاس یعنی اس پر قیاس کرتے ہوئے) رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد قعدہ اُولٰی فرض کے بجائے واجب ہو گیا۔ (حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص ۶۶ ملخصاً) ﴿12﴾ فرض و تراویح اور سنت مؤکدہ میں تَشْہِد (یعنی التَّحِیَّات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا ﴿13﴾ دونوں قعدوں میں ”تَشْہِد“ مکمل پڑھنا۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدہ سہو واجب

فَوَمِنَ مَحْطَاتِهِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ہوگا ﴿14﴾ فرض، وتر اور سنت مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں تَشَهُّد کے بعد اگر بے خیالی

میں ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ يَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا“ کہہ لیا تو سجدہ سُنْوَ

واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجب ہے (ذُرْمُخْتَار، ج ۲، ص ۲۶۹)

﴿15﴾ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ ”السَّلَامُ“ دونوں بار واجب ہے۔

لفظ ”عَلَيْكُمْ“ واجب نہیں بلکہ سنت ہے ﴿16﴾ وتر میں تکبیر قنوت کہنا ﴿17﴾

وتر میں دُعائے قنوت پڑھنا ﴿18﴾ ہر فرض و واجب کا اُس کی جگہ ہونا ﴿19﴾

رُکوع ہر رُکعت میں ایک ہی بار کرنا ﴿20﴾ سجدہ ہر رُکعت میں دو ہی بار کرنا ﴿21﴾

دوسری رُکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا ﴿22﴾ چار رُکعت والی نماز میں تیسری رُکعت

پر قعدہ نہ کرنا ﴿23﴾ آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا ﴿24﴾ سجدہ سُنْوَ

واجب ہوا ہو تو سجدہ سُنْوَ کرنا ﴿25﴾ دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے

درمیان تین تسبیح کی قدر (یعنی تین بار ”سُبْحَنَ اللّٰہ“ کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۸۵-۸۷، ذُرْمُخْتَار، ردُّ الْمُخْتَار ج ۲، ص ۱۸۴-۲۰۳)

”اُمّ ہانی“ کے چھ حُرُوف کی نسبت

سے تکبیر تحریمہ کی 6 سنّتیں

﴿1﴾ تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا ﴿2﴾ ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر

(Normal) چھوڑنا، یعنی نہ بالکل ملائیے نہ ان میں تناؤ پیدا کیجئے ﴿3﴾ ہتھیلیوں اور

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

انگلیوں کا پیٹ قبلہ رُو ہونا ﴿4﴾ تکبیر کے وقت سر نہ جھکانا ﴿5﴾ تکبیر شروع کرنے سے پہلے ہی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھالینا ﴿6﴾ تکبیر کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا سکت ہے (تکبیرِ اولیٰ کے بعد فوراً باندھ لینے کے بجائے ہاتھ لٹکا دینا یا کہنیاں پیچھے کی طرف جھلانا، سکت سے ہٹ کر ہے)

(بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۸۸-۹۰)

”خَدِيجَةُ الْكُبْرَىٰ“ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے قیام کی 11 سُنَّتیں

﴿1﴾ اُلٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اسکے اوپر سیدھی ہتھیلی رکھے۔ (غنیہ ص ۳۰۰) ﴿2﴾ پہلے ثناء ﴿3﴾ پھر تَعَوُّذ (ت-عَو-وُذ) یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا ﴿4﴾ پھر تَسْمِيَّہ (تس-م-یہ) یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا ﴿5﴾ ان تینوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد کہنا ﴿6﴾ ان سب کو آہستہ پڑھنا ﴿7﴾ امین کہنا ﴿8﴾ اس کو بھی آہستہ کہنا ﴿9﴾ تکبیر اولیٰ کے فوراً بعد ثناء پڑھنا ﴿10﴾ تَعَوُّذِ صُرف پہلی رُکعت میں ہے اور ﴿11﴾ تَسْمِيَّہ ہر رُکعت کے شروع میں سنت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳ ص ۹۰-۹۱)

”محمد“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے رُکُوع کی 4 سُنّتیں

﴿۱﴾ زُکُوعَ کِلَیْلِ اللّٰہِ اکبر کہنا (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۹۳) ﴿۲﴾ اسلامی

﴿فرمان مصطفیٰ﴾: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بہن کیلئے رُکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا سنت ہے (ایضاً)

﴿3﴾ رُکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اتنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے فقط ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے اسلامی بھائیوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے

(عالمگیری، ج ۱ ص ۷۴) ﴿4﴾ بہتر یہ ہے کہ جب رُکوع کیلئے جھکنا شروع کرے اللہ اکبر کہتی ہوئی رُکوع کو جائے اور ختم رُکوع پر تکبیر ختم کرے (ایضاً) اس مسافت (یعنی قیام سے رُکوع میں پہنچنے کے فاصلے) کو پورا کرنے کیلئے اللہ کی لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۹۳) اگر اللہ یا اکبر یا اکبار کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ذُرْمُخْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲ ص ۲۱۸) رُکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا۔ (بہار شریعت، حصہ ۳ ص ۹۳)

”سنت“ کے تین حُرُوف کی

نسبت سے قومہ کی 3 سنتیں

- ﴿1﴾ رُکوع سے جب اٹھیں تو ہاتھ لٹکا دیجئے (عالمگیری، ج ۱ ص ۷۳)
- ﴿2﴾ رُکوع سے اٹھنے میں سَمِعَ اللہُ لَبَنَ حَمْدَہ اور سیدھے کھڑے ہو جانے کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہنا (ذُرْمُخْتَار، ج ۲ ص ۲۴۷) ﴿3﴾ مُنْفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کیلئے دونوں کہنا سنت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳ ص ۹۵) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کہنے سے بھی سُنّت ادا ہو جاتی ہے مگر رَبَّنَا کے بعد وَ ہونا بہتر ہے اَللّٰهُمَّ ہونا اس سے بہتر، اور دونوں ہونا اور زیادہ بہتر ہے۔ یعنی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد کہئے۔
(دُرُْمُخْتَار، ج ۲ ص ۲۴۶)

”یَافَاطِمَہِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ“ کے اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے سَجْدے کی 18 سُنّتیں

- ﴿1﴾ سجدے میں جانے کیلئے اور ﴿2﴾ سجدے سے اُٹھنے کیلئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا ﴿3﴾ سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیْ الْاَعْلٰی کہنا ﴿4﴾ سجدے میں ہاتھ زمین پر رکھنا ﴿5﴾ ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ رکھنا ﴿6﴾ سمٹ کر سجدہ کرنا یعنی بازو کروٹوں سے ﴿7﴾ پیٹ رانوں سے ﴿8﴾ رانیں پنڈلیوں سے اور ﴿9﴾ پنڈلیاں زمین سے ملا دینا ﴿10﴾ سجدے میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے پھر ﴿11﴾ ہاتھ پھر ﴿12﴾ ناک پھر ﴿13﴾ پیشانی رکھنا ﴿14﴾ جب سجدے سے اُٹھیں تو اسکا اُلٹ کرنا یعنی ﴿15﴾ پہلے پیشانی پھر ﴿16﴾ ناک، پھر ﴿17﴾ ہاتھ، پھر ﴿18﴾ گھٹنے اُٹھانا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۹۶-۹۸)

”زَیْنَب“ کے چار حُرُوف کی

نسبت سے جَلْسہ کی 4 سُنّتیں

- ﴿1﴾ دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا۔ اسے جلسہ کہتے ہیں ﴿2﴾

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُز و شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط کا ہمارا جتنا ہے۔

دوسری رُکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دینا اور

﴿3﴾ اُلٹی سُرین پر بیٹھنا ﴿4﴾ دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۹۸)

”حق“ کے دو حُرُوف کی نسبت سے دوسری رُکعت کیلئے اُٹھنے کی 2 سُنّتیں

﴿1﴾ جب دونوں سجدے کر لیں تو دوسری رُکعت کیلئے پنجوں کے بل

﴿2﴾ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا سُنّت ہے۔ ہاں کمزوری یا پاؤں میں تکلیف

وغیرہ مجبوری کی وجہ سے زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے میں حرج نہیں۔

(ردالمحتار، ج ۲ ص ۲۶۲)

”بی بی آمنہ“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے قعدہ کی 8 سُنّتیں

﴿1﴾ سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور ﴿2﴾ اُلٹا ہاتھ اُلٹی ران پر رکھنا

﴿3﴾ اُنگلیاں اپنی حالت پر یعنی نارمل (NORMAL) چھوڑنا کہ نہ زیادہ گھلی ہوئیں نہ

بالکل ملی ہوئیں ﴿4﴾ التَّحِيَّات میں شہادت پر اشارہ کرنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ

چھٹنکلیاں اور پاس والی کو بند کر لیجئے، اُنگوٹھے اور بیچ والی کا حلقہ باندھئے اور ”لا“ پر کلمہ

کی اُنگلی اٹھائیے اس کو ادھر ادھر مت ہلائیے اور ”الا“ پر رکھ دیجئے اور سب اُنگلیاں

سیدھی کر لیجئے ﴿5﴾ دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھئے جس طرح پہلے میں بیٹھی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

تھیں اور تَشْہِد بھی پڑھئے ﴿6﴾ تَشْہِد کے بعد دُرود شریف پڑھئے (دُرودِ ابراہیم پڑھنا افضل ہے) (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۹۸-۹۹) ﴿7﴾ نوافل اور سُنّتِ غیر مُوْکَدّہ (عَصْر و عشاء کی سُنّتِ قَبْلِیہ) کے قعدہ اُولیٰ میں بھی تَشْہِد کے بعد دُرود شریف پڑھنا سُنّت ہے (ردّالمُحتار، ج ۲ ص ۲۸۱) ﴿8﴾ دُرود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۰۲)

”حَفْصَہ“ کے چار حُرُوف کی نسبت • سے سلام پھیرنے کی 4 سُنّتیں

﴿1-2﴾ ان الفاظ کے ساتھ دوبار سلام پھیرنا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

﴿3﴾ پہلے سیدھی طرف، پھر ﴿4﴾ اُلٹی طرف مَنہ پھیرنا۔ (ایضاً ص ۱۰۳)

”صَبْر“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے سُنّتِ بَعْدِ یَہ کی 3 سُنّتیں

﴿1﴾ جن فَرَضوں کے بعد سُنّتیں ہیں ان میں بعدِ فرض کلام نہ کرنا چاہئے

اگرچہ سُنّتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہو جائے گا اور سُنّتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے اسی

طرح بڑے بڑے اُوراد و وظائف کی بھی اجازت نہیں (غنیہ، ص ۳۴۳، ردّالمُحتار، ج ۲

ص ۳۰۰) ﴿2﴾ (فرضوں کے بعد) قبلِ سُنّتِ مختصر دعا پر قناعت چاہئے ورنہ سُنّتوں کا

ثواب کم ہو جائیگا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۰۷) ﴿3﴾ سُنّت و فرض کے درمیان کلام

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کرنے سے اُصح (یعنی دُرست ترین) یہی ہے کہ سُنّت باطل نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اُس کام کا ہے جو مُنافی تحریمہ ہے۔ (تَنْوِیْرُ الْأَبْصَارِ، ج ۲ ص ۵۵۸)

”أُمّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ“ کے چودہ حُرُوف کی

نسبت سے نماز کے تقریباً 14 مُسْتَحَبَّات

- ﴿1﴾ نیت کے اَلْفَاظِ زَبَان سے کہہ لینا (دُرُْمُخْتَار ج ۲ ص ۱۱۳) جبکہ دل میں نیت حاضر ہو ورنہ تو نماز ہوگی ہی نہیں ﴿2﴾ قیام میں دُونوں پُنجوں کے درمیان چار اُنْگُل کا فاصلہ ہونا (عالمگیری، ج ۱ ص ۷۳) ﴿3﴾ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ ﴿4﴾ رُکوع میں دُونوں قدموں کی پُشت پر ﴿5﴾ سجدہ میں ناک کی طرف ﴿6﴾ قعدہ میں گود کی طرف ﴿7﴾ پہلے سلام میں سیدھے کندھے کی طرف اور ﴿8﴾ دوسرے سلام میں اُلٹے کندھے کی طرف نظر کرنا (تَنْوِیْرُ الْأَبْصَارِ ج ۲ ص ۲۱۴)
- ﴿9-10-11﴾ مُنْفَرِد کُورُکُوع اور سجدوں میں تین بار سے زیادہ (مگر طاق عدد مثلاً پانچ، سات، نو بار) تسبیح کہنا (فَتْحُ الْقَدِير، ج ۱ ص ۲۵۹) ﴿12﴾ جس کو کھانسی آئے اس کیلئے مُسْتَحَب ہے کہ جب تک ممکن ہو نہ کھانسی (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۰۶) ﴿13﴾ جَمَاہی آئے تو مُنہ بند کئے رہئے اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائیے۔ اگر اس طرح بھی نہ رُکے تو قیام میں سیدھے ہاتھ کی پُشت سے اور غیر قیام میں اُلٹے ہاتھ کی پُشت سے مُنہ ڈھانپ لیجئے۔ جَمَاہی روکنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کیجئے کہ

لَدِیْنِہ

(1) جیسا کہ کھانا یا پینا یا خریدنا یا بیچنا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ج ۱ ص ۲۸۶)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو جما ہی کبھی نہیں آتی تھی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۰۶، دُرِّ مُختار، ردُّ الْمُختار ج ۲، ص ۲۱۵) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائے گی ﴿14﴾ سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۰۶)

سَيِّدُنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ کا عمل

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ زمین ہی پر سجدہ کرتے یعنی سجدے کی جگہ مُصلّٰی وغیرہ نہ بچھاتے“۔ (احیاء العلوم، ج ۱، ص ۲۰۴)

گِردِ آلود پیشانی کی فضیلت

حضرت سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خُصْرُ سرِ راپا نور، شاہِ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُر سرور ہے: ”تم میں سے کوئی شخص جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جائے اپنی پیشانی (کی مٹی) کو صاف نہ کرے کیونکہ جب تک اُسکی پیشانی پر نماز کے سجدے کا نشان رہتا ہے فرشتے اُس کے لیے دُعاے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔“ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج ۲، ص ۳۱۱ حدیث ۲۷۶۱)

اسلامی بہنو! دورانِ نماز پیشانی سے مٹی چھڑانا بہتر نہیں اور مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تَکْبِیر کے طور پر چھڑانا گناہ ہے۔ اور اگر نہ چھڑانے سے تکلیف ہوتی ہو یا خیال بٹتا ہو تو چھڑانے میں حرج نہیں۔ اگر کسی کو ریا کاری کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ نماز کے بعد پیشانی سے مٹی صاف کر لے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ صبح اور دو مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

”سیدنا اسماعیل کی امی کا نام ہاجرہ تھا“ کے اُنٹیس

خُروف کی نسبت سے نماز توڑنے والی 29 باتیں

- ﴿1﴾ بات کرنا (دُرْمُخْتَار، ج ۲ ص ۴۴۵) ﴿2﴾ کسی کو سلام کرنا ﴿3﴾ سلام کا جواب دینا (عالمگیری، ج ۱ ص ۹۸) ﴿4﴾ چھینک کا جواب دینا (نماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر خود کو چھینک آئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تب بھی حَرَج نہیں اور اگر اُس وقت حَمْد نہ کی تو فَاْرِغ ہو کر کہے۔ (ایضاً) ﴿5﴾ خوشخبری سن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا (ایضاً ص ۹۹) ﴿6﴾ بُری خبر (یا کسی کی موت کی خبر) سن کر اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ کہنا (ایضاً) ﴿7﴾ اذان کا جواب دینا (ایضاً ص ۱۰۰) ﴿8﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام سن کر جواباً ”جَلَّ جَلَالُہُ“ کہنا ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسمِ گرامی سن کر جواباً دُرود شریف پڑھنا مثلاً صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنا (دُرْمُخْتَار، ج ۲ ص ۴۶۰) (اگر جَلَّ جَلَالُہُ یا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جواب کی نیت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی)

نماز میں رونا

- ﴿10﴾ دُر دیا مُصِیبت کی وجہ سے یہ اَلْفَاظ آہ، اُوہ، اُف، تُف نکل گئے یا آواز سے رونے میں حَرْف پیدا ہو گئے نماز فاسد ہو گئی۔ اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حُرُوف نہیں نکلے تو حَرَج نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۱، دُرْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۵۵)

نماز میں کھانسنّا

- ﴿11﴾ مریضہ کی زبان سے بے اختیار آہ! اُوہ نکلا نماز نہ ٹوٹی یوں ہی چھینک،

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

جماہی، کھانسی، دُکار وغیرہ میں جتنے حُرُوف مجبوراً نکلتے ہیں مُعاف ہیں۔ (دُرُْمُخْتَار، ج ۱ ص ۴۵۶) ﴿12﴾ پُھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مُثُل ہے اور نماز فاسِد نہیں ہوتی مگر قَصْد اُپھونکنا مکروہ ہے اور اگر دُحُرُف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نماز فاسِد ہوگئی۔ (عُنْبہ، ص ۴۵۱) ﴿13﴾ کھنکارنے میں جب دُحُرُوف ظاہر ہوں جیسے اَخ تو مُفْسِد ہے۔ ہاں اگر عُنْذَر یا صَحیح مقصد ہو مثلاً طبعیت کا تقاضا ہو یا آواز صاف کرنے کیلئے ہو یا کوئی آگے سے گزر رہا ہو اس کو مُتَوَجِّہ کرنا ہو اِن وُجُوہات کی بنا پر کھانسنے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۷۶، دُرُْمُخْتَار، ج ۲ ص ۴۵۵)

دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا

﴿14﴾ مُصْحَف (مُص - حَف) شریف سے، یا کسی کاغذ وغیرہ میں لکھا ہوا دیکھ کر قرآن شریف پڑھنا (ہاں اگر یاد پر پڑھ رہی ہیں اور مُصْحَف شریف وغیرہ پر صرف نظر ہے تو حُرُج نہیں، اگر کسی کاغذ وغیرہ پر آیات لکھی ہیں اسے دیکھا اور سمجھا مگر پڑھا نہیں اس میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں) (دُرُْمُخْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲ ص ۴۶۳) ﴿15﴾ اسلامی کتاب یا اسلامی مضمون دورانِ نماز جان بوجھ کر دیکھنا اور اراداً سمجھنا مکروہ ہے (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۷۷) دُنیوی مضمون ہو تو زیادہ کراہیت ہے، لہذا نماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ ان کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا ان پر رومال وغیرہ اُڑھا دیجئے، نیز دورانِ نماز دیوار وغیرہ پر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

لگے ہوئے اسٹیکرز، اشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔

عملِ کثیر کی تعریف

﴿16﴾ عملِ کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہونہ ہی

اصلاح نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھنے سے ایسا لگے

کہ یہ نماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمانِ غالب ہو کہ نماز میں نہیں تب بھی عملِ کثیر ہے۔

اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہے کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے

(دُرُْمُختار، ج ۲ ص ۴۶۴)

اور نماز فاسد نہ ہوگی۔

دورانِ نماز لباس پہننا

﴿17﴾ دورانِ نماز گرتا یا پا جامہ پہننا یا تہبند باندھنا (غُیْبہ، ص ۴۵۲)

﴿18﴾ دورانِ نماز ستر گھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنا یا تین بار

(دُرُْمُختار، ج ۲ ص ۴۶۷)

سُبْحَنَ اللہ کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانا۔

نماز میں کچھ نگلنا

﴿19﴾ معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تیل بغیر چبائے نگل لیا۔ یا قطرہ منہ

میں گرا اور نگل لیا (دُرُْمُختار، ردُّالمُختار ج ۲ ص ۴۶۲) ﴿20﴾ نماز شروع کرنے سے پہلے

ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی

تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ (دُرُْمُختار ج ۲ ص ۴۶۲، عالمگیری ج

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

۱ ص ۱۰۲ ﴿21﴾ نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اجزاء منہ میں باقی نہیں صرف لعابِ دہن میں کچھ اثر رہ گیا ہے اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۲) ﴿22﴾ منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہوگئی (ایضاً) ﴿23﴾ دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہوگی ورنہ ہو جائیگی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۲) (غلبہ کی علامت یہ ہے کہ اگر حلق میں مزہ محسوس ہوا تو نماز فاسد ہوگئی، نماز توڑنے میں ذائقے کا اعتبار ہے اور وضو ٹوٹنے میں رنگ کا لہذا وضو اُس وقت ٹوٹا ہے جب تھوک سُرخ ہو جائے اور اگر تھوک زرد ہے تو وضو باقی ہے)

دورانِ نماز قبلہ سے انحراف

﴿24﴾ بلاغِ رِ سینے کو سمتِ کعبہ سے 45 درجہ یا اس سے زیادہ بھیرنا مُفسدِ نماز ہے، اگر عذر سے ہو تو مُفسد نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۷۹، ذرُ مختار ج ۲ ص ۴۶۸)

نماز میں سانپ مارنا

﴿25﴾ سانپ بچھو کو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۳) سانپ بچھو کو مارنا اُس وقت مُباح ہے جبکہ سامنے سے گزریں اور ایذا دینے کا خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے (ایضاً) ﴿26﴾ پے در پے تین بال اُکھڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جو کو تین بار مارا نماز جاتی رہی اور اگر پے در

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزدِ پاک بڑھوئے شک تمہارا مجھ پر دُزدِ پاک بڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

پے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۰۳، غنیہ، ص ۴۴۸)

نماز میں کُھجانا

﴿27﴾ ایک رُکن میں تین بار کُھجانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کُھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کُھجایا پھر ہٹالیا یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کُھجانا کہا جائیگا۔ (ایضاً ص ۱۰۴، ایضاً) میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نماز میں کُھجانے کے مُتعلّق فرماتے ہیں: (نماز میں اگر کُھجلی آئے تو) ضبط کرے، اور نہ ہو سکے یا اس کے سبب نماز میں دل پریشان ہو تو کُھجا لے مگر ایک رُکن مثلاً قیام یا قعود یا رکوع یا سُجود میں تین بار نہ کُھجاوے، دو بار تک اجازت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۳۸۴)

اللہ اکبر کہنے میں غلطیاں

﴿28﴾ تکبیراتِ انتقالات میں اللہ اکبر کے اَلِف کو دراز کیا یعنی اللہ یا اکبر کہا یا ”ب“ کے بعد اَلِف بڑھایا یعنی ”اکبار“ کہا تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر تکبیر تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی (ذم مختار، ج ۲، ص ۴۷۳) ﴿29﴾ قراءت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳ ص ۱۸۲) مثلاً عَصَى اَدْمَرَ رَبَّہُ کے یہ معنی تھے (ترجمہ کنز الایمان :

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اور آدم سے اپنے رب کی لغزش واقع ہوئی) اب میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھ دیا تو یہ معنی ہوئے (ترجمہ: اور رب سے آدم کی لغزش واقع ہوئی) نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا۔

”اُمِّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ پر لاکھوں سلام“ کے چھبیس حُرُوف کی نسبت سے نماز کے 26 مکروہات تحریمہ

﴿1﴾ بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۵) ﴿2﴾ کپڑا سمیٹنا۔ (ایضاً) جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے یا پیچھے سے اٹھا لیتے ہیں اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے جھڑانے میں حرج نہیں۔

کندھوں پر چادر ٹٹکانا

﴿3﴾ سَدَل یعنی کپڑا ٹٹکانا۔ مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا ٹٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ اگر ایک ہی کندھے پر چادر ڈالی کہ ایک سر اٹیٹھ پر ٹٹک رہا ہے اور دوسرا پیٹ پر تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۹۲)

کُبُعی حاجت کی شدت

﴿4-6﴾ پیشاب یا پاخانہ یا ریح کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی ممنوع و گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیجئے۔ اور اگر دورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط پھاڑ جتا ہے۔

تو نماز توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوگی۔ (ردالمحتار، ج ۲ ص ۴۹۲)

نماز میں کنگریاں ہٹانا

﴿7﴾ دورانِ نماز کنگریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر سنت کے مطابق سجدہ

ادانہ ہو سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا

واجب ہے چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (ردالمحتار، ج ۲ ص ۴۹۳)

انگلیاں چٹھانا

﴿8﴾ نماز میں انگلیاں چٹھانا۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۳) خاتمُ الْمُحَقِّقِین، حضرت

علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں: ابن ماجہ کی روایت ہے کہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”نماز میں اپنی انگلیاں نہ چٹھایا کرو۔“ (سنن

ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۱۴ حدیث ۹۶۵) ”مجتبیٰ“ کے حوالے سے نقل کیا، سلطانِ دو جہان،

شہنشاہِ کون و مکان، رحمۃ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ”انتظارِ نماز کے دوران

انگلیاں چٹھانے سے منع فرمایا۔“ مزید ایک روایت میں ہے: ”نماز کیلئے جاتے

ہوئے انگلیاں چٹھانے سے منع فرمایا۔“ ان احادیثِ مبارکہ سے یہ تین احکام ثابت

ہوئے (الف) نماز کے دوران مکروہ تحریمی ہیں۔ اور تَوَابِعِ نماز میں مثلاً نماز کیلئے

جاتے ہوئے، نماز کا انتظار کرتے ہوئے بھی انگلیاں چٹھانا مکروہ ہے (بہارِ شریعت حصہ ۳

ص ۱۹۳ مکتبۃ الدینہ) (ب) خارجِ نماز میں (یعنی تَوَابِعِ نماز میں بھی نہ ہو) بغیر حاجت کے

انگلیاں چٹھانا مکروہ تنزیہی ہے (ج) خارجِ نماز میں کسی حاجت کے سبب مثلاً

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُزود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اُنکلیوں کو آرام دینے کیلئے اُنکلیاں چٹخا نامُباح (یعنی بلا کراہت جائز) ہے (ردُّالمُحتار ج ۲ ص ۴۹۳-۴۹۴) ﴿۹﴾ تَشْبِيك (تَش - بیک) یعنی ایک ہاتھ کی اُنکلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنکلیوں میں ڈالنا۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۹۳)

کمر پر ہاتھ رکھنا

﴿۱۰﴾ کمر پر ہاتھ رکھنا۔ نماز کے علاوہ بھی (بلا عذر) کمر (یعنی دونوں پہلوؤں) پر ہاتھ نہیں رکھنا چاہئے (دُرِّمُختار، ج ۲ ص ۴۹۴) اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے“ (شرح السنۃ للبغوی، ج ۲ ص ۳۱۳ حدیث ۷۳۱) یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کیلئے جہنم میں کیا راحت ہے! (حاشیہ بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۸۶)

آسمان کی طرف دیکھنا

﴿۱۱﴾ نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۹۴) اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں اس سے باز رہیں یا اُن کی آنکھیں اُچک لی جائیں گی۔“ (صَحِيحُ الْبُخَارِي، ج ۱ ص ۲۶۵ حدیث ۷۵۰) ﴿۱۲﴾ اِدْهْرُ اِدْهْرُ مِنْهُ پھیر کر دیکھنا، چاہے پورا منہ پھرایا تھوڑا۔ منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدْهْرُ اِدْهْرُ بے ضرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرضِ صحیح کے تحت ہو تو حرج نہیں (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۹۴) سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو بندہ نماز میں ہے اللہ عز و جل کی رحمتِ خاصہ اُس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے، جب اُس نے اپنا منہ پھیرا اُس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔“ (مُسْنَدُ أَبِي دَاوُد، ج ۱ ص ۳۴۴ حدیث ۹۰۹)

نمازی کی طرف دیکھنا

﴿13﴾ کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ دوسرے کو بھی نمازی کی طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ کوئی پہلے سے چہرہ کئے ہوئے ہو اور اب کوئی اُس کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز شروع کرے تو نماز شروع کرنے والا گنہگار ہوا اور اس نمازی پر گراہت آئی ورنہ چہرہ کرنے والے پر گناہ و گراہت ہے (دُرِّ مُسْتَحَار، ج ۲، ص ۴۹۶-۴۹۷) ﴿14﴾ بلا ضرورت کھنکار (یعنی بلغم وغیرہ) نکالنا (دُرِّ مُسْتَحَار، ج ۲ ص ۵۱۱) ﴿15﴾ قَصْدُ أَجْمَاہِی لَیْنَا (مَرَاۤقِی الْفَلَاح ص ۳۵۴) (اگر خود بخود آئے تو حَرَج نہیں مگر روکنا مُسْتَحَب ہے) اللہ کے مَحْبُوب عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطن منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔“ (صَحِیح مُسْلِم ص ۱۵۹۷ حدیث ۲۹۹۵) ﴿16﴾ اَلْثَّاقِرَآنِ مَجِید پڑھنا (مَثَلًا)

پہلی رُکعت میں ”تَبَّت“ پڑھی اور دوسری میں ”اِذَا جَاءَ“ ﴿17﴾ کسی واجب کو ترک کرنا مَثَلًا ”قَوْمہ“ اور ”جَلْسہ“ میں پیٹھ سیدھی ہونے سے پہلے ہی سجدے میں چلا جانا (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۹۷) اس گناہ میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تَعْدَاد مَلُوْث نظر آتی ہے، یاد رکھئے! جتنی بھی نمازیں اس طرح پڑھی ہوں گی سب کا لوٹانا واجب ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

”قومہ“ اور ”جلسہ“ میں کم از کم ایک بار سُبْحَنَ اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے

﴿18﴾ ”قیام“ کے علاوہ کسی اور موقع پر قرآن مجید پڑھنا (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۹۷)

﴿19﴾ قراءتِ رکوع میں پہنچ کر ختم کرنا (ایضاً) ﴿20﴾ زمینِ مَغْضُوبَہ (یعنی ایسی

زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو) یا ﴿21﴾ پرایا کھیت جس میں زراعت موجود ہے (درمختار ج ۲

ص ۵۴) یا ﴿22﴾ جتے ہوئے کھیت میں (ایضاً) یا ﴿23﴾ قبر کے سامنے جبکہ قبر اور

نمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو نماز پڑھنا (علمگیری، ج ۵ ص ۳۱۹) ﴿24﴾ کُفَّار

کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۵۳)

نماز اور تصاویر

﴿25﴾ جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی

ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۱۹۵) ﴿26﴾ نمازی کے سر پر یعنی چھت

پر یا سجدے کی جگہ پر یا آگے یا دائیں یا بائیں جاندار کی تصویر آویزاں ہونا مکروہ

تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے مگر گزشتہ صورتوں سے کم۔ اگر تصویر فرش پر

ہے اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پہاڑ

وغیرہ تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اتنی چھوٹی تصویر ہو جسے زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر

دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے (جیسا کہ عموماً طوافِ کعبہ کے منظر کی تصویریں

بہت چھوٹی ہوتی ہیں یہ تصاویر) نماز کیلئے باعثِ کراہت نہیں ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص

فرومان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(۱۹۶، ۱۹۵) ہاں طواف کی بھیڑ میں ایک بھی چہرہ واضح ہو گیا تو ممانعت باقی رہے گی۔
چہرے کے علاوہ مثلاً ہاتھ، پاؤں، پیٹھ، چہرے کا پچھلا حصہ یا ایسا چہرہ جس کی آنکھیں،
ناک، ہونٹ وغیرہ سب اعضاء مٹے ہوئے ہوں ایسی تصاویر میں کوئی حرج نہیں۔

”خدا کے نبی موسیٰ کی ماں کا نام یوحنا ہے“ کے تیس خُروف
کی نسبت سے نماز کے 30 مکروہاتِ تنزیہہ

﴿1﴾ دوسرے کپڑے میسر ہونے کے باوجود کام کاج کے لباس میں نماز

پڑھنا۔ (شَرْحُ الْوَقَايَةِ، ج ۱ ص ۱۹۸) ﴿2﴾ منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے ہونا۔ اگر اس کی

وجہ سے قراءت ہی نہ ہو سکے یا ایسے الفاظ نکلیں کہ جو قرآن پاک کے نہ ہوں تو نماز ہی

فاسد ہو جائے گی (دُرُْمُخْتَار، ردُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۹۱) ﴿3﴾ رُکوع یا سجدہ میں بلا ضرورت تین

بار سے کم تسبیح کہنا (اگر وقت تنگ ہو یا ٹرین چل پڑنے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں) (بہارِ

شریعت، حصہ ۳ ص ۱۹۸) ﴿4﴾ نماز میں پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا۔ ہاں اگر ان کی

وجہ سے نماز میں دھیان بٹتا ہو تو چھڑانے میں حرج نہیں (علمگیری ج ۱ ص ۱۰۵) ﴿5﴾

نماز میں ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (دُرُْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۹۷) زبانی سے

جواب دینا مفسدِ نماز ہے (علمگیری ج ۱ ص ۹۸) ﴿6﴾ نماز میں بلا عذر چار زانو یعنی

چوکڑی مار کر بیٹھنا (دُرُْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۹۸) ﴿7﴾ انگڑائی لینا اور ﴿8-9﴾ ارادتاً

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

- کھانسا، گھنکارنا اگر طبیعت چاہتی ہو تو خرَج نہیں (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۲۰۱، عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) ﴿10﴾ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے سے پہلے بلا عذر ہاتھ زمین پر رکھنا (مُنْبِیُّ الْمُصَلِّی ص ۳۴۰) ﴿11﴾ اُٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ سے قبل گھٹنے زمین سے اُٹھانا (ایضاً)
- ﴿12﴾ نماز میں ثناء، تَعَوُّذ، تَسْمِیَہ اور اُمین زور سے کہنا (غُنِیہ ص ۳۵۲، عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) ﴿13﴾ بغیر عذر دیوار وغیرہ پر ٹیک لگانا (غُنِیہ ص ۳۵۳) ﴿14﴾ رُکوع میں گھٹنوں پر اور ﴿15﴾ سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹)
- ﴿16﴾ دائیں بائیں جھومنا۔ اور تر اُوح یعنی کبھی دائیں پاؤں پر اور کبھی بائیں پاؤں پر زور دینا یہ سُنَّت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مَخْرَج ج ۷ ص ۳۸۹، بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۰۲)
- اور سجدے کیلئے جاتے ہوئے سیدھی طرف زور دینا اور اُٹھتے وقت الٹی طرف زور دینا مُسْتَحَب ہے ﴿17﴾ نماز میں آنکھیں بند رکھنا۔ ہاں اگر کُشُوع آتا ہو تو آنکھیں بند رکھنا افضل ہے (فَرِیْخُتَار، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۴۹۹) ﴿18﴾ جلتی آگ کے سامنے نماز پڑھنا۔ شمع یا چراغ سامنے ہو تو خرَج نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸) ﴿19﴾ ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جس سے دھیان بٹے مثلاً زینت اور لُہو و لَعِب وغیرہ
- ﴿20﴾ نماز کیلئے دوڑنا (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۵۱۳) ﴿21﴾ عام راستہ ﴿22﴾ کوڑا ڈالنے کی جگہ ﴿23﴾ مَذْح یعنی جہاں جانور دَنُج کئے جاتے ہوں وہاں ﴿24﴾

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اصطبل یعنی گھوڑے باندھنے کی جگہ ﴿25﴾ غسل خانہ ﴿26﴾ مَوئِشی خانہ
 خصوصاً جہاں اونٹ باندھے جاتے ہوں ﴿27﴾ استنجا خانے کی چھت اور ﴿28﴾
 صحرا میں بلا سترہ کے جبکہ آگے سے لوگوں کے گزرنے کا امکان ہو۔ ان جگہوں پر
 نماز پڑھنا (بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۲۰۴-۲۰۵، فُرْمُ مختار ج ۲ ص ۵۲-۵۴) ﴿29﴾ بغیر عذر
 ہاتھ سے مکھی چھڑا کر انا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹) نماز میں بچوں یا چھڑا کر انا دیتے ہوں تو
 پکڑ کر مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ عمل کثیر نہ ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۰۳) ﴿30﴾
 اَلثَّاقِظُ اپہنایا اوڑھنا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۳۵۸ تا ۳۶۰۔ فتاویٰ اہلسنت غیر مطبوعہ)
مدنی پھول: وہ عملِ قلیل جو نمازی کیلئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۵)

ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے

ظہر کے بعد چار رگعت پڑھنا مُسْتَحَب ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا: جس
 نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پُرْمَحَافِظَت کی اللہ تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرمادے
 گا (مُسْنَدُ التِّرْمِذِيِّ ج ۱ ص ۴۳۶ حدیث ۴۲۸)۔ علامہ سیّد طحطاوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں:
 سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس پر
 (بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مَطْلَبَات ہیں اللہ تعالیٰ اُس کے فریق کو راضی کر دے گا یا یہ
 مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

الدرالمختار ج ۱ ص ۲۸۴) اور علامہ شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں: اُس کیلئے بشارت

یہ ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور روزِ خ میں نہ جائے گا۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۵۴۷)

اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں ظہر کی دس رُکعت نماز پڑھ لیتے

ہیں وہاں آخر میں مزید دو رُکعت نفل پڑھ کر بارہویں شریف کی نسبت سے 12

رُکعت کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! استقامت کے ساتھ دو نفل پڑھنے کی نیت فرمائیجئے۔

”سَيِّدُ تَنَا مَيْمُونَه“ کے بارہ حروف کی

نسبت سے نمازِ وتر کے 12 مدنی پھول

﴿1﴾ نمازِ وتر واجب ہے ﴿2﴾ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم

ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۱) ﴿3﴾ وتر کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح

صادق تک ہے ﴿4﴾ جو سوکراٹھنے پر قادر ہو اُس کیلئے افضل ہے کہ پچھلی رات میں

اُٹھ کر پہلے تہجد ادا کرے پھر وتر ﴿5﴾ اس کی تین رُکعتیں ہیں (درمختار ج ۲ ص

۵۳۲) ﴿6﴾ اس میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے، صرف تشہّد پڑھ کر کھڑی ہو جائیے

﴿7﴾ تیسری رُکعت میں قرأت کے بعد تکبیر قنوت (اللہ اکبر) کہنا واجب ہے

(بہارِ شریعت، حصہ ۳ ص ۸۶) ﴿8﴾ جس طرح تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اسی طرح تیسری رُکعت

میں الحمد شریف اور سورۃ پڑھنے کے بعد پہلے ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیے پھر اللہ اکبر

فرمانِ محفلہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کہئے ﴿9﴾ پھر ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھئے۔

دُعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ
وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُشْفِي
عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ
وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ
وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے (چاہتی) ہیں اور
تجھ سے بخشش مانگتے (مانگتی) ہیں اور تجھ پر
ایمان لاتے (لاتی) ہیں اور تجھ پر بھروسہ
رکھتے (رکھتی) ہیں اور تیری ہیئت اچھی تعریف
کرتے (کرتی) ہیں اور تیرا شکر کرتے (کرتی)
ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے (کرتی) اور
الگ کرتے (کرتی) ہیں اور چھوڑتے (چھوڑتی
) ہیں اُس کو جو تیری نافرمانی کرے ،
اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے (کرتی)
ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے (پڑھتی) اور
سجدہ کرتے (کرتی) ہیں اور تیری ہی طرف
دوڑتے (دوڑتی) اور سعی کرتے (کرتی) ہیں اور
تیری رحمت کی اُمید وار ہیں اور تیرے عذاب
سے ڈرتے (ڈرتی) ہیں بیشک تیرا عذاب
کافروں کو ملنے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ
نَسْعٰى وَ نَخْشٰى وَ نَرْجُوْا
رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ
اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِ مُلْحِقٌ

﴿10﴾ دُعائے قنوت کے بعد دُرود شریف پڑھنا بہتر ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۴ ص ۴، دُرودِ مختار ج ۲ ص ۵۳۴)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہر و دپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

﴿11﴾ جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکیں وہ یہ پڑھیں:

(اے اللہ عزوجل) ترجمہ کنز الایمان:
اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور
ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب
یابہ پڑھے: (بک البقرہ ۲۰۱) دوزخ سے بچا۔

اے اللہ میری مغفرت فرمادے۔

(غنیہ ص ۴۱۸)

﴿12﴾ اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گئیں اور رکوع میں چلی گئیں تو واپس نہ لوٹے
بلکہ سجدہ سہو کر لیجئے۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۱۱، ۱۲۸)

وتر کا سلام پھیرنے کے بعد کی ایک سنت

شہنشاہ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب وتر میں سلام پھیرتے، تین بار
سُبْحَنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔

(سُنَنِ النَّسَائِي ص ۲۹۹ حدیث ۱۷۲۹)

”حضرت حلیمہ سعدیہ“ کے چودہ حروف کی

نسبت سے سجدہ سہو کے ۱۴ مدنی پھول

﴿1﴾ واجبات نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدہ

سہو واجب ہے (درمختار، ج ۲ ص ۶۵۵) ﴿2﴾ اگر سجدہ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ

مصرعہ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

کیا تو نماز لوٹانا واجب ہے (ایضاً) ﴿3﴾ جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سجدہ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔ (ایضاً) ﴿4﴾ کوئی ایسا واجب ترک ہو جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن پاک پڑھنا ترک واجب ہے مگر اس کا تعلق واجبات نماز سے نہیں بلکہ واجبات تلاوت سے ہے لہذا سجدہ سہو نہیں (البتہ جان بوجھ کر ایسا کیا ہو تو اس سے توبہ کرے) (ردالمحتار ج ۲ ص ۶۰۰) ﴿5﴾ فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا دوبارہ پڑھئے (ایضاً، غنیہ ص ۴۰۰) ﴿6﴾ سکتیں یا مُسْتَحَبَّات مثلاً ثَنَاء، تَعَوُّذ، تَسْمِیَہ، اٰمِیْن، تکبیرات، اِتْقَالَات (یعنی سجدہ وغیرہ میں جاتے اٹھتے وقت کہی جانے والی اللہ اکبر) اور تسبیحات کے ترک سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، نماز ہو گئی (ایضاً) مگر دوبارہ پڑھ لینا مُسْتَحَب ہے، بھول کر ترک کیا ہو یا جان بوجھ کر (بہار شریعت حصہ ۴ ص ۵۸) ﴿7﴾ نماز میں اگرچہ دس واجب ترک ہوئے، سہو کے دو ہی سجدے سب کیلئے کافی ہیں (ردالمحتار ج ۲ ص ۶۰۰، بہار شریعت حصہ ۴ ص ۵۹) ﴿8﴾ تَعْدِیْلِ اَرْکَان (مثلاً زکوع کے بعد کم از کم ایک بار سُبْحَنَ اللہ کہنے کی مقدار سیدھا کھڑا ہونا یا دو سجدوں کے درمیان ایک بار سُبْحَنَ اللہ کہنے کی مقدار سیدھا بیٹھنا) بھول گئی سجدہ سہو واجب ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷) ﴿9﴾ قنوت یا تکبیر قنوت (یعنی وتر کی تیسری رکعت میں قراءت کے بعد قنوت کے لیے جو تکبیر کہی جاتی ہے وہ اگر) بھول گئی سجدہ سہو واجب ہے (ایضاً ص

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ اور دس مرتبہ شام و دو پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

(۱۲۸) ﴿10﴾ قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے میں تین مرتبہ ”سُبْحَنَ اللّٰہ“ کہنے کا وقفہ گزر گیا سجدہ سہو واجب ہو گیا (ردالمحتار ج ۲ ص ۶۷۷) ﴿11﴾ سجدہ سہو کے بعد بھی التَّحِيَّات (اُت۔ت۔جی۔یات) پڑھنا واجب ہے۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۲۵) التَّحِيَّات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں بار التَّحِيَّات پڑھ کر دُرود شریف بھی پڑھئے ﴿12﴾ قعدہ اولیٰ میں تَشَهُّد (ت۔شہ۔ہد) کے بعد اِتَّابِطْهَا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تَوْسِجِدْ سَہُو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ دُرود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا (چُپ رہا) جب بھی سجدہ سہو ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے، حالانکہ وہ کلامِ الہی ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۶۲، دُرُومُختار، ردالمحتار، ج ۲ ص ۶۵۷)

حکایت

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سرکارِ نامدار، دو

عالم کے مالک و مختار شہنشاہ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہوا سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے استفسار فرمایا: دُرود شریف پڑھنے والے پر تم نے سجدہ کیوں واجب بتایا؟ عرض کی: اس لئے کہ اس نے بھول کر (یعنی غفلت سے) پڑھا۔ سرکارِ عالی

و قارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جواب پسند فرمایا۔ (ایضاً)

مراتب مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و دُپاک نہ پڑھے۔

﴿13﴾ کسی قعدہ میں تَشَهُّد سے کچھ رُہ گیا تو سجدہ سَہو واجب ہے نماز نفل ہو یا فرض۔
(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۲۷)

سَجْدہ سَہو کا طریقہ

﴿14﴾ اَلتَّحِيَّات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ دُرود شریف بھی پڑھ لیجئے، سیدھی طرف سلام پھیر کر دوسجدے کیجئے پھر تَشَهُّد، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔

سَجْدہ تلاوت اور شیطان کی شامت

اللہ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جب آدمی آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، شیطن ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے: ہائے میری بربادی! ابنِ آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اُس نے سجدہ کیا اُس کیلئے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔

(صَحِیح مُسْلِم، ص ۵۶ حدیث ۸۱)

اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُرَاد پوری ہو

قرآن مجید میں سجدے کی 14 آیات ہیں۔ جس مقصد کیلئے ایک مجلس میں سجدے کی سب (یعنی 14) آیتیں پڑھ کر (14) سجدے کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اُس کا سجدہ کرتی جائے یا

فرمانِ معظمہ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُز و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

سب پڑھ کر آخر میں 14 سجدے کر لے۔ (ذُرْمُخْتَار، ج ۲ ص ۷۱۹، غُنْیَہ ص ۵۰۷ و غیرہما)
مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 4 صَفْحَہ 75 تا 77 پر 14 آیاتِ سجدہ
ملاحظہ فرمائیے۔

”یا بی بی فاطمہ“ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت

سے سجدہ تلاوت کے 11 مَدَنی پھول

﴿1﴾ آیتِ سجدہ پڑھنے یا سُننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی غُذْر نہ ہو تو خود سُن سکے، سُننے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بِالْقَصْد سنی ہو، بلا قَصْد سُننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴، ص ۷۷، عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۲) ﴿2﴾ کسی بھی زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے اور سُننے والی پر سجدہ واجب ہو گیا، سُننے والی نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سُننے والی کو آیتِ سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۳)

﴿3﴾ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری ہے لیکن بعض علمائے مُتَاَخِّرین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین کے نزدیک وہ لَفْظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لَفْظ ملا کر پڑھا تو سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے لہذا احتیاط

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدہ تلاوت کیا جائے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۲۹-۲۳۳ مُلَخَّصاً)

﴿4﴾ آیت سجدہ بیرونِ نماز (یعنی خارج نماز) پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں

ہے البتہ وضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے۔ (دُرِّمُخْتَار، ج ۲ ص ۷۰۳)

﴿5﴾ سجدہ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے اگر تاخیر کی تو گنہگار ہوگی اور جب

تک نماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کوئی نماز کے مُنافی فعل نہیں کیا تو سجدہ

تلاوت کر کے سجدہ سُنْوَ بِجَالائے۔ (دُرِّمُخْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۷۰۴) تاخیر سے مُراد

تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخرِ سورت میں اگر سجدہ واقع ہے،

مَثَلًا اِنْشَقَّتْ تو سورت پوری کر کے سجدہ کرے گی جب بھی حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۲ مُلَخَّصاً)

﴿6﴾ کافر یا نابالغ سے آیت سجدہ سنی تب بھی سجدہ تلاوت واجب ہو گیا۔ (عالمگیری

ج ۱ ص ۱۳۲) ﴿7﴾ سجدہ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے

ہیں مثلاً طہارت، استقبالِ قبلہ، نیت، وقت اس معنی پر کہ آگے آتا ہے سِتْرِ عورت، لہذا

اگر پانی پر قادر ہے تيمَم کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں۔ (دُرِّمُخْتَار ج ۲ ص ۶۹۹، بہارِ

شریعت حصہ ۴ ص ۸۰) ﴿8﴾ اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ (دُرِّ مُخْتَار، ردُّ الْمُخْتَار، ج ۲ ص ۶۹۹) ﴿۹﴾ جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا مثلاً حَدِّثِ عَمْدَ وَكَلَامٍ (۱) قَبْهَقِمَ۔ (دُرِّ مُخْتَار، ج ۲ ص ۶۹۹، بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۰)

سَجْدَةُ تِلَاوَتِ کا طریقہ

﴿۱۰﴾ کھڑی ہو کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّيْ اَعْلٰی کہے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے۔ شروع اور بعد میں، دونوں بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مُسْتَحَب۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۰)

﴿۱۱﴾ سَجْدَةُ تِلَاوَتِ کے لئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تَشَهُّد ہے نہ سلام۔ (تَنْوِيْرُ الْاَبْصَارِ، ج ۲، ص ۷۰۰)

تاکید: بالغہ ہونے کے بعد جتنی بار بھی آیاتِ سجدہ سُن کر ابھی تک سجدہ نہ کیا ہو اُن کا غلبہ ظن کے اعتبار سے حساب لگا کر اتنی بار با وضو سجدہ تلاوت کر لیجئے۔

سَجْدَةُ شُكْرِ کا بیان

اولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا اَلْغَرَضُ کسی نعمت کے حصول پر سَجْدَةُ شُكْرِ کرنا مُسْتَحَب ہے اس کا طریقہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ روز و شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک فی اجر لکھتا اور ایک قیراط ان پہنچاتا ہے۔

وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے (عالمگیری، ج ۱، ص ۳۶، ردالمحتار ج ۲ ص ۷۲۰) اسی طرح جب بھی کوئی خوشخبری یا نعمت ملے تو سجدہ شکر کرنا کا ثواب ہے مثلاً مدینہ منورہ رادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کا ویزالگ گیا، کسی پر انفرادی کوشش کامیاب ہوئی اور وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئی، مبارک خواب نظر آیا، آفت ٹلی یا کوئی دشمن اسلام مرا وغیرہ وغیرہ۔

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے

﴿1﴾ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ

معطرِ پسینہ، باعثِ نژولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو تسو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا“۔ (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۰۶ حدیث

۹۴۶) ﴿2﴾ حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا

کعبُ الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: ”نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا

کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔“ (موطا امام

مالک، ج ۱ ص ۱۵۴ حدیث ۳۷۱) نمازی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہ گار ہے

مگر نماز پڑھنے والے کی نماز میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرد پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرد پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

”سیدہ خدیجۃ الکبریٰ“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 15 احکام

- ﴿1﴾ میدان اور بڑی مسجد میں نمازی کے قدم سے مَوْضِعِ سُجُود تک گزرنا ناجائز ہے۔ مَوْضِعِ سُجُود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ نظر جمائے تو جتنی دُور تک نگاہ پھیلے وہ مَوْضِعِ سُجُود ہے۔ اس کے درمیان سے گزرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴، دُرْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۷۹) مَوْضِعِ سُجُود کا فاصلہ اندازاً قدم سے لے کر تین گز تک ہے لہذا میدان میں نمازی کے قدم کے تین گز کے بعد سے گزرنے میں حَرَج نہیں (قانون شریعت حصہ ۱ اول ص ۱۱۴)
- ﴿2﴾ مکان اور چھوٹی مسجد میں نمازی کے آگے اگر سُترہ (یعنی آڑ) نہ ہو تو قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴) ﴿3﴾ نمازی کے آگے سُترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اُس سُترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حَرَج نہیں (ایضاً)
- ﴿4﴾ سُترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اُونچا اور اُننگی برابر موٹا ہونا چاہئے (دُرْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۸۴) ﴿5﴾ دَرَنُحْتُ آدمی اور جانور وغیرہ کا بھی سُترہ ہو سکتا ہے (عُنْیہ ص ۳۶۷) ﴿6﴾ انسان کو اس حالت میں سُترہ کیا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو کہ نمازی کی طرف منہ کرنا منع ہے (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۱۸۴) (اگر نماز پڑھنے والی کے چہرے کی طرف کسی نے مُنہ کیا تو اب کراہت نمازی پر نہیں اُس مُنہ کرنیوالی پر ہے)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

﴿7﴾ ایک اسلامی بہن نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتی ہے اگر دوسری اسلامی بہن

اُسی کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عین مطابق اُس کے ساتھ ہی ساتھ گزر جائے

تو جو نمازی سے قریب ہے وہ گنہگار ہوئی اور دوسری کیلئے یہی پہلی اسلامی بہن سترہ

(یعنی آڑ) بھی بن گئی۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۴) ﴿8﴾ اگر کوئی اس قدر اونچی جگہ پر

نماز پڑھ رہی ہے کہ گزرنے والی کے اعضاء نمازی کے سامنے نہیں ہوئے تو گزرنے

میں حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۸۳ مکتبۃ المدینہ) ﴿9﴾ دو عورتیں نمازی کے

آگے سے گزرنا چاہتی ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک نمازی کے سامنے

پیٹھ کر کے کھڑی ہو جائے۔ اب اس کو آڑ بنا کر دوسری گزر جائے۔ پھر دوسری پہلی کی

پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑی ہو جائے۔ اب پہلی گزر جائے پھر وہ

دوسری جدھر سے آئی تھی اُسی طرف ہٹ جائے (عالمگیری ج ۱، ص ۱۰۴، ردالمحتار ج

۲ ص ۴۸۳) ﴿10﴾ کوئی نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتی ہے تو نمازی کو اجازت

ہے کہ وہ اسے گزرنے سے روکے خواہ ”سُبْحَنَ اللّٰہ“ کہے یا جہر (یعنی بلند آواز سے)

قراءت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے۔ اس سے زیادہ کی

اجازت نہیں۔ مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز ہی جاتی رہی

﴿11﴾ تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا

مکروہ ہے (ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۸۶) ﴿12﴾ عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

تَصْفِیق (تَنْصُ - فِیق) سے منع کرے یعنی سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اُلٹے ہاتھ کی پشت پر مارے۔ (ایضاً) ﴿13﴾ اگر مرد نے تَصْفِیق کی اور عورت نے تسبیح کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر خلافِ سُنّت ہوا (ایضاً ص ۸۷) ﴿14﴾ طواف کرنے والی کو دورانِ طواف نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۸۲) ﴿15﴾ سعی کے دوران نمازی کے آگے سے گزرنا جائز نہیں۔

”تراویح سُنّتِ مُؤکّدہ ہے“ کے سترہ حُرُوف

کی نسبت سے تراویح کے 17 مَدَنی پھول

﴿1﴾ تراویح ہر عاقل و بالغ اسلامی بہن کیلئے سُنّتِ مُؤکّدہ ہے۔ اس کا

تَرْک جائز نہیں۔ (دُرِّ مُخْتَار، ج ۲، ص ۹۶ وغیرہ)

﴿2﴾ تراویح کی بیس رَکعتیں ہیں۔ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد

میں بیس رَکعتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔

(مَعْرِفَةُ السُّنَنِ وَالْأَثَارِ لِلْبَيْهَقِيِّ، ج ۲، ص ۳۰۵ رقم ۱۳۶۵)

﴿3﴾ تراویح کا وقتِ عِشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے صبحِ صادق تک ہے۔

عِشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو نہ ہوگی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵ وغیرہ)

﴿4﴾ عِشاء کے فرض وِثَر کے بعد بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُود پڑھو تمہارا رُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

بعض اوقات 29 کو رُویّتِ ہلال کی شہادت ملنے میں تاخیر کے سبب ایسا ہو جاتا ہے۔

﴿5﴾ مُسْتَحَب یہ ہے تراویح میں تہائی رات تک تاخیر کریں اگر آدھی

رات کے بعد پڑھیں تب بھی کراہت نہیں۔ (ذَرِّ مُخْتَار ج ۲ ص ۵۹۸)

﴿6﴾ تراویح اگر فوت ہوئی تو اس کی قضاء نہیں۔ (ایضاً)

﴿7﴾ بہتر یہ ہے کہ تراویح کی بیس رُکعتیں دو دو کر کے دُلّ سلام کے ساتھ ادا

کرے۔ (ذَرِّ مُخْتَار ج ۲ ص ۵۹۹)

﴿8﴾ تراویح کی بیس رُکعتیں ایک سلام کے ساتھ بھی ادا کی جاسکتی ہیں، مگر

ایسا کرنا مکروہ ہے (ایضاً) ہر دو رُکعت پر قعدہ کرنا فرض ہے۔ ہر قعدہ

میں التَّحِيَّاتُ کے بعد رُود شریف بھی پڑھے اور طاق رُکعت (یعنی پہلی

تیسری، پانچویں وغیرہ) میں ثناء تَعُوذُ وَتَسْمِيہ بھی پڑھے۔

﴿9﴾ احتیاط یہ ہے کہ جب دو دو رُکعت کر کے پڑھ رہی ہے تو ہر دو رُکعت پر

الگ الگ نیت کرے اور اگر بیس رُکعتوں کی ایک ساتھ نیت کر لی تب بھی

جائز ہے۔ (رَدُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۵۹۷)

﴿10﴾ بلا عذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ صبح اور جس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

السلام کے نزدیک تو ہوتی ہی نہیں۔ (دُرِّ مُخْتَار ج ۲ ص ۶۰۳)

﴿11﴾ اگر (حافظہ اسلامی بہن اپنی تراویح ادا کر رہی ہیں اور) کسی وجہ سے (تراویح) کی

نماز فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن پاک اُن رُکعتوں میں پڑھا تھا اُن کا اعادہ

کریں تاکہ ختم میں نقصان نہ رہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)

﴿12﴾ دُور کُعت پر بیٹھنا بھول گئی تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے

آخر میں سجدہ سہو کر لے اور اگر تیسری کا سجدہ کر لیا تو چار پوری کر لے مگر یہ

دو شمار ہوں گی۔ ہاں اگر دو پر قعدہ کیا تھا تو چار ہوں گی۔ (ایضاً)

﴿13﴾ تین رُکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا اگر دوسری پر بیٹھی نہیں تھی تو نہ ہوں گی ان

کے بدلے کی دو رُکعتیں دوبارہ پڑھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۸)

﴿14﴾ اگر ستائیس کو (یا اس سے قبل) قرآن پاک ختم ہو گیا تب بھی آخرِ رمضان

تک تراویح پڑھتی رہیں کہ سنتِ مؤکدہ ہے۔ (ایضاً)

﴿15﴾ ہر چار رُکعتوں کے بعد اتنی دیر آرام لینے کیلئے بیٹھنا مُستحب ہے جتنی

دیر میں چار رُکعت پڑھی ہیں۔ اس وقفے کو ترویحہ کہتے ہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

﴿16﴾ ترویحہ کے دوران اختیار ہے کہ چپ بیٹھیں یا ذکر و دُرد اور تلاوت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کریں یا تنہا نفل پڑھیں یا یہ تسبیح بھی پڑھ سکتی ہیں:-

سُبْحَنَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ ۝ سُبْحَنَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهِبَتِ
وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ ۝ سُبْحَنَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي
لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ ۝ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ
وَالرُّوحِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ ۝ يَا مُجِيزُ يَا مُجِيزُ يَا
مُجِيزُ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ (غنیہ ص ۴۰۴ وغیرہ)

﴿17﴾ بیس رکعتیں ہو چکنے کے بعد پانچواں ترویج بھی مُسْتَحَب ہے۔ اِنْ

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۳۹)

نماز پنج گانہ کی تفصیل

پانچوں نمازوں میں کل 48 رکعات ہیں۔ جن میں 17 رکعات فرض 3 رکعات واجب
، 12 رکعات سنت مؤکدہ، 8 رکعات سنت غیر مؤکدہ ہیں اور 8 رکعات نفل ہیں۔

نمبر شمار	نام اوقات	سنت مؤکدہ قبلہ	سنت غیر مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ بعدیہ	نفل	واجب	نفل	کل تعداد
۱	فجر	2	-	2	-	-	-	-	4
۲	ظہر	4	-	4	2	2	-	-	12
۳	عصر	-	4	4	-	-	-	-	8
۴	مغرب	-	-	3	2	2	-	-	7
۵	عشا	-	4	4	2	2	3	2	17

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

نماز کے بعد پڑھے جانے والے اوراد

نماز کے بعد جو اذکارِ طویلہ (طویل اوراد) احادیثِ مبارکہ میں وارد ہیں، وہ ظہر و مغرب و عشا میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبلِ سنتِ مختصر دُعا پر قناعت چاہیے، ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ (ردُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۳۰۰، بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۰۷)

احادیثِ مبارکہ میں کسی دُعا کی نسبت جو تعداد وارد ہے اس سے کم زیادہ نہ کرے کہ جو فضائل ان اذکار کے لیے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قُفْل (تالا) کسی خاص قسم کی کُنْجی سے کھلتا ہے اب اگر کُنْجی میں دندانے کم یا زائد کر دیں تو اس سے نہ کھلے گا، البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادت (بڑھانا) نہیں بلکہ اتمام (مکمل کرنا) ہے۔ (ایضاً ص ۳۰۲، ایضاً)

پنج وقتہ نمازوں کے سُنن و نوافل سے فراغت کے بعد ذیل کے اوراد پڑھ لیجئے سہولت کے لیے نمبر ضرور دیئے ہیں مگر ان میں ترتیب شرط نہیں ہے۔ ہر ورد کے اوّل آخر دُرود شریف پڑھنا سونے پہ سہاگہ ہے۔

﴿1﴾ ”آیۃُ الكرسي“ ایک ایک بار پڑھنے والا مرتے ہی داخلِ جنت ہو۔

(مَشْكَاهُ الْمَصَابِيح ج ۱ ص ۱۹۷ حدیث ۹۷۴)

﴿2﴾ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَىٰ نِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (1)

(سُننُ أَبِي دَاوُد ج ۲ ص ۱۲۳ حدیث ۱۵۲۲)

مدینہ

(1) اے اللہ عز و جل! تو اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا رنج و غم دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(1) ﴿3﴾ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ۔

(تین تین بار) اس کے گناہُ معاف ہوں اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہوا ہو۔

(سُنَنُ التِّرْمِذِي، ج ٥ ص ٣٣٦ حديث ٣٥٨٨)

﴿4﴾ تسبیح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: سُبْحَنَ اللّٰہِ تِینِثِیسْ بَار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تِینِثِیسْ بَار،

اللَّهُ أَكْبَرُ تینتیس بار یہ 99 ہوئے، آخر میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ط

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ⁽²⁾ ایک بار پڑھ کر (100 کا عدد پورا کر لے) اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

﴿5﴾ ہر نماز کے بعد پیشانی کے اگلے حصے پر ہاتھ رکھ کر پڑھے : بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا

إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ اللَّهُمَّ اذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ. (3) (پڑھئے)

کے بعد ہاتھ کھینچ کر پیشانی تک لائے) تو ہر غم و پریشانی سے بچے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے مذکورہ دعا کے آخر

میں مزید ان الفاظ کا اضافہ فرمایا ہے، وَعَنْ أَهْلِ السُّنَّةِ یعنی اور اہلسنت سے۔

لایقہ

(1) ترجمہ: میں اللہ عز و جل سے مُعافی مانگتا (مانگتی) ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے قائم

رکھنے والا ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا (کرتی) ہوں۔ (2) یعنی اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ

یکتا و لگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا ملک ہے۔ اسی کی حمد ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(3) اللہ کے نام سے شروع جس کے سوا کوئی بدو نہیں وہ رحمن و رحیم ہے۔ اے اللہ عز و جل مجھ سے غم

وملأ دور فرما)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دو شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اور لکھتا اور ایک قیراط واحد پہاڑ جتنا ہے۔

﴿6﴾ عَصْرٌ وَفَجْرٌ کے بعد بغیر پاؤں بدلے، بغیر کلام کیے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ⁽¹⁾ دس دس بار پڑھے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۰۷)

﴿7﴾ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت، شفیع اُمت،

شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز کے بعد یہ کہا، ”سُبْحَنَ اللَّهُ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“⁽²⁾ تو وہ مغفرت یافتہ ہو کر اُٹھے گا۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ ج ۱۰ ص ۱۲۹ حدیث ۱۶۹۲۸)

﴿8﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اللہ کے محبوب،

دانائے غیوب، مُنَزَّهٌ عَنِ الْغُيُوبِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (پوری سورۃ) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کیلئے اپنی رضا اور مغفرت لازم فرمادے گا۔ (تَفْسِيرُ دُرِّ مَنُفُورِ ج ۸ ص ۶۷۸)

﴿9﴾ حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم، رحمت

عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

دینہ

- (۱) اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے ملک و حمد ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔
- (۲) پاک ہے عظمت والا رب اور اسی کی تعریف ہے اور اسی کی عطا سے نیکی کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی قوت (ملتی) ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

جو شخص ہر نماز کے بعد **سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ (۱۸۰) وَسَلَامٌ عَلَى**

الرُّسُلِينَ (۱۸۱) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۸۲) (۱) (پ ۲۳ ص ۱۸۰ تا ۱۸۲) تین بار پڑھے

گا گویا اس نے اجر کا بہت بڑا پیانا بھر لیا۔ (تفسیر دُرِّ مَنْثُورِ لِلْسُّيُوطِي ج ۷ ص ۱۴۱)

منٹوں میں چار ختم قرآن پاک کا ثواب

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مدینے کے تاجدار، سلطانِ دو جہان، رَحْمَتِ عالمیان، سرورِ دیشان، محبوبِ رَحْمَنِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: جو بعدِ فجر بارہ مرتبہ **قُلْ هُوَ اللہُ أَحَدٌ** (پوری سورۃ) پڑھے گا گویا وہ چار بار (پورا) قرآن پڑھے گا اور اس دن اس کا یہ عمل اہل زمین سے افضل ہے جبکہ وہ تقویٰ کا پابند رہے۔

(شُعَبُ الْإِيمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ ج ۲ ص ۵۰۱ حدیث ۲۵۲۸)

شیطان سے محفوظ رہنے کا عمل

سرکارِ مدینہ راحۃِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پَسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے نمازِ فجر ادا کی اور بات کئے بغیر **قُلْ هُوَ اللہُ أَحَدٌ** (پوری سورۃ) کو دس مرتبہ پڑھا تو اُس دن میں اُسے کوئی گناہ نہ پہنچے گا اور وہ شیطان

سے بچایا جائے گا۔ (تفسیر دُرِّ مَنْثُورِ ج ۸ ص ۶۷۸)

(نماز کے بعد پڑھنے کے مزید اُورا و مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 3 صفحہ 107 تا 110 پر، الوظیفۃ الکربیمہ اور شجرہ قادریہ میں ملاحظہ فرمائیجئے)۔

مدینہ

(1) ترجمۂ کنز الایمان: پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قضا نمازوں کا طریقہ (خفی)

دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ دیشان، محبوبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرتِ نشان ہے: مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا پلِ صراط پر نور ہے جو روزِ جمعہ مجھ پر اُسی بار دُرودِ پاک پڑھے اُس کے اُسی سال کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔
(الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلشُّوْطِی ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پارہ 30 سورۃ الماعون کی آیت نمبر 4 اور 5 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَوْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ﴿٣﴾ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾
ترجمہ کنز الایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ

سورۃ الماعون کی آیت نمبر 5 کے تحت فرماتے ہیں: نماز سے بھولنے کی چند صورتیں ہیں: کبھی نہ پڑھنا، پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، نماز صحیح طریقے سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ادا نہ کرنا، شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، کسل و سستی، بے پروائی سے پڑھنا۔
(نور العرفان ص ۹۵۸)

جہنم کی خوفناک وادی

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ بِدْرِ الطَّرِيقَةِ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: جہنم میں وِیل نامی ایک خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲ ملخصاً)

پھاڑ گرمی سے پگھل جائیں

حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام وِیل ہے، اگر اس میں دنیا کے پھاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نماز میں سستی کرتے اور وقت کے بعد قضا کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادیم ہوں اور بارگاہِ خداوندی غزوِ جَلّٰی میں توبہ کریں۔
(کتاب الکبائر ص ۱۹)

ایک نماز قضا کرنے والا بھی فاسق ہے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 5 صفحہ 110 پر فرماتے ہیں: جو ایک وقت کی نماز بھی قصدِ اِبلَاغِ شرعی دیدہ و دانستہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

قضا کرے فاسق و مرتکبِ کبیرہ و مستحقِ جہنم ہے۔

سر کچلنے کی سزا

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے ارضِ مقدّہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سر ہانے ایک شخص پتھر اٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتھر سے اُس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فرشتوں سے کہا: سُبْحَنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: آگے تشریف لے چلے (مزید مناظر دیکھانے کے بعد) فرشتوں نے عرض کی: کہ پہلا شخص جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جاتا تھا اس کے ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگا۔

(مُلَخَّصُ از صحیح بخاری حدیث ۷۰۴۷، ج ۴، ص ۴۲۵)

قبر میں آگ کے شعلے

ایک شخص کی بہن فوت ہو گئی۔ جب اُسے دفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے چنانچہ قبرستان آ کر تھیلی نکالنے کیلئے اُس نے اپنی بہن کی قبر کھود ڈالی! ایک دل ہلا دینے والا منظر اُس کے سامنے تھا، اُس نے دیکھا کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا دم اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں! چٹانچہ اُس نے جوں توں قبر پر مٹی ڈالی اور صدے سے چورچور روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ غرض کی: ”میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔“ یہ سن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا: ”افسوس! تیری بہن نماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نماز قضا کر کے پڑھا کرتی تھی۔“

(کتابُ الکبائر ص ۲۶)

اسلامی بہنو! جب قضا کرنے والیوں کی ایسی ایسی سخت سزائیں ہیں تو جو بد نصیب سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتی اُس کا کیا انجام ہوگا!

اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو....؟

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جو دو سخاوت، سراپاِ رحمت، محبوبِ ربِّ العزت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اُس کا وقت ہے۔

(صحیح مسلم ص ۳۴۶ حدیث ۶۸۴)

فہمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ السلام فرماتے ہیں: سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہوگئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۵۰)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

آنکھ نہ کھلنے کی صورت میں نمازِ فجر ”قضا“ ہو جانے کی صورت میں ”ادا“ کا ثواب ملے گا یا نہیں۔ اس ضمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجددِ دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، امامِ عشق و محبت حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 161 پر فرماتے ہیں: رہا ادا کا ثواب ملنا یہ اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے۔ اگر اس (شخص) نے اپنی جانب سے کوئی تقصیر (کوتاہی) نہ کی، صبح تک جاگنے کے قصد (یعنی ارادے) سے بیٹھا تھا اور بے اختیار آنکھ لگ گئی تو ضرور اُس پر گناہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: نیند کی صورت میں کوتاہی نہیں، کوتاہی اُس شخص کی ہے جو (جاگتے میں) نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔ (صحیح مسلم ص ۳۴۴ حدیث ۶۸۱)

رات کے آخری حصہ میں سونا کیسا؟

نماز کا وقت داخل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا اور نماز قضا ہو گئی تو قطعاً گنہگار ہوا جبکہ جاگنے پر صحیح اعمتاد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخولِ وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ رات کا جاگنے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہرہ و دپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

میں گزرا اور ظن غالب ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۵۰ مکتبہ المدینہ)

رات دیر تک جاگنا

بعض اسلامی بہنیں رات گئے تک گھروں میں جاگتی رہتی ہیں اول تو وہ عشاء کی نماز پڑھ کر جلدی سو جانے کا ذہن بنائیں کہ عشاء کے بعد بلا وجہ جاگنے میں کوئی بھلائی نہیں۔ اگر اتفاقیہ کبھی دیر ہو جائے تب بھی اور اگر خود آنکھ نہ کھلتی ہو جب بھی گھر کے کسی قابلِ اعتماد محرم یا جو جگہ اسکے ایسی اسلامی بہن کو درخواست کر دے وہ نماز فجر کیلئے جگا دے۔ یا الارم والی گھڑی ہو جس سے آنکھ کھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے یا سیل (CELL) ختم ہو جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا امکان رہتا ہے، دو یا حسبِ ضرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ سگِ مدینہ غفی عنہ سوتے وقت حتی الامکان تین گھڑیاں سرہانے رکھتا ہے۔ تین عدد رکھنے میں الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس حدیث پاک پر عمل کی نیت ہے جس میں فرمایا گیا ہے: **اِنَّ اللّٰہَ وَتَرُّ یُحِبُّ الْوِتْرَ** یعنی بے شک اللہ عزوجل وتر (تنہا۔ طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ (سُنَنِ التِّرْمِذِ ج ۲ ص ۴ حدیث ۴۵۳)

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: ”جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورتِ شرعیہ اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔“

(رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۳۳)

عمر بن مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

اداء قضا اور اعادہ کی تعریفات

جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اُسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت ختم ہونے کے بعد عمل میں لانا قضا ہے اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا اعادہ کہلاتا ہے وقت کے اندر اندر اگر تحریمہ باندھ لی تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے (دُرُْمُخْتَار ج ۲ ص ۶۲۷-۶۳۲) مگر نماز فجر، جمعہ اور عیدین میں وقت کے اندر سلام پھرنا لازمی ہے ورنہ نماز نہ ہوگی (بہار شریعت حصہ ۴ ص ۵۰) بلاغذِ شرعی نماز قضا کر دینا سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ بھی کرے، توبہ یا حَجّ مقبول سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تاخیر کا گناہ مُعَاف ہو جائیگا (دُرُْمُخْتَار ج ۲ ص ۶۲۶) توبہ اُسی وقت صحیح ہے جبکہ قضا پڑھ لے اس کو ادا کئے بغیر توبہ کئے جانا توبہ نہیں کہ جو نماز اس کے ذمے تھی اس کو نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آئی تو توبہ کہاں ہوئی؟ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۶۲۷) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپاِ رحمت، محبوبِ ربِّ العزت عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ٹھٹھا (یعنی مذاق) کرتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دمِ مرجع اور دمِ مرجعِ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

توبہ کے تین رکن ہیں

صدرُ الافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہیں: ”توبہ کے تین رکن ہیں: ﴿1﴾ اعترافِ جرم ﴿2﴾ ندامت ﴿3﴾ عزمِ ترک (یعنی اس گناہ کو چھوڑنے کا بخشنہ عہد)۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہے تو اُس کی تلافی بھی لازم۔ مثلاً تارکِ صلوٰۃ (یعنی نماز ترک کر دینے والے) کی توبہ کیلئے نمازوں کی قضا بھی لازم ہے۔ (خزائن العرفان، ص ۱۲، رضا اکیڈمی بمبئی)

سوئے کو نماز کیلئے جگانا کب واجب ہے

کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہے اُس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھولے ہوئے کو یاد دلادے۔ (ورنہ گنہگار ہوگا) (بہارِ شریعت، حصہ ۵۰) یاد رہے! جگانا یا یاد دلانا اُس وقت واجب ہوگا جبکہ ظن غالب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجب نہیں۔ محارم کو بے شک خود ہی جگا دے مگر نامحرموں مثلاً دیور و جیٹھ وغیرہ کو محارم کے ذریعے جگوائے۔

جلد سے جلد قضا کر لیجئے

جس کے ذمے قضا نمازیں ہوں اُن کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہذا فرصت کا جو وقت ملے اُس میں قضا پڑھتی رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

چھپ کر قضا کیجئے

قضا نمازیں چھپ کر پڑھئے، لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی سہیلیوں پر بھی) اس کا اظہار نہ کیجئے (مثلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج کی فجر قضا ہو گئی یا میں قضا ئے عمری کر رہی ہوں وغیرہ) کہ گناہ کا اظہار بھی مکروہ تحریمی و گناہ ہے (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۶۵۰) لہذا اگر لوگوں کی موجودگی میں وتر قضا کریں تو تکبیر قنوت کیلئے ہاتھ نہ اٹھائیں۔

جُمُعَةُ الْوَدَاعِ میں قضا ئے عُمری!

رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری جُمُعہ میں بعض لوگ باجماعت قضا ئے عُمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا ئیں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ باطلِ مخض ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۵۷) مُفسِّرِ شہیرِ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: جُمُعَةُ الْوَدَاعِ کے ظہر و عصر کے درمیان بارہ رَکعت نَفْلٌ دُور رَکعت کی نیت سے پڑھے۔ اور ہر رَکعت میں سورۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار آیۃُ الْکُرْسِی اور تین بار ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ اور ایک بار سورۃُ الْفَلَق اور سورۃُ النَّاس پڑھے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس قدر نمازیں اس نے قضا کر کے پڑھی ہوں گی۔ ان کے قضا کرنے کا گناہ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُعَاف ہو جائے گا یہ نہیں کہ قضا نمازیں اس سے مُعَاف ہو جائیں گی وہ تو پڑھنے سے ہی ادا ہوں گی۔

فَرَمَانِ مَحْكَمٍ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

عمر بھر کی قضا کا حساب

جس نے کبھی نمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور قضاے عمری پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا یا بالغہ ہوئی ہے اُس وقت سے نمازوں کا حساب لگائے۔ اگر یہ بھی یاد نہیں کہ کب بالغ یا بالغہ ہوئے ہیں تو احتیاط اسی میں ہے کہ ہجری سن کے حساب سے لڑکی 9 برس اور لڑکا 12 برس کی عمر سے حساب لگائے۔

قضا کرنے میں ترتیب

قضاے عمری میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجریں ادا کر لیں پھر تمام ظہر کی نمازیں اسی طرح عصر، مغرب اور عشاء۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قضاے عمری کا طریقہ (حنفی)

قضا ہر روز کی بیس رگتیں ہوتی ہیں۔ دو فرض فجر کے، چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشاء کے اور تین وتر۔ نیت اس طرح کیجئے، مثلاً ”سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اُس کو ادا کرتی ہوں۔“ ہر نماز میں اسی طرح نیت کیجئے۔

جس پر بکثرت قضا نمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر

رُکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کہ جب رکوع میں پوری پہنچ جائے اُس وقت سُبْحَن کا ”سین“ شروع کرے اور جب عظیم کا ”میم“ ختم کر چکے اُس وقت رکوع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح سجدہ میں بھی کرے۔ ایک تخفیف تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رُکعت میں اَلْحَمْد شریف کی جگہ فقط ”سُبْحَنَ اللّٰہ“ تین بار کہہ کر رکوع کر لے۔ مگر وتر کی تینوں رُکعتوں میں اَلْحَمْد شریف اور سورت دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ قعدہ اخیرہ میں تَشْهَد یعنی التَّحِيَّات کے بعد دونوں دُرودوں اور دعا کی جگہ صَرَف ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ“ کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف یہ کہ وتر کی تیسری رُکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللّٰہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار ”رَبِّ اغْفِرْ لِي“ کہے۔ (مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۵۷)

نمازِ قصر کی قضاء

اگر حالتِ سفر کی قضا نماز حالتِ اقامت میں پڑھیں گی تو قصر ہی پڑھیں گی اور حالتِ اقامت کی قضا نماز سفر میں قضا کریں گی تو پوری پڑھیں گی یعنی قصر نہیں کریں گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۱)

زمانہ ارتداد کی نمازیں

جو عورت مَعَاذَ اللّٰہ غُرُوجاً مُّرْتَدَہ ہو گئی پھر اسلام لائی تو زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مُرْتَدَہ ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ روزِ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

تھیں اُن کی قضا واجب ہے۔

(ردُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۶۴۷)

بچے کی پیدائش کے وقت نماز

دائی (MIDWIFE) نماز پڑھے گی تو بچے کے مرجانے کا اندیشہ ہے،

نماز قضا کرنے کیلئے یہ عذر ہے۔

(ردُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۶۲۷)

مریضہ کو نماز کب مُعاف ہے؟

ایسی مریضہ کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتی اگر یہ حالت پورے چھ

وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں اُن کی قضا واجب نہیں۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۱۲۱)

عمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا

جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھرے تو

اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہئے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور

تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کر کے، پھر ایک

اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔

(عالمگیری ج ۱، ص ۱۲۴)

قضا کا لفظ کہنا بھول گئی تو کوئی حرج نہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ

رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں: قضا بہ نیت ادا اور ادا

فَرَمَانِ مَصَنَّفِ (مُلِ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُورِ دُورِ پاک پر موبے تک تمہارا مجھ پر دُورِ دُورِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بہ نیت قضا دونوں صحیح ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۸ ص ۱۶۱)

نوافل کی جگہ قضا کے عمری پڑھنے

قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتی ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا میں پڑھے کہ **بَرِئُ الذِّمَّةِ** ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۵۵، ردُّ الْمُحْتَار، ج ۱ ص ۶۴۶)

فجر و عصر کے بعد نوافل نہیں پڑھ سکتے

نماز فجر (کے پورے وقت میں یعنی صبح صادق سے لیکر طلوع آفتاب تک جبکہ) عصر کے بعد وہ تمام نوافل ادا کرنے مکروہ (تحریمی) ہیں جو قصد اہوں اگرچہ تَحِیۃُ الْمَسْجِدِ ہوں، اور ہر وہ نماز جو غیر کی وجہ سے لازم ہو۔ مثلاً نذر اور طواف کے نوافل اور ہر وہ نماز جس کو شروع کیا پھر اسے توڑ ڈالا، اگرچہ وہ فجر اور عصر کی سنتیں ہی کیوں نہ ہوں۔ (دُرِّ الْمُحْتَار، ج ۲ ص ۴۴-۴۵)

قضا کیلئے کوئی وقت مُعَيَّن نہیں عمر میں جب پڑھے گی **بَرِئُ الذِّمَّةِ** ہو جائیگی۔ مگر طلوع وغروب اور زوال کے وقت نماز نہیں پڑھ سکتی کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۵۱، عالمگیری، ج ۱ ص ۵۲)

ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟

اگر ظہر کے فرض پہلے پڑھ لئے تو دو رکعت سنت بعد یہ ادا کرنے کے بعد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

چار رکعت سنت قبلہ ادا کیجئے چنانچہ سرکارِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزۃ فرماتے ہیں: ظہر کی پہلی چار سنتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعد فرض بلکہ مذہبِ ارنج (یعنی پسندیدہ ترین مذہب) پر بعد (دو رکعت) سنت بعد یہ کے پڑھیں بشرطیکہ ہنوز (یعنی ابھی) وقتِ ظہر باقی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۸۸، ملخصاً)

عصر و عشاء سے پہلے جو چار چار رکعتیں ہیں وہ سنتِ غیر مؤکدہ ہیں ان کی قضاء نہیں۔

کیا مغرب کا وقت تموڑا سا ہوتا ہے؟

مغرب کی نماز کا وقت غروبِ آفتاب تا ابتدائے وقتِ عشاء ہوتا ہے۔ یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتبار سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے مثلاً باب المدینہ کراچی میں نظامِ الاوقات کے نقشے کے مطابق مغرب کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 منٹ ہوتا ہے۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں: روزِ آبر (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں اس) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تجلیل (یعنی جلدی) مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے تو مکروہ تحریمی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: اس (یعنی مغرب) کا وقت مستحب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (بڑے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

بڑے ستاروں کے علاوہ) چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۵۳)

تراویح کی قضاء کا کیا حکم ہے؟

جب تراویح فوت ہو جائے تو اُس کی قضاء نہیں، اور اگر کوئی قضاء کر بھی لیتی ہے تو یہ جداگانہ نفل ہو جائیں گے، تراویح سے ان کا تعلق نہ ہوگا۔

(تَنْوِيرُ الْأَبْصَارِ، دُرِّ مُخْتَار، ج ۲، ص ۵۹۸)

نماز کا فدیہ

جن کے رشتے دار فوت ہوئے ہوں وہ

اس مضمون کا ضرور مطالعہ فرمائیں

میت کی عمر معلوم کر کے اس میں سے نو سال عورت کیلئے اور بارہ سال مرد کیلئے نابالغی کے نکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں حساب لگائیے کہ کتنی مدت تک وہ (یعنی مرحومہ یا مرحوم) بے نمازی رہا یا بے روزہ رہا، یا کتنی نمازیں یا روزے اس کے ذمہ قضا کے باقی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اندازہ لگالیجئے۔ بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عمر کے بعد بقیہ تمام عمر کا حساب لگالیجئے۔ اب فی نماز ایک صدقہ فطر خیرات کیجئے۔ ایک صدقہ فطر کی مقدار دو کلو سے 80 گرام کم گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے۔ اور ایک دن کی چھ نمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وتر واجب۔ مثلاً

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دو کلو سے 80 گرام کم گیہوں کی رقم 12 روپے ہو تو ایک دن کی نمازوں کے 72 روپے ہوئے اور 30 دن کے 2160 روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً 25920 روپے ہوئے۔ اب کسی میت پر 50 سال کی نمازیں باقی ہیں تو فدیہ ادا کرنے کیلئے 1296000 روپے خیرات کرنے ہوں گے۔ ظاہر ہے ہر کوئی اتنی رقم خیرات کرنے کی استطاعت (طاقت) نہیں رکھتی، اس کیلئے علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے شرعی حیلہ ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً وہ 30 دن کی تمام نمازوں کے فدیہ کی نیت سے 2160 روپے کسی فقیر یا فقیرنی کی ملک کر دے، یہ 30 دن کی نمازوں کا فدیہ ادا ہو گیا۔ اب وہ فقیر یا فقیرنی یہ رقم اُس دینے والی ہی کو ہبہ کر دے (یعنی تحفے میں دیدے) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر یا فقیرنی کو 30 دن کی نمازوں کے فدیے کی نیت سے قبضہ میں دے کر اس کا مالک بنا دے۔ اس طرح لوٹ پھیر کرتے رہیں یوں ساری نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے گا۔ 30 دن کی رقم کے ذریعے ہی حیلہ کرنا شرط نہیں وہ تو سمجھانے کیلئے مثال دی ہے۔ بالفرض 50 سال کے فدیوں کی رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لوٹ پھیر کرنے میں کام ہو جائے گا نیز فطرہ کی رقم کا حساب بھی گیہوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہوگا۔ اسی طرح روزوں کا فدیہ بھی فی روزہ ایک صدقہ فطر ہے نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اسی طریقے سے فدیہ ادا کر سکتے ہیں۔ غریب و امیر سبھی فدیہ کا حیلہ کر سکتے ہیں۔ اگر وراثا اپنے مرحومین کیلئے یہ عمل

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

کریں تو یہ میت کی زبردست امداد ہوگی، اس طرح مرنے والا بھی ان شاء اللہ عزوجل فرض کے بوجھ سے آزاد ہوگا اور ورثا بھی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔ بعض اسلامی بہنیں مسجد وغیرہ میں ایک قرآن پاک کا نسخہ دے کر اپنے من کو منالیتی ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نمازوں کا فدیہ ادا کر دیا یہ ان کی غلط فہمی ہے۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۶۷)

مرحومہ کے فدیہ کا ایک مسئلہ

عورت کی عادتِ حیض اگر معلوم ہو تو اس قدر دن اور نہ معلوم ہو تو ہر مہینے سے تین دن نو برس کی عمر سے مُستثنیٰ کریں (یعنی نو برس کی عمر کے بعد سے لیکر وفات تک ہر مہینے سے تین دن حیض کے سمجھ کر نکال دیں اور بقیہ جتنے دن بنیں ان کے حساب سے فدیہ ادا کر دیں۔) مگر جتنی بار **حَمْل** ہا ہو مدتِ **حَمْل** کے مہینوں سے ایامِ حیض کا استثناء نہ کریں۔ (چونکہ اس مدت میں حیض نہیں آتا اس لئے حیض کے دن کم نہ کریں) عورت کی عادت دربارہٴ نفاس اگر معلوم ہو تو ہر **حَمْل** کے بعد اتنے دن مُستثنیٰ کریں (یعنی کم کر دیں) اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نفاس کے لئے جانبِ اقل (یعنی کم سے کم) میں شرعاً کچھ تقدیر (مقدار مقرر) نہیں ممکن ہے کہ ایک ہی منٹ آ کر فوراً پاک ہو جائے۔ (یعنی اگر نفاس کی مدت یاد نہیں تو دن کم نہ کرے)

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۱۵۴)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

100 کوڑوں کا حیلہ

اسلامی بہنو! نماز کے فدیہ کا حیلہ میں نے اپنی طرف سے نہیں لکھا۔ حیلہ شرعی کا جواز قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی معتبر کتب میں موجود ہے۔ چنانچہ مفسرِ شہیر حکیم الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ”نور العرفان“ صفحہ 728 پر فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابی علیؑ نَبینَا وَ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَام کی بیماری کے زمانے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار خدمتِ سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضر ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قسم کھائی کہ ”میں تند رُست ہو کر سو کوڑے ماروں گا۔“ صَحْتِیَاب ہونے پر اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے انہیں سوتیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

وَ خُذْ بِبِیْكَ ضَعْفًا فَاصْرِبْ
بِهِ وَلَا تَحْنَطْ ط

ترجمہ کنز الایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

(بارہ ۲۳، ص: ۴۴)

”عالمگیری“ میں جیلوں کا ایک مُستَقِل باب ہے جس کا نام ”کتاب الجیل“ ہے چنانچہ ”عالمگیری کتاب الجیل“ میں ہے، ”جو حیلہ کسی کا حق مارنے یا اس میں شُبہ پیدا کرنے یا باطل سے فریب دینے کیلئے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور جو حیلہ اس لئے کیا جائے کہ آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصل کر لے وہ لہجھا ہے۔ اس قسم کے جیلوں کے جائز ہونے کی دلیل اللہ عزَّ وَّجَلَّ کا یہ فرمان ہے:

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

وَحُذِّ بِبَيْتِكَ ضَعْفًا فَاصْرُبْ
بِهِ وَلَا تَحْنُطْ ط

ترجمہ کنز الایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لیکر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ

(بارہ ۲۳، ص: ۴۴)

(فتاویٰ عالمگیری، ج ۶، ص ۳۹۰)

کان چہید نے کارواج کب سے ہوا؟

حیلے کے جواز پر ایک اور دلیل ملاحظہ فرمائیے چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، ایک بار حضرت سیدنا سارہ اور حضرت سیدنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ چپقلش ہو گئی۔ حضرت سیدنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کوئی عضو کاٹوں گی۔ اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صلح کروادیں۔ حضرت سیدنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، ”مَا حِيلَةُ يَمِينِي“ یعنی میری قسم کا کیا حیلہ ہوگا؟ تو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل ہوئی کہ (حضرت) سارہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو حکم دو کہ وہ (حضرت) ہاجرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے کان چہید دیں۔ اُسی وقت سے عورتوں کے کان چہید نے کارواج پڑا۔

(غمرغیون البصائر شرح الاشباه والنظائر، ج ۲، ص ۲۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم سرسلین (مہمہلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

گائے کے گوشت کا تحفہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ دیشان، محبوبِ رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے عرض کی: یہ گوشت حضرت سیدتنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔ یعنی یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ (صَحِیح مُسْلِم ص ۵۴۱ حدیث ۱۰۷۵)

زکوٰۃ کا شرعی حیلہ

اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سیدتنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ صدقے کی حقدار تھیں ان کو بطور صدقہ ملا ہوا گائے کا گوشت اگرچہ ان کے حق میں صدقہ ہی تھا مگر ان کے قبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تھا تو اُس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ صدقہ نہ رہا تھا۔ یوں ہی کوئی مستحق شخص زکوٰۃ اپنے قبضے میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفہ دے سکتا یا مسجد وغیرہ کیلئے پیش کر سکتا ہے کہ مذکورہ مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، ہدیہ یا عطیہ ہو گیا۔ فقہائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ السَّلام زکوٰۃ کا شرعی حیلہ کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں: زکوٰۃ کی رقم مُردے کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں صرف نہیں کر سکتے کہ تملیکِ فقیر (یعنی فقیر کو مالک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان امور میں خرچ کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو (زکوٰۃ کی رقم کا)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مالِک کر دیں اور وہ (تعمیر مسجد وغیرہ میں) صَرَف کرے، اس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۵ ص ۲۵)

100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! کفن و دفن بلکہ تعمیر مسجد میں بھی حیلہ شرعی کے ذریعہ زکوٰۃ استعمال کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قبضہ کر لیا تو اب وہ مالِک ہو چکا، جو چاہے کرے۔ حیلہ شرعی کی برکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہو گئی اور فقیر بھی مسجد میں دیکر ثواب کا حقدار ہو گیا۔ حیلہ کرتے وقت ممکن ہو تو زیادہ افراد کے ہاتھ میں رقم پھرائی جائے تاکہ سب کو ثواب ملے مثلاً حیلے کیلئے فقیر شرعی کو 12 لاکھ روپے زکوٰۃ دی، قبضہ کے بعد وہ کسی بھی اسلامی بھائی کو ٹھکانہ دیدے یہ بھی قبضے میں لیکر کسی اور کو مالِک بنادے، یوں سبھی بہ نیتِ ثواب ایک دوسرے کو مالِک بناتے رہیں، آخر والا مسجد یا جس کام کیلئے حیلہ کیا تھا اُس کیلئے دیدے تو ان شاء اللہ عزوجل سبھی کو بارہ بارہ لاکھ روپے صدقہ کرنے کا ثواب ملیگا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: تا جدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جو دو سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ہاتھوں میں صدقہ گزراؤ سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کیلئے ہے اور اس

(تاریخ بغداد ج ۷ ص ۱۳۵ رقم ۳۵۶۸)

کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

فرمانِ معظمہ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُعا کر دیا وہ بد بخت ہو گیا۔

فقیر کی تعریف

فقیر وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصْلِیَّہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) میں مُسْتَفْرِق (گھرا ہوا) ہو۔ مثلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سواری کے جانور (یا سائیکل، اسکوٹر یا کار وغیرہ) کاریگروں کے اوزار، پہننے کے کپڑے، خدمت کیلئے لونڈی، غلام، علمی شغل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زائد نہ ہوں (ج) اسی طرح اگر مَدِیُون (مقروض) ہے اور دین (قرضہ) نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔

(ردُّ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۳۳ وغیرہ)

مسکین کی تعریف

مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اسے سوالِ حلال ہے۔ فقیر کو (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) وغیرہ ضرورت و مجبوری سوالِ حرام ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۷-۱۸۸)

اسلامی بہنو! معلوم ہوا جو بھکاری کمانے پر قادر ہونے کے باوجود دینا ضرورت و مجبوری بطور پیشہ بھیک مانگتے ہیں گنہگار ہیں اور ایسوں کے حال سے باخبر ہونے کے باوجود ان کو دینا جائز نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

طرح طرح کے فدیے اور کفارے

اسلامی بہنو! یاد رہے! نماز و روزہ کے علاوہ میت کی طرف سے بہت سارے فدیے اور کفارے ہو سکتے ہیں مثلاً ﴿1﴾ زکوٰۃ ﴿2﴾ فطرے (مرد پر چھوٹے بچوں وغیرہ کے فطرے بھی جبکہ ادا نہ کئے ہوں) ﴿3﴾ قربانیاں ﴿4﴾ قسموں کے کفارے ﴿5﴾ سجدہ تلاوت جتنے واجب ہونے کے باوجود زندگی میں ادا نہیں کئے ﴿6﴾ جتنے نوافل فاسد ہوئے اور ان کی قضا نہ کی ﴿7﴾ جو جو منیتیں مانیں اور ادا نہ کیں ﴿8﴾ زمین کا عشر یا خراج جو ادا کرنے سے رہ گیا ﴿9﴾ فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہ کیا ﴿10﴾ حج و عمرے کے احرام کے کفارے مثلاً دم، یا صدقے اگر واجب ہوئے تھے اور ادا نہ کئے ہوں۔ ان کے علاوہ بھی بے شمار فدیے اور کفارے ہو سکتے ہیں۔

ان فدیوں کی ادائیگی کی صورتیں

روزہ، سجدہ تلاوت، فاسد شدہ نوافل کی قضا وغیرہ کے فدیے میں ہر ایک کے بدلے ایک ایک صدقہ فطر کی رقم ادا کرے۔ اور زکوٰۃ، فطرہ، قربانیاں، عشر و خراج وغیرہ میں جتنی رقم مرحوم یا مرحومہ کے ذمے نکلتی ہے وہ بھی ادا کرے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۴۰، ۵۴۱)

(تفصیلی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ ”مُخَرَّجہ“ جلد 10 میں صفحہ 523 تا 549 پر مبنی)

رسالہ، ”تَفَاسِيرُ الْأَحْكَامِ لِغُذِيَةِ الصَّلَاةِ وَالصَّيَامِ“ نیز مُفْتَرِ شہیر حَکِيمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی

احمد یار خان علیہ رحمۃ الہ تعالیٰ کی تصنیف ”جاء الحق“ سے ”إسقاط کایان“ پڑھ لیجئے)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نوافل کا بیان

دُرد و شریف کی فضیلت

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ، شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ، انیسُ
الْغَرِيبِينَ، سِرَاجُ السَّالِكِينَ، مَحْبُوبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، جنابِ صادق و امین
عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے
اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے
ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرد و پاک
پڑھتا ہے۔
(کنز العمال، ج ۱، ص ۲۵۰، حدیث ۲۱۷۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اللہ کا پیارا بننے کا نسخہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضورِ پاک، صاحبِ
کَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو
میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا اور میرا بندہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جن چیزوں کے ذریعے میرا قُرب چاہتا ہے ان میں مجھے سب سے زیادہ فرائض محبوب ہیں اور نوافل کے ذریعے قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے ضرور دوں گا اور پناہ مانگے تو

اسے ضرور پناہ دوں گا۔“ (صَحِیحُ الْبُخَارِی ج ۴، ص ۲۴۸ حدیث ۶۵۰۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ا
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلوة اللیل

رات میں بعد نمازِ عشاء جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں ہے: سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔“ (صَحِیحُ مُسْلِم، ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

تہجد اور رات میں نماز پڑھنے کا ثواب

اللہ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی پارہ 21 سُوْرَةُ السَّجْدَةِ آیت نمبر 16 اور 17 میں ارشاد فرماتا ہے:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝۱۲

ترجمہ کنز الایمان: ان کی کروٹیں جدا
(مزدور)

ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو

پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے

دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی

جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے

چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّنْ

قُرَّةٍ أَعْيُنٍ ۚ جَزَاءُ ۚ بِمَا كَانُوا

يَعْمَلُونَ ۝۱۴

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

صلوۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔ کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آٹھ تک ثابت۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۲۶، ۲۷) اس میں قراءت کا اختیار ہے کہ جو چاہیں پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ جتنا قرآن یاد ہے وہ تمام پڑھ لیجئے ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۃ الاخلاص پڑھ لیجئے کہ اس طرح ہر رکعت میں قرآن کریم ختم کرنے کا ثواب ملے گا، ایسا کرنا بہتر ہے، بہر حال سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سی بھی سورت پڑھ سکتے ہیں۔ (مُلَخَّصٌ از فتاویٰ رضویہ مَعرَجہ، ج ۷، ص ۴۴۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

تہجد گزار کیلئے جنت کے عالی شان بالا خانے

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ سید المبلغین، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِینِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک اعرابی نے اٹھ کر عرض کی: یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے لیے ہیں جو نرم گفتگو کرے، کھانا کھلائے، متواتر روزے رکھے، اور رات کو اٹھ کر اللہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پروردگار کا کلمہ جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

عَزَّوَجَلَّ کے لیے نماز پڑھے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

(سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ ج ۴ ص ۲۳۷ حدیث ۲۵۳۵، شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۴۰۴، حلیث ۳۸۹۲)

مفسرِ شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان مرقاة المناجیح جلد 2 صفحہ 260 پر اس حصّہ حدیث ”وَتَابِعُ الصَّيَامِ“ یعنی متواتر روزے رکھے کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی ہمیشہ روزے رکھیں سو اُن پانچ دنوں کے جن میں روزہ حرام ہے یعنی شوال کی یکم اور ذی الحجہ کی دسویں تا تیرہویں یہ حدیث اُن لوگوں کی دلیل ہے جو ہمیشہ روزے رکھتے ہیں بعض نے فرمایا کہ اس کے معنی ہیں ہر مہینے میں مسلسل تین روزے رکھے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”تہجد گزار“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے

نیک بندوں اور بندیوں کی 8 حکایت

(۱) ساری رات نماز پڑھتے رہتے

حضرت سیدنا عبدالعزیز بن رواد علیہ رحمۃ اللہ الجواد رات کو سونے کے لئے اپنے

بستر پر آتے اور اس پر ہاتھ پھیر کر کہتے: ”تُوْزَمُ ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جنت میں

تجھ سے زیادہ نرم بستر ملے گا پھر ساری رات نماز پڑھتے رہتے۔“ (إِحْيَاءُ الْعُلُومِ، ج ۱ ص

۴۶۷) اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہماری مغفرت ہو۔ "امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم"

بالتیقین ایسے مسلمان ہیں بے حد نادان

جو کہ نکلیں دنیا پہ مرا کرتے ہیں

(2) شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی سی آواز!

مشہور صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب لوگوں کے سو جانے کے بعد اٹھ کر قیام (یعنی عبادت) فرمایا کرتے تو ان سے صبح تک شہد کی مکھی کی سی بھنبھناہٹ سنائی دیتی۔ (اَحْبَاءُ الْعُلُوم، ج ۱ ص ۶۷) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ** کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَحَبَّت میں اپنی گُما یا الٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الٰہی

(3) میں جنت کیسے مانگوں!

حضرت سیدنا صلہ بن اَشِیم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الاکرم ساری رات نماز پڑھتے۔ جب سحری کا وقت ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتے: "یا الٰہی! میرے جیسا آدمی جنت نہیں مانگ سکتا لیکن تو اپنی رَحمت سے مجھے جہنم سے پناہ عطا فرما۔" (اَحْبَاءُ الْعُلُوم، ج ۱ ص ۶۷) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ** کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے

عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ بڑھاپے پر ہنس رہے تھے۔

صدقہ ہماری مغفرت ہو۔ 'امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الہی

(4) تمہارا باپ ناگہانی عذاب سے ڈرتا ہے!

حضرت سید ناریج بن خثیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی: ”ابا جان! کیا وجہ ہے کہ لوگ سو جاتے ہیں اور آپ نہیں سوتے؟“ تو ارشاد فرمایا: ”بیٹی! تمہارا باپ ناگہانی عذاب سے ڈرتا ہے جو اچانک رات کو آجائے۔“ (شعب الایمان ج ۱ ص ۵۴۳، رقم ۹۸۴) **اللہ رب العزت عزوجل کی**
ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہماری مغفرت ہو۔

'امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

گر تو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی

ہائے! میں نارِ جہنم میں جلوں گا یا رب!

(5) عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز

حضرت سید ناصفوان بن سلیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پند لیاں نماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سُوج گئی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس قدر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ بالفرض آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہہ دیا جاتا کہ کل

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُز و دُشریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

قیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اضافہ نہ کر سکتے (یعنی ان کے پاس عبادت میں اضافہ کرنے کے لئے وقت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔ جب سردی کا موسم آتا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکان کی چھت پر سویا کرتے تاکہ سردی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسم آتا تو کمرے کے اندر آرام فرماتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سونہ سکیں (کیوں کہ A.C. گجا ان دنوں بجلی کا پنکھا بھی نہ ہوتا تھا!)۔ سجدہ کی حالت میں ہی آپ کا انتقال ہوا۔ آپ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ عزوجل! میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔“ (اتحاف السادة المتقين بشرح احياء علوم الدین ج ۱۳ ص ۲۴۷، ۲۴۸) اللہ رب العزت عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

عفو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا
گر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یا رب!

(6) روتے روتے نابینا ہو جانے والی خاتون

حضرت سیدنا خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم رحلہ عابدہ کے پاس گئے۔ یہ بکثرت روزے رکھتی تھیں اور اتنا روتیں کہ ان کی بینائی جاتی رہی اور اتنی کثرت سے نمازیں پڑھتی کہ کھڑی نہ ہو سکتی تھیں، لہذا بیٹھ کر ہی نماز پڑھتی تھیں۔ ہم نے انہیں سلام کیا پھر اللہ عزوجل کے عفو و کرم کا تذکرہ کیا تاکہ ان پر معاملہ آسان

ہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر صبح اور دو مرتبہ شام درود پاک پڑھا اے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہو جائے۔ انہوں نے یہ بات سن کر ایک چیخ ماری اور فرمایا: ”میرے نفس کا حال مجھے معلوم ہے اور اس نے میرے دل کو زخمی کر دیا ہے اور جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے، خدا کی قسم! میں چاہتی ہوں کہ کاش! اللہ عزوجل نے مجھے پیدا ہی نہ کیا ہوتا اور میں کوئی قابل ذکر شے نہ ہوتی۔“ یہ فرما کر دوبارہ نماز میں مشغول ہو گئیں۔ (احیاء العلوم، ج ۵ ص ۵۲ ملخصاً) اللہ رب العزت عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

آہ سلبِ ایمان کا خوف کھائے جاتا ہے

کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

(7) موت کی یاد میں بھوکے رہنے والی خاتون

حضرت سیدتنا معاذہ عذویہ رحمۃ اللہ علیہا روزانہ صبح کے وقت فرماتیں: ”(شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔“ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: ”(شاید) یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔“ پھر صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (ایضاً ص ۱۵۱) اللہ رب العزت عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

برا دل کانپ اٹھتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے

کرم یا رب اندھیرا قبر کا جب یاد آتا ہے

خبر من مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُز و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

(8) گریہ وزاری کرنے والا خاندان

حضرت سیدنا قاسم بن راشد شیبانی قُدس سرُّہ النورانی کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا زمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مَحْضَب میں ٹھہرے ہوئے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ اور بیٹیاں بھی ہمراہ تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو اٹھے اور دیر تک نماز پڑھتے رہے۔ جب سحری کا وقت ہوا تو بلند آواز سے پکارنے لگے: ”اے رات میں پڑاؤ کرنے والے قافلے کے مسافر و! کیا ساری رات سوتے رہو گے؟ کیا اٹھ کر سفر نہیں کرو گے؟“ تو وہ لوگ جلدی سے اٹھ گئے اور کہیں سے رونے کی آواز آنے لگی اور کہیں سے دعا مانگنے کی، ایک جانب سے قرآن پاک پڑھنے کی آواز سنائی دی تو دوسری جانب کوئی وضو کر رہا ہوتا۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بلند آواز سے پکارا: ”لوگ صبح کے وقت چلنے کو اچھا سمجھتے ہیں۔“ (کتاب التہجد و قیام اللیل مع موسوعہ امام ابن ابی النبیاء، ج ۱، ص ۲۶۱ رقم ۷۲) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

انہیں خلد میں بسانا مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

فَرَمَانِ مَصْطَفَی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزد و پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُزد و پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نمازِ اشراق

دو فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ﴿۱﴾ جو نمازِ فجر باجماعت ادا

کر کے ذکر اللہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دُور رکعتیں پڑھیں تو اسے

پورے حج و عمرہ کا ثواب ملیگا۔ (سُنَنُ التِّرْمِذِی، ج ۲، ص ۱۰۰، حدیث ۵۸۶) ﴿۲﴾ جو شخص

نمازِ فجر سے فارغ ہونے کے بعد اپنے مُصلّے میں (یعنی جہاں نماز پڑھی وہیں) بیٹھا رہا

حتیٰ کہ اشراق کے نفل پڑھ لے صرف خیر ہی بولے تو اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے

اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (سُنَنُ ابی دَاوُد ج ۲، ص ۴۱، حدیث ۱۲۸۷)

حدیثِ پاک کے اس حصے ”اپنے مُصلّے میں بیٹھا رہے“ کی وضاحت

کرتے ہوئے حضرت سیدنا ملا علی قاری علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: یعنی مسجد

یا گھر میں اس حال میں رہے کہ ذکر یا غور و فکر کرنے یا علم دین سیکھنے سکھانے یا ”بیٹ

اللہ کے طواف میں مشغول رہے“ نیز ”صرف خیر ہی بولے“ کے بارے میں

فرماتے ہیں: ”یعنی فجر اور اشراق کے درمیان خیر یعنی بھلائی کے سوا کوئی گفتگو نہ کرے

کیونکہ یہ وہ بات ہے جس پر ثواب مُرتَّب ہوتا ہے۔ (مرقاۃ ج ۳، ص ۳۹۶، تحت الحدیث ۱۳۱۷)

”نمازِ اشراق کا وقت: سورج طلوع ہونے کے کم از کم بیس یا پچیس منٹ

بعد سے لے کر ضحوة کُبریٰ تک نمازِ اشراق کا وقت رہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

نمازِ چاشت کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو چاشت کی دو رکعتیں پابندی سے ادا کرتا رہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“

(سنن ابن ماجہ، ج ۲ ص ۱۵۳، ۱۵۴، حدیث ۱۳۸۲)

نمازِ چاشت کا وقت: اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی

نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (بہار شریعت، حصہ ۴ ص ۲۵) نمازِ اشراق کے فوراً بعد بھی چاہیں تو نمازِ چاشت پڑھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلوۃ التَّسْبِيح

اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے، شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے چچا جان حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا! اگر ہو سکے تو صلوۃ التَّسْبِيح ہر روز ایک بار پڑھے اور اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھ لیجئے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار۔

(سنن ابی کلوذ ج ۲ ص ۴۴، ۴۵، حدیث ۱۲۹۷)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط عطا فرماتا ہے۔

صَلَاةُ التَّسْبِيحِ پڑھنے کا طریقہ

اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: ”سُبْحَنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ“ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع سے پہلے دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں سُبْحَنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین مرتبہ پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھ کر پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور تین مرتبہ سُبْحَنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور سُبْحَنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ پڑھے پھر اس کے بعد یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے اسی طرح چار رکعت پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور باقی سب جگہ یہ تسبیح دس دس بار پڑھے یوں ہر رکعت میں 75 مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو مرتبہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۳۲)

تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔ (ایضاً ص ۳۳)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزدِ پاک پڑھو، تمہارا مجھ پر دُزدِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اِسْتِخَارَہ

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم کو تمام اُمور میں اِسْتِخَارَہ تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے، فرماتے ہیں: ”جب کوئی کسی اَمْر کا قصد کرے تو دو رَکعت نفل پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ

وَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَانْکَ تَقْدِرُوْا لَا اَقْدِرُ

وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ

تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَہِ

اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اَجَلِہِ فَاَقْدِرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ

لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ

لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَہِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ

اَمْرِیْ وَ اَجَلِہِ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَ اَقْدِرْ

لِی الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہِ۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا میں اسے استغفار کرتے رہوں گا۔

اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا (کرتی) ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ سے طلبِ قدرت کرتا (کرتی) ہوں اور تجھ سے تیرا فضلِ عظیم مانگتا (مانگتی) ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا (رکھتی) تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا (جانتی) اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر تیرے علم میں یہ امر (جس کا میں قصد و ارادہ رکھتا (رکھتی) ہوں) میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور میرے انجامِ کار میں دنیا و آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے اور میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے واسطے بَرَکت کر دے۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے بُرا ہے میرے دین و ایمان میری زندگی اور میرے انجامِ کار دنیا و آخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لیے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔ (صَحِیحُ الْبُخَارِی، ج ۱ ص ۳۹۳ حدیث ۱۱۶۲، رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲ ص ۵۶۹)

أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي میں ”اَوْ“ شکِ راوی ہے، فقہاء فرماتے ہیں کہ جمع کرے یعنی یوں کہے۔ وَعَاقِبَةُ أَمْرِي وَعَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ۔ (غُبَّہ، ص ۴۳۱)

مسئلہ: حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفسِ فعل کے لیے استخارہ نہیں ہو سکتا، ہاں تعینِ وقت (یعنی وقتِ مقرر کرنے) کے لیے کر سکتے ہیں۔ (ایضاً)

نَمَازِ اسْتِخَارَہ میں کون سی سورتیں پڑھیں

مستحب یہ ہے کہ اس دُعا کے اوّل آخِرُ الْحَمْدُ لِلّٰہ اور دُرُودِ شریف پڑھے اور پہلی رَکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰہ پڑھے اور بعض مشائخ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

فرماتے ہیں کہ پہلی میں **وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ** مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ^ط
سُبْحَنَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (۶۸) **وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ** (۶۹) (پ ۲۰، القصص: ۶۸، ۶۹) اور دوسری میں **وَمَا كَانَ لِنُفُوسٍ وَلَا لَمُومِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ** **وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلًّا مُبِينًا** (۳۶) (پ ۲۲، الأحزاب: ۳۶) پڑھے۔

(رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲ ص ۵۷۰)

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: ”اے انس! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب عزوجل سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا کہ بیشک اسی میں خیر ہے۔“ (ایضاً)

اور بعض مشائخ کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلَام سے منقول ہے کہ دُعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رُوسور ہے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سُرخ دیکھے تو بُرا ہے اس سے بچے۔ (ایضاً)

استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

(بہار شریعت حصہ ۴ ص ۳۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مَلُوءَةُ الْوَابِئِينَ كِي فَضِيلَت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت،

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دو مرتبہ صبح اور دو مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔“ (سنن ابن ماجہ، ج ۲ ص ۴۵ حدیث ۱۱۶۷)

نمازِ اوّابین کا طریقہ

مغرب کی تین رکعت فرض پڑھنے کے بعد چھ رکعت ایک ہی نیت سے پڑھئے، ہر دو رکعت پر قعدہ کیجئے اور اس میں اتحیات، درودِ ابراہیم اور دعا پڑھئے، پہلی، تیسری اور پانچویں رکعت کی ابتداء میں ثنا، تعوذ و تسمیہ (یعنی اعوذ اور بسم اللہ) بھی پڑھئے۔ چھٹی رکعت کے قعدے کے بعد سلام پھیر دیجئے۔ پہلی دو رکعتیں سنتِ مؤکدہ ہوئیں اور باقی چار نوافل۔ یہ ہے اوّابین (یعنی توبہ کرنے والوں) کی نماز۔ (الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۳ ملخصاً) چاہیں تو دو دو رکعت کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہارِ شریعت حصہ 4 صفحہ 15 اور 16 پر ہے: بعدِ مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں ان کو صلوةُ الاوّابین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ (درمختار، ردالمحتار ج ۲، ص ۵۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ

وضو کے بعد اعضاءِ خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(فَرْمُحْتَار، ج ۲، ص ۵۶۳) حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص وضو کرے اور اپنا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ مُتَوَجِّہ ہو کر دُور کَعْت پڑھے، اس کے لیے جَنّت واجب ہو جاتی ہے۔“ (صَحِیح مُسْلِم، ص ۱۴۴ حلیث ۲۳۴)

غسل کے بعد بھی دُور کَعْت نماز مُسْتَحَب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تَحِیَّۃُ الْوُضُو کے ہو جائیں گے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲ ص ۵۶۳) مکروہ وقت میں تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور غسل کے بعد والی دُور کَعْتیں نہیں پڑھ سکتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلٰوةُ الْاَسْرَارِ

دعاؤں کی مقبولیت اور حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے ایک مُجَرَّب (یعنی آزمودہ) نماز صَلٰوةُ الْاَسْرَارِ بھی ہے جس کو امام ابوالحسن نور الدین علی بن جریر ^{رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ} نحی شطنو فی نے بَہجۃُ الْاَسْرَارِ میں اور حضرت ملا علی قاری علیہ رَحْمۃُ اللہ الباری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رَحْمۃُ اللہ القوی نے حُضُور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سُنَّیں پڑھ کر دُور کَعْت نماز نَفْل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْد کے بعد ہر کَعْت میں گیارہ گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللہ پڑھے سلام کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کرے (مَثَلًا حمد و ثنا کی نیت سے سورۃ الفاتحہ پڑھے) پھر نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر گیارہ بار دُرود و سلام عرض کرے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زُروِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

اور گیارہ بار یہ کہے: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اغْنِنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَائِ حَاجَتِي يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ . ترجمہ: اے اللہ عزوجل کے رسول! اے اللہ عزوجل کے نبی! میری فریاد کو پہنچے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یہ کہے: يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَرِيمَ الطَّرْفَيْنِ اغْنِنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَائِ حَاجَتِي يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ .

(ترجمہ: اے جن و انس کے فریاد رس اور اے دونوں طرف (یعنی ماں باپ دونوں ہی کی جانب) سے بُرگ! میری فریاد کو پہنچے اور میری مدد کیجیے میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔) پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے۔ (عربی دعاؤں کے ساتھ ترجمہ پڑھنا ضروری نہیں)

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۵، بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۷)

حُسنِ نیت ہو، خطا تو کبھی کرتا ہی نہیں

آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلٰوةُ الْحَاجَاتِ

حضرت سیدنا خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ”جب حضور اکرم،

نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم، شافعِ اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کوئی

اہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔“ (سنن ابوداؤد، حلیت ۱۳۱۹ ج ۲ ص ۵۲)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اس کے لیے دو یا چار رکعت پڑھے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔“ (بہارِ شریعت، حصہ ۴ ص ۳۴) مثلاً کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں: کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ (ایضاً) حضرت سیدنا عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جس کی کوئی حاجت اللہ عزوجل کی طرف ہو یا کسی بنی آدم (یعنی انسان) کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی شاکرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجے پھر یہ پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ

الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ

رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ

وَالسَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا

هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم سر ملین (میں ہلام) پر دُورِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، پاک ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ مالک ہے عرشِ عظیم کا، حمد ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے جو رب ہے تمام جہاں کا، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا (مانگتی) ہوں اور طلب کرتا (کرتی) ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو، میرے لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

نابینا کو آنکھیں مل گئیں

حضرت سیدنا عثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کیجیے کہ مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا: ”اگر تو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔“ انہوں نے عرض کی: حضور! دعا فرما دیجئے۔ انھیں حکم فرمایا: کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو:

اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتَوْسَّلُ وَ اَتُوْجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ

مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ

اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ہٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

دینہ

۱۔ حدیثِ پاک میں اس جگہ ”یا محمد“ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے۔ مگر مجید و اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے ”یا محمد“ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہنے کے بجائے، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہنے کی تعلیم دی ہے۔

فرماتے ہیں: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تو تسل کرتا ہوں اور تیری

طرف مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے سے جو نعمی رحمت ہیں۔ یا

رسول اللہ! (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے سے اپنے رب

عَزَّوَجَلَّ کی طرف اس حاجت کے بارے میں مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں، تاکہ میری حاجت پوری ہو۔

”الہی! ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔“

سیدنا عثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ

پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی اندھے تھے ہی

نہیں۔“ (سنن ابن ماجہ، ج ۲ ص ۱۵۶ حدیث ۱۳۸۵، سنن الترمذی، ص ۳۳۶ ج ۵ حدیث ۳۵۸۹، المعجم

الکبیر، ج ۹ ص ۳۰ حدیث ۸۳۱۱، بہار شریعت، حصہ ۴ ص ۳۴)

اسلامی بہنو! شیطان جو یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ صرف ”یا اللہ“ کہنا

چاہئے ”یا رسول اللہ“ نہیں کہنا چاہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس حدیث مبارک نے

شیطان کے اس انتہائی خطرناک وسوسے کو بھی جڑ سے اکھاڑ دیا کہ اگر ”یا رسول اللہ“

کہنا جائز نہ ہوتا تو خود ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اس کی کیوں تعلیم دیتے؟ بس جھوم جھوم کر ”یا رسول اللہ“ کے نعرے لگاتے جائیے۔

یا رسول اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے

جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُعا و دعا پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گہن کی نماز

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ شہنشاہ خوش خصال، پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عہدِ کریم (یعنی مبارک زمانے) میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا، بلکہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، لہذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دعا و استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔ (صَحِیحُ الْبُخَارِی، ج ۱ ص ۳۶۳ حدیث ۱۰۵۹)

سورج گہن کی نماز سُنَّتِ مُؤکَّدہ اور چاند گہن کی نماز مُسْتَحَب ہے۔

(فَرْمُخْتَار، ج ۳ ص ۸۰)

گہن کی نماز پڑھنے کا طریقہ

یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان ہے، نہ اقامت، نہ بلند آواز سے قراءت،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاکی۔

اور نماز کے بعد دُعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو، دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار پر۔ (بہار شریعت، حصہ ۴ ص ۱۳۶)

ایسے وقت گھن لگا کہ اس وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں، بلکہ دُعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دُعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔ (الحوہرۃ النیرۃ، ص ۱۲۴، ردُّ الْمُحْتَار، ج ۳ ص ۷۸)

تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگا تار کثرت سے مینہ برسے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سُرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے ان سب کے لیے دو رکعت نماز مُسْتَحَب ہے۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۵۳، فَرْمُحْتَار، ج ۳ ص ۸۰، وغیرہما)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

نمازِ توبہ

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خُضُوْرِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔“ پھر یہ آیت پڑھی:

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ
ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ
فَاسْتَغْفَرُوا الذُّنُوبَ مِنْهُمْ وَمَنْ يَغْفِرِ
اللَّهُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا
عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾
(ب ۴، ال عمران: ۱۳۵)
ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کہ جب
کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں
اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو یاد کر کے اپنے
گناہوں کی مُعافی چاہیں اور گناہ کون
بخشے سوا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے؟ اور اپنے
کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔

(سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، ج ۱ ص ۱۵۴ حلیث ۴۰۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عشاء کے بعد دو نفل کا ثواب

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں
نے فرمایا: جو عشاء کے بعد دو رکعت پڑھے گا اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے
بعد پندرہ بار قل ھو اللہ اَحد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنت میں دو ایسے محل تعمیر
کرے گا جسے اہل جنت دیکھیں گے۔
(تفسیر درمنثور ج ۸ ص ۶۸۱)

سَنَتِ عَصْرَ كَيْ بَارِئِ مِیْنِ دُو فَرَامِیْنِ مِصْطَفَیِّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
﴿۱﴾ جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام
فرمادے گا۔ (الْمُعْتَمِدُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ، ج ۲۳ ص ۲۸۱ حلیث ۶۱۱) ﴿۲﴾ ”جو عصر سے پہلے
چار رکعتیں پڑھے، اُسے آگ نہ چھوئے گی۔“

(الْمُعْتَمِدُ الْآلَا وَ سَطُّ لِلطَّبْرَانِيِّ، ج ۲ ص ۷۷ حلیث ۲۵۸۰)

عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے

ظہر کے بعد چار رَکعت پڑھنا مُسْتَحَب ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر مُحَافَظَت کی اللہ تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرمادے گا (مُنَنِ النَّسَائِي ص ۳۱۰ حدیث ۱۸۱۳)۔ علاءِ مہ سید طحطاوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس پر (حقوق العباد یعنی بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مطالبات ہیں اللہ تعالیٰ اُس کے فریق کو راضی کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر ج ۱ ص ۲۸۴) اور علاءِ مہ شامی قُدَس سرُّہ السَّامی فرماتے ہیں: اُس کیلئے بشارت یہ ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۵۴۷)

اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں ظہر کی دس رَکعت نماز پڑھ لیتے

ہیں وہاں آخر میں مزید دو رَکعت نفل پڑھ کر بارہویں شریف کی نسبت سے 12 رَکعت کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! استقامت کے ساتھ دو نفل پڑھنے کی نیت فرما لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

استنجا کا طریقہ (حنفی)

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ نور بار ہے: ”تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔“
(الجامع الصغیر للسیوطی ص ۲۸۰ حدیث ۴۵۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عذاب میں تخفیف ہوگئی

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے (تو غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا: یہ دونوں قبر والے عذاب دیئے جارہے ہیں اور کسی بڑی چیز میں (جس سے بچنا دشوار ہو) عذاب نہیں دیئے جارہے بلکہ ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ اور دوسرا پُھل خوری کیا کرتا تھا پھر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چیرا اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا اور فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

(سُنَنِ النَّسَائِي ص ۱۳ حدیث ۳۱ صَحِيحُ الْبُخَارِي ج ۱ ص ۹۵ حدیث ۲۱۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

استنجا کا طریقہ

﴿1﴾ استنجا خانے میں جِثات اور شیاطین رہتے ہیں اگر جانے سے پہلے

بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لی جائے تو اس کی بَرَکت سے وہ ستر دیکھ نہیں سکتے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جن کی آنکھوں اور لوگوں کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔^(۱) یعنی جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے

ہیں ایسے ہی یہ اللہ (عزوجل) کا ذکر جِثات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِثات اس کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراۃ ج ۱ ص ۲۶۸) ﴿2﴾ استنجا خانے میں داخل ہونے سے پہلے

بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیجئے بلکہ بہتر ہے کہ یہ دُعا پڑھ لیجئے۔ (اول و آخر درود شریف)

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ یعنی اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میں ناپاک

مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ جُحوں (نروادہ) سے تیری پناہ مانگتا (مانگتی) ہوں۔ (2)

مدینہ

(1) (سُنَنِ التِّرْمِذِي ج ۲ ص ۱۱۳ حدیث ۶۰۶) (2) (کِتَابُ الدُّعَاءِ لِلطَّبْرَانِي، حدیث ۳۵۷، ص ۱۳۲)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

- ﴿3﴾ پھر پہلے **الناقد**م استنجا خانے میں رکھ کر داخل ہوں ﴿4﴾ سر پر دُوپٹا وغیرہ اچھی طرح لپیٹ لیجئے تاکہ اس کا گنارہ وغیرہ نجاست میں گر کر ناپاک نہ ہو جائے ﴿5﴾ ننگے سر استنجا خانے میں داخل ہونا ممنوع ہے ﴿6﴾ جب پیشاب کرنے یا قضاے حاجت کے لئے بیٹھیں تو منہ اور پیٹھ دونوں میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ ہوا گر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گئی تو یاد آتے ہی فوراً قبلہ کی طرف سے اس طرح رُخ بدل دے کہ کم از کم 45 ڈگری سے باہر ہو جائے اس میں اُمید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفرت و بخشش فرمادی جائے ﴿7﴾ اکثر اسلامی بہنیں بچے کو پیشاب یا پاخانے کے لئے جب بٹھاتی ہیں تو قبلہ کی سمت کا خیال نہیں رکھتیں، لہذا ان کو چاہئے کہ بچے کو اس طرح بٹھائیں کہ اس کا منہ یا پیٹھ قبلہ کو نہ ہو۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ گنہگار ہوگی ﴿8﴾ جب تک قضاے حاجت کے لئے بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ ہی حاجت سے زیادہ بدن کھولے ﴿9﴾ پھر دونوں پاؤں ذرا کشادہ کر کے بائیں (یعنی اُلے) پاؤں پر زور دے کر بیٹھے کہ اس طرح بڑی آنت کا منہ گھلتا ہے اور اجابت آسانی سے ہوتی ہے ﴿10﴾ کسی دینی مسئلے پر غور نہ کرے کہ محرومی کا باعث ہے ﴿11﴾ اس وقت چھینک ﴿12﴾ سلام یا ﴿13﴾ اذان کا جواب زبان سے نہ دے ﴿14﴾ اگر خود چھینکے تو زبان سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** نہ کہے، دل میں کہہ لے ﴿15﴾ بات چیت نہ کرے ﴿16﴾ اپنی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے ﴿17﴾ اُس نجاست کو نہ دیکھے جو بدن سے نکلی ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

﴿18﴾ خواجواہ دیر تک استنجا خانے میں نہ بیٹھے کہ بوا سیر ہونے کا اندیشہ ہے
 ﴿19﴾ پیشاب میں نہ تھو کے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلا ضرورت کھنکارے
 نہ بار بار ادھر ادھر دیکھے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے، بلکہ شرم
 کے ساتھ سر جھکائے رہے۔ ﴿26﴾ قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد پہلے
 پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام ﴿27﴾ عورت کے لئے پانی سے استنجا
 کرنے کا مُسْتَحَب طریقہ یہ ہے کہ ذرا کُشا ذہ ہو کر بیٹھے اور سیدھے ہاتھ سے آہستہ
 آہستہ پانی ڈالے اور اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی سے نجاست کے مقام کو دھوئے، لوٹا اُونچا رکھے
 کہ چھینٹیں نہ پڑیں سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور دھونے میں مُبالغہ کرے
 یعنی سانس کا دباؤ نیچے کی جانب ڈالے یہاں تک کہ اچھی طرح نجاست کا مقام دھل
 جائے یعنی اس طرح کہ چکنائی کا اثر باقی نہ رہے اگر عورت روزہ دار ہو تو پھر مُبالغہ نہ
 کرے ﴿28﴾ طہارت حاصل ہونے کے بعد ہاتھ بھی پاک ہو گئے لیکن بعد میں
 صابن وغیرہ سے بھی دھو لے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۳۱-۱۳۲، ردّ المُنحار ج ۱ ص ۶۱۵
 وغیرہ) ﴿29﴾ جب استنجا خانے سے نکلے تو پہلے سیدھا قدم باہر نکالے اور باہر نکلنے کے
 بعد (اول آخر دُرود شریف کے ساتھ) یہ دعا پڑھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے

تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت (راحت

الْأَذَى وَعَافَانِي

(سُنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۹۳ حدیث ۳۰۱) (بخشی۔)

مروان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بہتر یہ ہے کہ ساتھ میں یہ دُعا بھی ملا لے اس طرح دو حدیثوں پر عمل ہو

جایگا: **غُفْرَانُكَ** ترجمہ: میں اللہ عزوجل سے مغفرت کا سوال کرتا (کرتی) ہوں۔

(سُنَنُ التِّرْمِذِي، ج ۱ ص ۸۷ حدیث ۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ زم زم سے استنجا کرنا کیسا؟

﴿1﴾ زم زم شریف سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز۔ (بہار شریعت

حصہ ۲ ص ۱۳۵) ﴿2﴾ وضو کے بقیہ پانی سے طہارت کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔ (ایضاً)

﴿3﴾ طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں، بعض لوگ جو اس کو پھینک

دیتے ہیں یہ نہ چاہیے اسراف میں داخل ہے۔ (ایضاً)

استنجا خانہ کا رخ درست رکھئے

اگر خدا نخواستہ آپ کے گھر کے استنجا خانہ کا رخ غلط ہے یعنی بیٹھتے وقت

قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہوتی ہے تو اس کو دُرُست کرنے کی فوراً ترکیب کیجئے۔ مگر یہ

ذہن میں رہے کہ معمولی سا ترچھا کرنا کافی نہیں۔ W.C. اس طرح ہو کہ بیٹھتے

وقت منہ یا پیٹھ قبلہ سے 45 ڈگری کے باہر رہے۔ آسانی اسی میں ہے کہ قبلہ سے

90 ڈگری پر رخ رکھئے۔ یعنی نماز کے بعد دونوں بار سلام پھیرنے میں جس طرف

منہ کرتے ہیں ان دونوں سمتوں میں سے کسی ایک جانب W.C. کا رخ رکھئے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دھڑو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

استنجا کے بعد قدم دھو لیجئے

پانی سے استنجا کرتے وقت عموماً پاؤں کے ٹخنوں کی طرف چھینٹے آ جاتے ہیں لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ بعد فراغت قدموں کے وہ حصے دھو کر پاک کر لئے جائیں مگر یہ خیال رہے کہ دھونے کے دوران اپنے کپڑوں یا دیگر چیزوں پر چھینٹے نہ پڑیں۔

بل میں پیشاب کرنا

رحمت والے آقا، دو جہاں کے داتا، شافعِ روزِ جزاء، مکی مدنی مصطفیٰ، محبوبِ کبریا عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ شفقت نشان ہے: تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔
(سُنَنِ النَّسَائِي ص ۱۴ حدیث ۳۴)

جن نے شہید کر دیا

مفسرِ شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: **جُحْر** سے مراد یازمین کا سوراخ ہے یا دیوار کی پھٹن (یعنی دراڑ)، چونکہ اکثر سوراخوں میں زہریلے جانور (یا) چوئیاں وغیرہ کمزور جانور یا جثات رہتے ہیں، چوئیاں پیشاب یا پانی سے تکلیف پائیں گی یا سانپ و جن نکل کر ہمیں تکلیف دیں گے، اس لیے وہاں پیشاب کرنا منع فرمایا گیا۔ چنانچہ (حضرت سپدنا) سعد ابن عبدہ انصاری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی وفات اسی سے ہوئی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

سُورَاخ میں پیشاب کیا، جِن نے نکل کر آپ کو شہید کر دیا۔ لوگوں نے اُس سُورَاخ سے یہ آواز سنی: نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَرْجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَ رَمَيْنَاهُ بِسَهْمٍ فَلَمْ نُخْطِ فَوَادَه۔ ترجمہ: یعنی ہم نے قبیلہ خَرْج کے سردار سعد بن عبادہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو شہید کر دیا اور ہم نے (ایسا) تیر مارا جو ان کے دل سے آ رہا ہو گیا۔ (مراۃ ج اول ص ۲۶۷ مرقاة ج ۲ ص ۷۲ و اشعة اللمعات ج ۱ ص ۲۲۰) **اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ أَنْ يَرْحَمَتِ هُوَ** اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حمام میں پیشاب کرنا

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مگہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی غُسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر و سَو سے اس سے ہوتے ہیں۔ (سُنَنُ أَبِي دَاوُد، ج ۱ ص ۴۴ حدیث ۲۷) مُفَسِّرِ شہیر حکیم الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگر غُسل خانے کی زمین پُختہ ہو، اور اس میں پانی خارج ہونے کی نالی بھی ہو تو وہاں پیشاب کرنے میں حَرَج نہیں اگرچہ بہتر ہے کہ نہ کرے، لیکن اگر زمین کچی ہو، اور پانی نکلنے کا راستہ بھی نہ ہو تو پیشاب کرنا سخت بُرا ہے کہ زمین نجس ہو جائے گی، اور غُسل یا وضو میں گند پانی جسم پر پڑے گا۔ یہاں دوسری صورت ہی مُراد ہے اس لیے تاکیدِ مُمِنَعَت فرمائی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

گئی، یعنی اس سے وسوسوں اور وہم کی بیماری پیدا ہوتی ہے جیسا کہ تجربہ ہے یا گندی چھینٹیں پڑنے کا وسوسہ رہے گا۔
(مراۃ ج ۱ ص ۲۶۶)

استنجا کے ڈھیلوں کے احکام

﴿1﴾ آگے پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا (اس۔ تن۔ جا) کرنا سنت ہے، اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے، مگر مُسْتَحَب یہ کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔ فتاویٰ رضویہ مخرّجہ جلد 4 صفحہ 598 پر ہے: سوال: عورت بعد پیشاب کُلُوخ (یعنی ڈھیلا) لے یا صرف پانی سے استنجا کرے؟ جواب: دونوں کا جُمع کرنا افضل ہے اور اس کے حق میں کُلُوخ (یعنی ڈھیلے) سے کپڑا بہتر ہے ﴿2﴾ آگے اور پیچھے سے پیشاب، پاخانہ کے سوا کوئی اور نجاست، مثلاً خون، پیپ وغیرہ نکلے، یا اس جگہ خارج سے نجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی، جب کہ اس موضع (یعنی جگہ) سے باہر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مُسْتَحَب ہے ﴿3﴾ ڈھیلوں کی کوئی تعداد مُعَيَّن (یعنی مقررہ تعداد) سنت نہیں، بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے، تو اگر ایک سے صفائی ہو گئی سنت ادا ہو گئی اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی، البتہ مُسْتَحَب یہ ہے کہ طاق (مثلاً ایک، تین، پانچ) ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی گنتی پوری کرے، اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے، کہ طاق ہو جائیں۔

خود منہ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

﴿4﴾ ڈھیلوں سے طہارت اُس وقت ہوگی کہ نجاست سے مخرج (یعنی خارج ہونے

کی جگہ) کے آس پاس کی جگہ ایک درہم¹ سے زیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر درہم سے زیادہ سُن جائے تو دھونا فرض ہے، مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت رہے گا ﴿5﴾ کنکر، پتھر،

پھٹا ہوا کپڑا، (پھٹا ہوا کپڑا یا درزی کی بے قیمت کترن بہتر یہ ہے کہ سوتی (COTTON)

ہوتا کہ جلد جذب کر لے) یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بلا

کراہت جائز ہے ﴿6﴾ ہڈی اور کھانے اور گو براور پگی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ

اور کونلے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو، اگرچہ ایک

آدھ پیسہ سہی، ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ ﴿7﴾ کاغذ سے استنجا منع ہے،

اگرچہ اُس پر کچھ لکھا نہ ہو، یا ابو جہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو ﴿8﴾ دانے (یعنی سیدھے)

ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا، تو اسے دہنے (سیدھے)

ہاتھ سے جائز ہے ﴿9﴾ جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کر لیا اسے دوبارہ کام میں لانا

مکروہ ہے، مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔ ﴿10﴾

عورت کے لئے طریقہ یہ ہے کہ پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے، اور دوسرا

پیچھے سے آگے کی طرف، اور تیسرا آگے سے پیچھے کو ﴿11﴾ پاک ڈھیلے داہنی (

سیدھی) جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے، بائیں (اٹنے ہاتھ کی) طرف ڈال دینا،

دینہ

۱۔ درہم کی مقدار ”نجاست کا بیان“ میں ملاحظہ فرمائیے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھو، شک تہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اس طرح پر کہ جس رُخ میں نجاست لگی ہو نیچے ہو، مُستَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۳۲، ۱۳۴، عالمگیری ج ص ۴۸-۵۰) ﴿12﴾ ٹائلٹ پیپر کے استعمال کی علماء نے اجازت دی ہے کیوں کہ یہ اسی مقصد کیلئے بنایا گیا ہے اور لکھنے میں کام نہیں آتا۔ البتہ بہتر مٹی کا ڈھیلا ہے۔

مٹی کا ڈھیلا اور سائنسی تحقیق

ایک تحقیق کے مطابق مٹی میں نُو شادر (AMMONIUM CHLORIDE) نیز بدبو دُور کرنے والے بہترین اجزاء موجود ہیں۔ پیشاب اور فضلہ جراثیم سے لبریز ہوتا ہے، اس کا جسم انسانی پر لگنا نقصان دہ ہے۔ اس کے اجزاء بدن پر چپکے رہ جانے کی صورت میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ ”ڈاکٹر ہلوک“ لکھتا ہے: استنجا کے مٹی کے ڈھیلے نے سائنسی دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ مٹی کے تمام اجزاء جراثیم کے قاتل ہوتے ہیں لہذا مٹی کے ڈھیلے کے استعمال سے پردے کی جگہ پر موجود جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے بلکہ اس کا استعمال ”پردے کی جگہ کے کینسر“ (CANCER OF PENIS) سے بچاتا ہے۔

بُدھے کافر ڈاکٹر کا انکشاف

اسلامی بہنو! سنت کے مطابق قضائے حاجت کرنے میں آخرت کی سعادت اور دنیا میں بیماریوں سے حفاظت ہے۔ کفار بھی اسلامی اطوار کا خواہی نہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

خواہی اقرار کر ہی لیتے ہیں۔ اس کی جھلک اس حکایت میں ملاحظہ فرمائیے: چنانچہ فریالوجی کے ایک سینئر پروفیسر کا بیان ہے: میں اُن دنوں مراکش میں تھا، مجھے بخار آگیا، دوا کیلئے ایک غیر مسلم بڑھے گھاگ ڈاکٹر کے پاس پہنچا، اُس نے پوچھا: کیا مسلمان ہو؟ میں نے کہا: ہاں مسلمان ہوں اور پاکستانی ہوں۔ یہ سُن کر کہنے لگا: اگر تمہارے پاکستان میں ایک طریقہ جو خود تمہارا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بتایا ہوا ہے زندہ ہو جائے تو پاکستانی بیٹ سارے امراض سے بچ جائیں! میں نے حیرت سے پوچھا: وہ کون سا طریقہ ہے؟ بولا: اگر قھائے حاجت کیلئے اسلامی طریقے پر بیٹھا جائے تو اپنڈے سائیکس (APPENDICITIS) دائمی قبض، بواسیر اور گردوں کے امراض نہیں ہوں گے!

رَفْعِ حاجت کیلئے بیٹھنے کا طریقہ

اسلامی بہنو! یقیناً آپ بھی جانا چاہیں گی کہ وہ گرشماتی طریقہ کون سا ہے تو سنئے! حضرت سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں تاجدارِ رسالت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّت، سراپا عظمت و شرافت عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے علم دیا کہ ہم رَفْعِ حاجت کے وقت بائیں (اُلئے) پاؤں پر وزن دیں اور دایاں

پاؤں کھڑا رکھیں۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ ج ۱ ص ۴۸۸ حدیث ۱۰۲۰)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا اور ایک قیڑا اور ایک قیڑا اور ایک قیڑا پھاڑتا ہے۔

بائیں پاؤں پر وزن ڈالنے کی حکمت

رَفْع حاجت کے وقت اُکڑوں بیٹھ کر دایاں (سیدھا) پاؤں کھڑا یعنی اپنی اصلی حالت پر (NORMAL) رکھ کر بائیں یعنی اُلٹے پاؤں پر وزن دینے سے بڑی آنت جو کہ اُلٹی طرف ہوتی ہے اور اُسی میں فضلہ ہوتا ہے اُس کا مُنہ اچھی طرح کھل جاتا اور بآسانی فراغت ہو جاتی اور پیٹ اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے اور جب پیٹ صاف ہو جائے گا تو بہت ساری بیماریوں سے تحفظ حاصل رہے گا۔

کرسی نما کموڈ

افسوس! آج کل استنجا کیلئے کموڈ (COMMODE) عام ہوتا جا رہا ہے اس پر کرسی کی طرح بیٹھنے کے سبب ٹانگیں پوری طرح نہیں کھلتیں، اُکڑوں بیٹھنے کی ترکیب نہ ہونے کے سبب اُلٹے پاؤں پر وزن بھی نہیں دیا جاسکتا اور یوں آنتوں اور معدہ پر زور نہیں پڑتا اس لئے برابر فراغت نہیں ہو پاتی کچھ نہ کچھ فضلہ آنت میں باقی رہ جاتا ہے جس سے آنتوں اور معدے کے مُتَعَدِّد امراض پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ کموڈ کے استعمال سے اعصابی تناؤ پیدا ہوتا ہے، حاجت کے بعد پیشاب کے قطرات گرنے کے بھی خطرات رہتے ہیں۔

پردے کی جگہ کا کینسر

کرسی نما کموڈ میں پانی سے استنجا کرنا اور اپنے بدن اور کپڑوں کو پاک

اگر ماں مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرد پاک پڑے تو تمہارا مجھ پر دُرد پاک پڑنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

رکھنا ایک امر دُشوار ہے۔ زیادہ تر اس کیلئے ٹائلٹ پیپر کا استعمال ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل یورپ میں پردے کے حصوں کے مہلک (مُہ۔ لک) امراض بالخصوص پردے کی جگہ کا کینسر تیزی سے پھیلنے کی خبریں اخبارات میں شائع ہوئیں، تحقیقی بورڈ بیٹھا اور اُس نے نتیجہ یہ بیان کیا کہ ان امراض کے دُوبہی اسباب سامنے آئے ہیں (۱) ٹائلٹ پیپر کا استعمال کرنا اور (۲) پانی کا استعمال نہ کرنا

ٹائلٹ پیپر سے پیدا ہونے والے امراض

ٹائلٹ پیپر بنانے میں بغض ایسے کیمیکل استعمال ہوتے ہیں جو جلد (چمڑی) کیلئے انتہائی نقصان دہ ہیں۔ اس کے استعمال سے جلدی امراض پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ اَکیزیم اور چمڑی کا رنگ تبدیل ہونا۔ ”ڈاکٹر کین ڈیوس“ کا کہنا ہے: ٹائلٹ پیپر کا استعمال کرنے والے ان امراض کے استقبال کی تیاری کریں (۱) پردے کی جگہ کا کینسر (۲) بھگند (۳) ایک پھوڑا جو مقعد کے آس پاس ہوتا یعنی بیٹھنے کی جگہ پر اور بہت تکلیف پہنچاتا ہے (۴) جلد انفیکشن (SKIN INFECTION) (۵) پھپھوندی کے امراض (VIRAL DISEASES)

ٹائلٹ پیپر اور گردوں کے امراض

اطباء کا کہنا ہے کہ ٹائلٹ پیپر سے صفائی برابر نہیں ہوتی لہذا جراثیم پھیلنے اور بدن انسانی کے اندر جا کر طرح طرح کی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ خصوصاً

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

عورتوں کی پیشاب گاہ کے ذریعے گُر دوں میں داخل ہو جاتے ہیں جس کے سبب بسا اوقات گُر دوں سے پیپ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہاں ٹائلٹ پیپر کے استعمال کے بعد اگر پانی سے استنجا کر لیا جائے تو اس کا نقصان نہ ہونے کے برابر رہ جاتا ہے۔

سخت زمین پر قضاے حاجت کے نقصانات

گُرسی نما کموڈ اور W.C. کا استعمال شرعاً جائز ہے۔ سہولت کے لحاظ سے کموڈ کے مقابلہ میں W.C. بہتر ہے جبکہ کشادہ ہوتا کہ اس پر سکت کے مطابق بیٹھا جاسکے۔ لیکن آج کل چھوٹے W.C. لگائے جاتے ہیں اور ان میں کشادہ ہو کر نہیں بیٹھا جاسکتا۔ ہاں اگر قد چمپے یعنی پاؤں رکھنے کی جگہ فرش کے ساتھ ہموار رکھی جائے تو حسبِ ضرورت کشادہ بیٹھا جاسکتا ہے۔ ایک سُنّت نِرم زمین پر رُفَع حاجت کرنا بھی ہے۔ جیسا کہ حدیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہے: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو پیشاب کیلئے نِرم جگہ ڈھونڈے۔ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلشُّوْطَنِ ص ۳۷ حدیث ۵۰۷) اس کے فوائد کو تسلیم کرتے ہوئے لیول پاؤل (louval poul) کہتا ہے: ”انسان کی بقا مٹی اور فنا بھی مٹی ہے جب سے لوگوں نے نِرم مٹی کی زمین پر قضاے حاجت کرنے کے بجائے سخت زمین (یعنی W.C.، کموڈ وغیرہ) کا استعمال شروع کیا ہے اُس وقت سے مردوں میں جنسی (مردانہ) کمزوری اور پتھری کے امراض میں اضافہ ہو گیا ہے! سخت زمین پر حاجت کرنے کے اثرات مٹانے کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زُرد پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

غُدود (PROSTATE GLANDS) پر بھی پڑتے ہیں، پیشاب یا فضلہ جب نرم زمین پر گرتا ہے تو اس کے جراثیم اور تیزابیت فوراً جذب ہو جاتے ہیں جبکہ سخت زمین چونکہ جذب نہیں کر پاتی اس لئے تیزابی اور جراثیمی اثرات براہِ راست جسم پر حملہ آور ہوتے اور طرح طرح کے امراض کا باعث بنتے ہیں۔

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دُور تشریف لے جاتے

مدینے کے سلطان، رَحْمَتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ عظمت نشان پر قربان کہ جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے تو اتنی دُور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔ (سُننُ أبی داؤد، ج ۱ ص ۳۵ حدیث ۲) یعنی یا تو درختِ یاد یوار کے پیچھے بیٹھتے اور اگر چٹیل میدان ہوتا تو اتنی دُور تشریف لے جاتے جہاں کسی کی نگاہ نہ پڑ سکتی۔ (مراۃ ج ۱ ص ۲۶۲) یقیناً سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہر فعل میں دین و دنیا کی بے شمار بھلائیاں پنہاں ہوتی ہیں۔ پیشاب کرنے کے بعد اگر ہر فرد ایک لوٹا پانی بہا دیا کرے تو ان شاء اللہ عزوجل بدبو اور جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی، بڑا پیشاب کرنے کے بعد بھی جہاں ایک آدھ لوٹا پانی کافی ہو وہاں فلش ٹینک سے پانی نہ بہایا جائے کیوں کہ وہ کئی لوٹے پر مشتمل ہوتا ہے۔

قضائے حاجت سے قبل چلنے کے فوائد

آج کل بالخصوص شہروں میں بند کمرہ کے اندر ہی بیٹ الخلاء ہوتے ہیں، جو کہ جراثیم کی نشو و نما اور ان کے ذریعے پھیلنے والے امراض کے ذرائع ہیں۔ ایک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

بائیو کیمسٹری کے ماہر کا کہنا ہے: جب سے شہروں میں وسعت، آبادیوں کی کثرت اور کھیتوں کی قلت ہونے لگی ہے تب سے امراض کی خوب زیادت ہونے لگی ہے۔ قضاے حاجت کیلئے جب سے دُور چل کر جانا ترک کیا ہے قبض، گیس، تبخیر اور جگر کی بیماریاں بڑھ گئی ہیں۔ چلنے سے آنتوں کی حرکتوں میں تیزی آتی ہے۔ جس کے سبب حاجت تسلی بخش ہو جاتی ہے، آج کل بغیر چلے (گھر ہی گھر میں) بیٹ الخلا میں داخل ہو جانے کی وجہ سے بسا اوقات فراغت بھی تاخیر سے ہوتی ہے!

بیتُ الخلا جانے کی 47 نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): ”مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے“

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

- ﴿1﴾ سر ڈھانپ کر ﴿2﴾ جانے میں اُلٹے پاؤں سے اور ﴿3﴾ باہر نکلنے میں سیدھے پاؤں سے پہل کر کے اتباعِ سنت کروں گی ﴿4-5﴾ دونوں بار یعنی داخلے سے قبل اور نکلنے کے بعد مسنون دعائیں پڑھوں گی ﴿6﴾ صرف اندھیرے کی صورت میں یہ نیت کیجئے: طہارت پر مدد حاصل کرنے کیلئے بتی جلاؤں گی ﴿7﴾ فراغت کے فوراً بعد اسراف سے بچنے کی نیت سے بتی بجھا دوں گی ﴿8﴾ حدیث پاک ”الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ“ (صَحِيحُ مُسْلِمٍ ص ۱۴۰ حدیث ۲۲۳) ترجمہ: ”پاکی نصف ایمان ہے“، پر عمل کرتے ہوئے پاؤں کو گندگی سے بچانے کیلئے چپل پہنوں گی ﴿9﴾ پہنتے ہوئے سیدھے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

قدم سے اور ﴿10﴾ اُتارتے ہوئے اُلٹے سے پہل کر کے اِِتْبَاعِ سَتِّ کروں گی
 ﴿11-12﴾ سِتْر کھلا ہونے کی صورت میں اِسْتِقبالِ قبلہ (یعنی قبلہ کی طرف منہ کرنے)
 اور اِسْتِدْبَارِ قبلہ (یعنی قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے) سے بچوں گی ﴿13-14﴾ زمین سے
 قریب ہو کر فقط حسبِ ضرورت سِتْر کھولوں گی۔ اِسی طرح فراغت کے بعد ﴿15﴾
 اُٹھنے سے قبل ہی سِتْر چھپالوں گی ﴿16﴾ جو کچھ خارج ہوگا اُس کی طرف نہیں دیکھوں گی
 ﴿17﴾ پیشاب کے چھینٹوں سے بچوں گی ﴿18﴾ حیاء سے سر جھکائے رہوں گی
 ﴿19﴾ ضرورتاً آنکھیں بند کر لوں گی اور ﴿20-21﴾ بلا ضرورت شَرْمِ گاہ کو دیکھنے اور
 چُھونے سے بچوں گی ﴿22-26﴾ اُلٹے ہاتھ سے ڈھیلا پکڑ کر اُلٹے ہی ہاتھ سے خشک
 کر کے اُلٹے ہاتھ کی طرف اُلٹا (یعنی نجاست والا حصہ زمین کی طرف) رکھوں گی پاک سیدھی
 طرف رکھوں گی مُسْتَحَب تعداد میں مثلاً تین، پانچ، سات ڈھیلے استعمال کروں گی
 ﴿27﴾ پانی سے طہارت کرتے وقت بھی صُرف اُلٹا ہاتھ شَرْمِ گاہ کو لگاؤں گی ﴿28﴾
 شرعی مسائل پر غور نہیں کروں گی (کہ باعثِ محرومی ہے) ﴿29﴾ سِتْر کھلا ہونے کی
 صورت میں بات چیت نہیں کروں گی اور ﴿30-31﴾ پیشاب وغیرہ میں نہ تھوکوں گی نہ
 ہی اس میں ناک سنکوں گی ﴿32-33﴾ اگر فوراً حُتام ہی میں وضو کرنا نہ ہو تو طہارت
 والی حدیث پر عمل کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دھوؤں گی نیز ﴿34﴾ جو کچھ نکلا اُس کو
 بہادوں گی (پیشاب کرنے کے بعد اگر ہر فرد ایک لوٹا پانی بہادیا کرے تو اِنْ شاء اللہ عزوجل بدبو اور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی، بڑا استنجا کرنے کے بعد بھی جہاں ایک آدھ لوٹا پانی کافی ہو وہاں فلش ٹینک سے پانی نہ بہایا جائے کیوں کہ وہ کئی لوٹے پر مشتمل ہوتا ہے ﴿35﴾ پانی سے استنجا کرنے کے بعد پاؤں کے ٹخنوں والے حصے احتیاط کے ساتھ دھولوں گی (کیوں کہ اس موقع پر عموماً ٹخنوں کی طرف گندے پانی کے چھینٹے آجاتے ہیں) ﴿36﴾ فارغ ہو کر جلدی نکلوں گی ﴿37﴾ بے پردگی سے بچنے کیلئے بیٹ الخلا کا دروازہ بند کروں گی ﴿38﴾ مسلمانوں کو گھسن سے بچانے کیلئے بعد فراغت دروازہ بند کروں گی۔

عوامی استنجا خانے میں جاتے ہوئے یہ نیتیں بھی کیجئے

﴿39-41﴾ اگر لائن لمبی ہوئی تو صبر کے ساتھ اپنی باری کا انتظار کروں گی، کسی کی حق تلفی نہیں کروں گی، بار بار دروازہ بجا کر اُس کو ایذا نہیں دوں گی ﴿42﴾ اگر میرے اندر ہوتے ہوئے کسی نے بار بار دروازہ بجا یا تو صبر کروں گی ﴿43﴾ اگر کسی کو مجھ سے زیادہ حاجت ہوئی اور کوئی سخت مجبوری یا نماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو ایثار کروں گی ﴿44﴾ حتیٰ الامکان بھیڑ کے وقت استنجا خانے جا کر بھیڑ میں مزید اضافہ کر کے مسلمانوں پر بوجھ نہیں بنوں گی ﴿45﴾ درود یوار پر کچھ نہیں لکھوں گی ﴿46﴾ وہاں بنی ہوئی فحش تصویریں دیکھ کر اور ﴿47﴾ حیاء سوز تحریریں پڑھ کر اپنی آنکھوں کو بروزی قیامت اپنے خلاف گواہ نہیں بناؤں گی۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حیض و نفاس کا بیان (خفی)

دُرود شریف کی فضیلت

ایک بار کسی بھکاری نے گُفّار سے سوال کیا، اُنہوں نے مذاقا حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضر ہو کر دُستِ سوال دراز کیا۔ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے دُش بار دُرود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا: مُٹھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (گُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مُٹھی کھولی تو وہ سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحتُ القلوب ص ۷۲)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ : اور تم سے پوچھتے ہیں
حیض کا حکم تم فرماؤ: وہ ناپاکی ہے، تو عورتوں
سے الگ رہو حیض کے دنوں، اور ان سے
نزدیکی نہ کرو، جب تک پاک نہ ہو لیں، پھر
جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں
سے تمہیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے حکم دیا۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ
أَذَى ۚ فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي
الْمَحِيضِ ۚ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى
يَطْهُرْنَ ۚ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ
حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت تفسیر خزانِ العرفان میں لکھتے ہیں: عَرَب کے لوگ یہود و مجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے۔ ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے اور نصاریٰ (یعنی کرچن) اس کے برعکس حیض کے ایام میں عورتوں کے ساتھ بڑی مَحَبَّت سے مشغول ہوتے تھے اور اختلاط (میل بول) میں بہت مُبالغہ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حیض کا حکم دریافت کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اِفراط و تَفْرِیط (یعنی بڑھانے گھٹانے) کی راہیں چھوڑ کر اعتدال (میانہ روی) کی تعلیم فرمائی گئی اور بتا دیا گیا کہ حالتِ حیض میں عورتوں سے مُجَامَعَت (یعنی صُحْبَت) ممنوع ہے۔ (تفسیر خزانِ العرفان ص ۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حیض کسے کہتے ہیں؟

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اُسے حیض کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۳) حیض کیلئے ماہواری، ایام، ایام سے ہونا، مہینا، مہینا آنا، مہینے سے ہونا باری کے دن اور MONTHLY COURSE (منہلی کورس) وغیرہ الفاظ بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بولے جاتے ہیں۔

استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جو خون بیماری کی وجہ سے آئے۔ اس کو استحاضہ (اس۔ت۔حاضہ) کہتے ہیں۔ (ایضاً) اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نوری جِسْم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ایک عورت کے اگلے مقام سے خون بہتا رہتا تھا۔ اس کے لئے اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فتویٰ پوچھا۔ ارشاد فرمایا: اس بیماری سے پہلے مہینے میں جتنے دن وراتیں حیض آتا تھا، اُن کی گنتی شمار کر کے مہینے میں ان ہی کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو غسل کرے اور شرم گاہ پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھے۔ (مؤطا امام مالک، ج ۱ ص ۷۷-۷۸ حدیث ۱۴۰)

حیض کے رنگ

حیض کے چھ رنگ ہیں: ﴿۱﴾ سیاہ ﴿۲﴾ سُرخ ﴿۳﴾ سبز ﴿۴﴾ زرد ﴿۵﴾ گدلا ﴿۶﴾ مٹیالا۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۰) یاد رہے کہ عورت کے اگلے مقام سے جو خالص رطوبت بے آمیزش خون نکلتی ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹا اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔ (ایضاً ص ۲۶)

نوٹ: حَمْل والی عورت کو جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۱ ص ۵۲۴)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

حیض کی حکمت

بالغہ عورت کے بدن میں فطرً تضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ **حَمْل** کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے اگر ایسا نہ ہو تو **حَمْل** اور دودھ پلانے کے زمانے میں اس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ **حَمْل** اور ابتدائے شیر خواری (یعنی دودھ پلانے) میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ **حَمْل** ہو اور نہ دودھ پلانا تب وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۹۳)

حیض کی مدت

حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے ہیں۔ اگر ایک منٹ بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں بلکہ **استحاضہ** یعنی بیماری کا خون ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن اور دس راتیں یعنی 240 گھنٹے ہیں۔

کیسے معلوم ہو کہ استحاضہ ہے

اگر دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ آیا ہے تو دس دن تک حیض مانا جائے گا۔ اور اس کے بعد جو خون آیا وہ **استحاضہ** ہے، اور اگر پہلے عورت کو حیض آچکے ہیں اور اس کی عادت دس دن سے کم تھی تو عادت سے جتنے دن زیادہ خون آیا وہ **استحاضہ** ہے، مثال کے طور پر کسی عورت کو ہر مہینے میں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار رُوِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

۵ پانچ دن حیض آنے کی عادت تھی اب کی مرتبہ دس دن آیا تو یہ دس دن حیض کے مانے جائیں گے البتہ اگر بارہ دن خون آیا تو عادت والے پانچ دن حیض کے مانے جائیں گے اور سات دن استحاضے کے اور اگر ایک عادت مقرر نہ تھی بلکہ کسی مہینے چار دن تو کسی مہینے سات دن حیض آتا تھا تو کچھلی مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے، اور باقی استحاضے کا خون ہوگا۔

حیض کی کم از کم اور انتہائی عمر

کم سے کم 9 برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا۔ اور حیض آنے کی انتہائی عمر پچپن سال^{۵۵} ہے۔ اس عمر والی کو آئسہ (یعنی حیض و اولاد سے نا اُمید ہونے والی) کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۴) نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آئے گا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے یوں ہی 55 برس کی عمر کے بعد جو آئے گا وہ بھی استحاضہ ہے۔ لیکن اگر کسی کو 55 برس کی عمر کے بعد بھی خالص خون بالکل ایسے ہی رنگ کا آیا جیسا کہ حیض کے زمانے میں آیا کرتا تھا تو اس کو حیض مان لیا جائے گا۔

دو حیض کے درمیان کم از کم فاصلہ

دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے 15 دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ (ذمّہ خارج ۱ ص ۵۲۴) اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ حیض آنے کی مدت اچھی طرح یاد رکھے یا لکھ لے تاکہ شریعتِ مطہرہ پر احسن طریقے سے عمل کر سکے، مدتِ حیض یاد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہر و دِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

نہ رکھنے کی صورت میں بہت سی پیچیدگیاں ہو جاتی ہیں۔

اَہَم مَسْئَلہ

یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے، جب بھی حیض ہے۔ (دُرِّمُخْتَار ج ۱ ص ۵۲۳)

نفاس کا بیان

بچہ ہونے کے بعد عورت کے آگے کے مقام سے جو خون آتا ہے وہ نفاس کہلاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳۷)

نفاس کی ضروری وضاحت

اکثر اسلامی بہنوں میں یہ مشہور ہے کہ بچہ جننے کے بعد اسلامی بہن 40 دن تک لازمی طور پر ناپاک رہتی ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ برائے کرم! نفاس کی ضروری وضاحت پڑھ لیجئے:

نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت 40 دن ہے یعنی اگر 40 دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض ہے۔ لہذا 40 دن پورے ہوتے ہی غسل کر لے اور 40 دن سے پہلے بند ہو جائے خواہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس وقت بھی بند ہو غسل کر لے اور نماز و روزہ شروع

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

ہو گئے۔ اگر 40 دن کے اندر اندر دوبارہ خون آگیا تو شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے شمار ہوں گے۔ مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا اور غسل کر کے نماز روزہ وغیرہ کرتی رہی، 40 دن پورے ہونے میں فقط دو منٹ باقی تھے کہ پھر خون آگیا تو سارا چلہ یعنی مکمل 40 دن نفاس کے ٹھہریں گے۔ جو بھی نمازیں پڑھیں یا روزے رکھے سب بیکار گئے، یہاں تک کہ اگر اس دوران فرض و واجب نمازیں یا روزے قضا کئے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج 4 ص 354 تا 356)

نفاس کے متعلق کچھ ضروری مسائل

کسی عورت کو 40 دن رات سے زیادہ نفاس کا خون آیا، اگر پہلا بچہ پیدا ہوا ہے تو 40 دن رات نفاس ہے، باقی جتنے ایام 40 دن رات سے زیادہ ہوئے ہیں وہ استحاضے کے ہیں۔ اور اگر اس سے پہلے بھی بچہ تو پیدا ہوا تھا مگر یہ یاد نہیں رہا کہ کتنے دن خون آیا تھا تو اس صورت میں بھی یہی مسئلہ ہوگا یعنی 40 دن رات نفاس کے اور باقی استحاضے کے اور اگر پہلے بچے کے پیدا ہونے پر خون آنے کے دن یاد ہیں مثلاً پہلے جو بچہ پیدا ہوا تھا تو 30 دن رات خون آیا تھا تو اس صورت میں 30 دن رات نفاس کے ہیں باقی استحاضے کے مثلاً پہلے بچے کے پیدا ہونے پر 30 دن رات خون آیا تھا اور دوسرے بچے کی پیدائش پر 50 دن رات خون آیا تو 30

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دنِ نفاس کے ہوں گے باقی 20 دن رات استحاضے کے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۹)

حَمْل ساقط ہو جائے تو.....؟

حَمْل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عُضْو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں، تو یہ خونِ نفاس ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۳۷) ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا، یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۹)

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

بچہ جننے کے بعد سے لیکر نفاس سے پاک ہونے تک عورت زچہ کہلاتی ہے ایسی عورت یعنی زچہ کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے۔ اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں کوئی حرج نہیں، بعض اسلامی بہنیں زچہ کے برتن تک الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک طرح سے ناپاک سمجھتی ہیں ایسی بے ہودہ رسموں سے احتیاط لازم ہے۔ اسی طرح یہ مسئلہ (مَس۔ء۔لہ) بھی من گھڑت ہے کہ زچہ (نفاس والی) جب غسل کرے تو وہ چالیس لوٹوں کے پانی سے غسل کرے ورنہ غسل نہیں اترے گا۔ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ اپنی ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

استحاضہ کے احکام

﴿1﴾ استحاضے میں نہ نماز مُعاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۳۹)

﴿2﴾ مُسْتَحَاضَہ (مُس - ت - حاضہ یعنی استحاضے والی) کا کعبہ شریف میں داخل ہونا،

طوافِ کعبہ، وضو کر کے قرآن شریف کو ہاتھ لگانا اور اس کی تلاوت کرنا یہ تمام اُمور بھی

(رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۱، ص ۵۴۴)

جائز ہیں۔

﴿3﴾ اِسْتَحَاضَہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ (بار بار خون آنے کے سبب) اس کو اتنی مہلت

نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی

حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وضو سے اُس وقت میں جتنی نمازیں

چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۷)

﴿4﴾ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ

لے، تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (یعنی ایسی صورت میں ”معذور“ نہیں کہلائے گی) (ایضاً)

حیض و نفاس کے 21 احکام

﴿1﴾ حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۲، عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

﴿2﴾ ان دنوں میں نمازیں مُعاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں۔ البتہ روزوں کی قضا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

دوسرے دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۲، دُرُ مُختَار ج ۱ ص ۵۳۲)

اس معاملہ میں اسلامی بہنیں امتحان میں پڑ جاتی ہیں۔ ایک تعداد ہے جو روزے قضا نہیں کرتی۔ مہربانی کر کے لازمی روزے قضا کریں ورنہ جہنم کا عذاب سہا نہ جائے گا۔

﴿3﴾ حیض و نفاس والی کو قرآن مجید پڑھنا حرام ہے خواہ دیکھ کر پڑھے یا زبانی

پڑھے۔ یوں ہی قرآن مجید کا چھونا بھی حرام ہے۔ ہاں اگر جُزدان میں قرآن مجید ہو

تو اُس جُزدان کو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۱)

﴿4﴾ قرآن مجید پڑھنے کے علاوہ دوسرے تمام اُردو و وظائفِ کلمہ شریف اور دُرود

شریف وغیرہ حیض و نفاس کی حالت میں اسلامی بہن بلا کراہت پڑھ سکتی ہے بلکہ

مُسْتَحَب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وضو کر کے اتنی دیر تک دُرود شریف اور

دوسرے وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر میں نماز پڑھ سکتی تھی تاکہ عادت باقی رہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۱، ۱۰۲)

﴿5﴾ حیض و نفاس کی حالت میں ہمبستری حرام ہے۔ اس حالت میں ناف سے

گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد اپنے کسی عضو سے نہ چھوئے کہ یہ بھی ناجائز

ہے، جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ

بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔ ہاں ناف سے اوپر اور گھٹنے کے نیچے کے

بدن کو چھونا اور بوسہ وغیرہ دینا جائز ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۴) اس حالت میں عورت مرد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۵)

﴿6﴾ حیض و نفاس کی حالت میں اسلامی بہن کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ ہاں اگر

چور یا دُرندے سے ڈر کر یا کسی بھی شدید مجبوری سے مجبور ہو کر مسجد میں چلی جائے تو

جائز ہے مگر اس کو چاہئے کہ تیمم کر کے مسجد میں جائے۔ (ایضاً ص ۱۰۱-۱۰۲)

﴿7﴾ حیض و نفاس والی اسلامی بہن اگر عید گاہ میں داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(ایضاً ص ۱۰۲) اسی طرح فنائے مسجد میں بھی جاسکتی ہے۔ مثلاً دعوتِ اسلامی کے

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی کا وسیع و عریض تہ خانہ جہاں اسلامی

بہنوں کا سُنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے یہ فنائے مسجد ہے یہاں حیض و نفاس والی آسکتی

ہے، اجتماع میں شریک ہو سکتی ہے۔ سُنتوں بھرا بیان بھی کر سکتی ہے نعت شریف بھی پڑ

ھ سکتی ہے، دُعا بھی کروا سکتی ہے۔

﴿8﴾ حیض و نفاس کی حالت میں اگر مسجد کے باہر رہ کر اور ہاتھ بڑھا کر مسجد سے

کوئی چیز اٹھالے یا مسجد میں کوئی چیز رکھ دے تو جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۱۰۲)

﴿9﴾ حیض و نفاس والی کو خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ

مسجدِ الحرام کے باہر سے ہو حرام ہے۔ (ایضاً)

﴿10﴾ حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کو اپنے بستر پر سُلانے میں غلبہ شہوت یا

﴿فرمانِ مصطفیٰ﴾ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُور و دُشرف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط پہاڑ جتنا ہے۔

اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو شوہر کے لئے لازم ہے کہ بیوی کو اپنے بستر پر نہ سلائے بلکہ اگر گمان غالب ہو کہ شہوت پر قابو نہ رکھ سکے گا تو شوہر کو ایسی حالت میں بیوی کو اپنے ساتھ سُلانا گناہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۵)

﴿11﴾ حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کے ساتھ ہمبستری کو حلال سمجھنا کُفر ہے اور حرام سمجھتے ہوئے کر لیا تو سخت گنہگار ہو اس پر توبہ کرنا فرض ہے۔ اور اگر شروع حیض و نفاس میں ایسا کر لیا تو ایک دینار اور اگر قریب ختم کے کیا تو نصف (یعنی آدھا) دینار خیرات کرنا مُستَحَب ہے (ایضاً ص ۱۰۴) عجب نہیں کہ یہاں سونا دینا ہی اُنسب (یعنی مناسب تر) ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۶۴) تاکہ خدا کے غضب سے امان پائے۔ اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ خیرات کر دینے کا ذہن بنا کر معاذ اللہ عزوجل جان بوجھ کر جماع میں مبتلا ہو، اگر ایسا کیا تو سخت گنہگار اور جہنم کا حقدار ہے۔ دُرِّ مُخْتَار میں ہے: اس کا مُصْرَف وُہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ کیا عورت پر بھی صدقہ کرنا مُستَحَب ہے؟ ظاہر بات یہ ہے کہ عورت پر یہ حکم نہیں ہے۔ (دُرِّ مُخْتَار، ج ۱ ص ۵۴۳)

﴿12﴾ روزے کی حالت میں اگر حیض و نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے، فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۴)

مدینہ

(1) فتاویٰ رضویہ ج 4 ص 356 پر ایک دینار دس درہم کے برابر لکھا ہے اس سے ماخوذ کر کے دینار سے مراد (دو تولہ ساڑھے سات ماش) 30.618 گرام (چاندی یا اس کی رقم) بنتی ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرد پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرد پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

﴿13﴾ حیض اگر پورے دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع کرنا جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو لیکن مُسْتَحَب یہ ہے کہ نہانے کے بعد صُحبت کرے۔ (ایضاً ص ۱۰۵)

﴿14﴾ اگر دن دن سے کم میں حیض بند ہو گیا تو تا وقتیکہ غسل نہ کرے یا وہ وقتِ نماز جس میں پاک ہوئی نہ گزر جائے صُحبت کرنا جائز نہیں۔ (ایضاً)

﴿15﴾ حیض و نفاس کی حالت میں سجدہ تلاوت بھی حرام ہے اور سجدہ کی آیت سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (ایضاً ص ۱۰۴)

﴿16﴾ رات کو سوتے وقت عورت پاک تھی اور صُبح کو سو کر اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اُسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا رات سے حائضہ نہیں مانی جائے گی۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۴)

﴿17﴾ حیض والی صُبح کو سو کر اٹھی اور گدّی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک مانی جائے گی۔ (ایضاً)

﴿18﴾ جب تک عورت کو خون آئے نماز چھوڑے رکھے البتہ اگر خون کا بہنا دس دن رات کامل سے آگے بڑھ جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے یہ اس صورت میں ہے کہ پچھلا حیض بھی دس دن رات آیا ہو اور اگر پچھلا حیض دس دن سے کم تھا۔ مثلاً 6 دن کا تھا تو اب غسل کر کے چار دن کی قضا نمازیں پڑھے اور اگر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پچھلا حیض چار دن کا تھا تو اب چھ دن کی قضا نمازیں پڑھے گی۔

(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۴ ص ۳۵۰)

﴿19﴾ جو حیض اپنی پوری مدت یعنی دس دن کامل سے کم میں ختم ہو جائے اس میں دو صورتیں ہیں: (۱) یا تو عورت کی عادت سے بھی کم مدت میں ختم ہوا یعنی اس سے پہلے مہینے میں جتنے دن حیض آیا تھا اتنے دن بھی ابھی نہیں گزرے تھے کہ خون بند ہو گیا۔ لہذا اس صورت میں صحبت ابھی جائز نہیں اگرچہ غسل بھی کر لے۔

(۲) اور اگر عادت سے کم مدت حیض نہیں آیا۔ مثلاً پہلے مہینے سات دن حیض آیا تھا اب بھی سات دن یا آٹھ دن حیض آ کر ختم ہو گیا یا یہ پہلا ہی حیض ہے جو اس عورت کو آیا اور دس دن سے کم میں ختم ہوا تو ان صورتوں میں صحبت جائز ہونے کے لئے دو باتوں میں سے ایک بات ضروری ہے: (الف) یا تو عورت غسل کر لے اور اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمم کرنا ہو تو تیمم کر کے نماز بھی پڑھ لے صرف تیمم کافی نہیں۔ (ب) یا عورت غسل نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس عورت پر کوئی نماز فرض، فرض کافی نہیں۔ یعنی نماز پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں وہ نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی ہے تو اس صورت میں بغیر طہارت یعنی غسل کے بغیر بھی اس سے صحبت جائز ہو جائے گی۔

(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۴ ص ۳۵۲)

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و دو پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

﴿20﴾ نفاس میں خون جاری ہوتا ہے اگر پانی جاری ہو تو وہ کوئی چیز نہیں لہذا چالیس دن کے اندر جب بھی خون لوٹے گا شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی کے گنے جائیں گے۔ جو دن بیچ میں خون نہ آنے کی وجہ سے خالی رہ گئے وہ بھی نفاس ہی میں شمار ہوں گے مثلاً بچے کی ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا۔ عورت نے طہارت کا گمان کر کے غسل کیا اور نماز، روزہ وغیرہ ادا کرتی رہی مگر چالیس دن پورے ہونے میں ابھی دو منٹ باقی تھے کہ پھر خون آ گیا تو یہ سارے دن نفاس ہی کے ٹھہریں گے، نمازیں بیکار گئیں، فرض یا واجب روزے یا اگلی قضا نمازیں جتنی پڑھی ہوں انھیں پھر پھیرے۔ (فتاویٰ رضویہ، مخرجہ ج ۴ ص ۳۵۴)

﴿21﴾ حیض والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی جائز اور اسے اپنے ساتھ کھانا کھلانا بھی جائز، ان باتوں سے اجتراز و اجتناب یہود و مجوس^(۱) کا مسئلہ ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ (ایضاً ص ۳۵۵)

حیض اور نفاس کے متعلق آٹھ مدنی پھول

﴿1﴾ حیض و نفاس کی حالت میں اسلامی بہنیں درس بھی دے سکتی ہیں اور بیان بھی کر سکتی ہیں اسلامی کتاب کو چھونے میں بھی حرج نہیں۔ قرآن پاک کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگانا حرام ہے۔ نیز کسی پرچے پر اگر صرف آیت قرآنی لکھی ہو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دیگر کوئی عبارت نہ لکھی ہو تو اُس کاغذ کے آگے پیچھے کسی بھی حصے کو نہ کنارے کو چھونے کی اجازت نہیں۔

﴿2﴾ قرآن پاک یا قرآنی آیت یا اس کا ترجمہ پڑھنا اور چھونا دونوں حرام ہے۔

﴿3﴾ اگر قرآنِ عظیم جو دان میں ہو تو جو دان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں، یوہیں

رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے،

گرتے کی آستین، دُوپٹے کی آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے

(کندھے) پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے

چولی قرآن مجید کے تابع تھی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۸)

﴿4﴾ اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا خبر پریشان پر

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ کہا یا بہ نیتِ ثنا پوری سورۃ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا

سورۃ حشر کی پچھلی تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے آخر سورۃ تک

پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔ یوہیں

تینوں قُلْ بِلاَ لَفْظِ قُلْ بہ نیتِ ثنا پڑھ سکتی ہے اور لَفْظِ قُلْ کے ساتھ نہیں پڑھ سکتی اگرچہ بہ

نیتِ ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا مُتَعَيِّن ہے، نیت کو کچھ دخل نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۸)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

﴿5﴾ ذکر و اذکار، دُرود و سلام نعت شریف پڑھنے، اذان کا جواب دینے وغیرہ میں

کوئی مُضایقہ نہیں۔ حلقہ ذکر میں شرکت کر سکتی ہیں۔ بلکہ ذکر کروا بھی سکتی ہیں۔

﴿6﴾ خصوصاً یہ بات یاد رکھئے کہ (ان دنوں میں) نماز اور روزہ حرام ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۲)

﴿7﴾ مَرُوت میں بھی ایسے موقع پر ہرگز ہرگز نماز نہ پڑھئے کہ فقہائے کرام رَحْمَتُہُمُ

اللہ السلام یہاں تک فرماتے ہیں: بِلَاعْذَرِجَانِ بوجہ کرِ بغیر وضو کے نماز پڑھنا کُفْر

ہے۔ جبکہ اسے جائز سمجھے یا استہزاء (یعنی مذاق اڑاتے ہوئے) یہ فعل کرے۔

(مخ الروض الازھر ص ۴۶۸)

﴿8﴾ ان دنوں کی نمازوں کی قضا نہیں البتہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے روزوں کی قضا

فَرَض ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۲) جب تک قضا روزے ذمے باقی رہتے ہیں اُس

وقت تک نفلی روزے کے مقبول ہونے کی اُمید نہیں۔ ان احکام کی تفصیلی معلومات کیلئے

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت حصہ ۲ صفحہ ۹۱ تا ۱۰۹ کا مطالعہ کرنے کی ہر

اسلامی بہن کو نہ صِرْف درخواست بلکہ سخت تاکید ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر سورۃ زُروڈ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زنانی بیماریوں کے گھریلو علاج

زُروڈ شریف کی فضیلت

اللہ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وِصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصَافَحَہ کریں اور نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) پر زُروڈ پاک بھیجیں تو اُن کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“ (مسند ابی یعلیٰ، ج ۳، ص ۹۵، حدیث ۲۹۵۱ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! ہر ایک کا طبعی مزاج الگ الگ ہوتا ہے ایک ہی دوا کسی کے لئے آبِ حیات کا کام دکھاتی ہے تو کسی کیلئے موت کا پیغام لاتی ہے لہذا کتابوں میں لکھے ہوئے (اور اس کتاب کے بھی) یا عوام الناس کے بتائے ہوئے علاج شروع کرنے سے قبل اپنی طبعیہ سے مشورہ کر لینا ضروری ہے۔ ایک مدنی پھول یہ بھی قبول کر لیجئے کہ بدل بدل کر نہیں بلکہ ایک ہی طبعیہ سے علاج کروانا مُنَاسِب رہتا ہے کہ وہ طبعی مزاج سے واقف ہو جاتی ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بیماریوں سے حفاظت کیلئے.....

پُرانی زنانی بیماریوں سے نجات اور آئندہ ان سے تحفظات (ت۔
 حَف۔ فُظَات) کے لئے اسلامی بہنیں یہ چیزیں بکثرت استعمال کریں ﴿1﴾ چھندر
 ﴿2﴾ پتے والی سبزیاں ﴿3﴾ ساگ ﴿4﴾ سویا بین ﴿5﴾ چولائی کا ساگ
 ﴿6﴾ سرسوں کا ساگ ﴿7﴾ کڑھی پتا مریض غیر مریض سبھی اس کو کھالیں، اسے
 سالن سے نکالکر پھینک نہ دیا کریں ﴿8﴾ ہرا دھنیہ ﴿9﴾ پودینہ ﴿10﴾ کالے
 اور سفید چنے ﴿11﴾ دالیں ﴿12﴾ غیر چھنے آٹے کی روٹی۔ (براؤن ٹبزر (روٹی) اور
 براؤن بریڈ (ڈبل روٹی) کے نام سے غیر چھنے آٹے کی روٹیاں بیکری سے مل سکتی ہیں)

حیض کی خرابی کے نقصانات

حیض گھل کر نہ آنے، یا تکلیف سے آنے یا بند ہو جانے سے کئی قسم کے
 امراض جنم لیتے ہیں۔ مثلاً چکر آنا، سر کا درد اور خون کی خرابی کے امراض جیسے خارش،
 پھوڑے پھنسیاں وغیرہ۔

حیض کی خرابی اور ڈراؤنے خواب

حیض کی خرابیوں کی وجہ سے مریضہ کو دوسری پریشانیوں کے علاوہ
 ڈراؤنے خواب بھی تنگ کرتے ہیں، یہاں تک کہ بعض اوقات عامل ”اثرات“
 کہہ کر مزید خوفزدہ کر دیتے ہیں! حالانکہ وہ آسیب زدہ نہیں ہوتی۔ اسلامی بہن یا
 اسلامی بھائی کو جس وجہ سے بھی ڈراؤنے خواب آتے ہوں۔ روزانہ سوتے وقت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مسلمان (مہم السلام) پر زور دیا کہ بڑھو تو مجھ پر بھی بڑھوے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

یا مُتَكَبِّرُ 21 بار (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ لیا کرے۔ اس عمل کی پابندی کرنے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ خواب میں نہیں ڈریں گے۔

کثرت حیض کے دوا علاج

﴿1﴾ بہت زیادہ خون گرتا ہو اور چکر آتے ہوں تو تھوڑے سے تلخی کے رس میں ایک چمچ شہد ملا کر پینا مفید ہے ﴿2﴾ چھ گرام دھنیا (بیج) آدھ کلو پانی میں خوب پکائیے یہاں تک کہ پانی آدھا رہ جائے اب اُتار کر ایک چمچ شہد ملا کر نیم گرم پی لیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ جلد فائدہ ہو جائے گا۔ (مدت 20 دن)

ماہواری کی خرابیوں کے تین علاج

﴿1﴾ ہینگ کھانے سے رحم (بیچہ دان) سُکھتا اور حیض صاف آتا ہے ﴿2﴾ 12 گرام کالے تل، پاؤ کلو پانی میں خوب جوش دیجئے جب تین گھنٹے پانی جل جائے تو اس میں کچھ گڑ ڈال کر دوبارہ جوش دیجئے (پینے کے قابل ہو جانے کے بعد) یہ پانی پینے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ماہواری کی تکلیف کم اور ایام دُرست ہو جائیں گے ﴿3﴾ کچی پیاز کھانے سے ماہواری صاف آتی ہے اور درد نہیں ہوتا۔

حیض بند ہونے کے 6 علاج

﴿1﴾ اگر گرمی یا خشکی کے باعث حیض بند ہو جائے تو ایک کپ سونف کے عَرَق میں ایک چھوٹا چمچ تر بوز کے بیج کا مُغز اور ایک چمچ شہد ملا کر صبح و شام پیئیں ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو جائے گا۔ پانی خوب کثرت سے پیئیں، ہو سکے تو

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

روزانہ 12 گلاس پی لیں ﴿2﴾ 25 گرام گڑ اور 25 گرام سونف ایک کلو پانی میں جوش دیجئے، اندازاً جب ایک پیالی رہ جائے تو چھان کر گرم گرم پی لیجئے۔ تا حصولِ شفا روزانہ صبح و شام یہ علاج کیجئے ﴿3﴾ ہر کھانے کے ساتھ لہسن کا ایک جوا (یعنی لہسن کی پوتھی کی قاش) باریک کاٹ کر نگل لیجئے اور بہتر ہے کہ اُبال کر پی لیجئے۔ (نماز اور ذکر و دُرُود کیلئے منہ خوب صاف کیجئے حتیٰ کہ بدبو ختم ہو جائے) ﴿4﴾ تین عدد جھوہارے، مغز بادام 10 گرام، ناریل 10 گرام اور کشمش یعنی خشک چھوٹے انگور 20 گرام حیض کے دنوں میں روزانہ گرم دودھ کے ساتھ استعمال کیجئے ﴿5﴾ ایامِ حیض سے ایک ہفتہ قبل روزانہ دودھ کے ساتھ 25 گرام سونف استعمال کیجئے ﴿6﴾ آلو، مسور اور خشک غذائیں ماہواری میں رُکاوت بنتی ہیں لہذا ان ایام میں ان سے پرہیز کیجئے۔

حیض کے دَرْد کا علاج

25 گرام گڑ اور گاجر کے بیج 15 گرام دو گلاس پانی میں اُبال لئے جب آدھا گلاس رہ جائے تو چھان کر پی لیجئے۔ اگر حیض دَرْد سے آتا ہو تو اس کے ایام میں بغیر دَرْد کے آنے لگے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تیا خُدا کے پانچ حُرُوف کی

نسبت سے بانجہ پن کے 5 علاج

﴿1﴾ ہر نماز کے بعد دونوں میاں بیوی (اول آثر ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ) قرآن

عمران مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُورِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

علیہ الصلوٰۃ والسلام
کریم میں وارد یہ دُعا ہے ابراہیم تین بار پڑھتے رہیں:

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي
وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ (۱) (پ ۱۳ ابراہیم ۴۰-۴۱)

علیہ الصلوٰۃ والسلام
﴿2﴾ دونوں ہر نماز کے بعد (اول آخر ایک بار دُرود شریف) دُعا زکریا بھی تین

مرتبہ پڑھ لیا کریں: رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ (۲)

(پ ۱۳ عمران ۳۸) ﴿3﴾ ایک عدد جانیفل باریک پیس کرسات حصے کر لیجئے۔ تین ماہ

تک عورت ایک ایک حصہ روزانہ صبح پانی سے استعمال کرے۔ مگر حیض کے دوران نہ

لے ﴿4﴾ 12 گرام سونف اور 50 گرام گلقد روزانہ رات کو گرم دودھ سے

کھائیے ﴿5﴾ آدھا کلو شکر، آدھا کلو سونف، 250 گرام مغز بادام، آدھا کلو دہی

گھی۔ سونف کو باریک پیس کر گرم گھی میں ملا دیجئے نیز شکر ڈال دیجئے پھر چولھے سے

اُتار کر گولے ہوئے بادام اوپر ڈال دیجئے۔

ترکیب استعمال: جس دن ماہواری شروع ہو اُس دن سے میاں بیوی دونوں تیس تیس

گرام صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کرنا شروع کر دیں۔ (مدت علاج کم از کم ۹۲ دن)

دینہ
(1) ترجمہ کنز الایمان: اے میرے رب! مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب! اور ہماری دعا سن لے اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔ (2) ترجمہ کنز الایمان: اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے سٹھری اولاد، بے شک تو ہی دعا سننے والا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

حاملہ کی تکالیف کے 6 علاج

- ﴿1﴾ دِیسی گھی میں بھنی ہوئی پیٹنگ دِیسی گھی کے ساتھ کھانے سے درِ ذیہ اور چکر میں فائدہ ہوتا ہے ﴿2﴾ اگر حاملہ کو بھوک نہ لگتی ہو تو ڈوچھ اور ک کے رس میں سپاری جتنا گڑ اور پاؤچھ اجماعا چورن ملا کر صبح و شام استعمال کرنے سے بھوک خوب لگتی ہے ﴿3﴾ دورانِ حمل بخار اور ولادت کے بعد درِ کمر ہو تو آدھا چمچ پسی ہوئی سونٹھ، آدھا چمچ اجماعا اور آدھا چمچ دِیسی گھی ملا کر صبح و شام کھلائیے ان شاء اللہ عزوجل آرام آجائے گا ﴿4﴾ حاملہ روزانہ مالٹا اور صُرف ایک عدد چھوٹا سیب کھائے، اگر مجبوری ہو تو تب بھی آرن کی گولیاں کم سے کم استعمال کرے۔ ان شاء اللہ عزوجل ہر قسم کی بیماری سے حفاظت ہوگی اور بچہ خوبصورت ہوگا۔ سیب اور آرن کی گولیاں زیادہ کھانے سے بچہ کالا پیدا ہو سکتا ہے ﴿5﴾ تے، متلی، بدہضمی، گیس سے پیٹ پھولنا، بلغم، پیٹ کا درد اور حاملہ کی دیگر تکالیف میں اجماعا کا چورن آدھا چمچ نیم گرم پانی کے ساتھ صبح و شام استعمال کرنا بہت مفید ہے ﴿6﴾ تین گرام پسا ہوا دھنیہ اور 12 گرام شکر کو چاول کے دھوون (یعنی چاول کا دھویا ہوا پانی) کے ساتھ حاملہ استعمال کرے تو تے میں افاقہ (کی، فائدہ) ہوتا ہے۔

حسین و عقیلمند مند اولاد کیلئے

حاملہ اگر بکثرت خر بوزہ کھائے تو اولاد حسین اور صحت مند پیدا ہوگی۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنوس ترین شخص ہے۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ - اور اگر حاملہ ”لو بیا“ (جو کہ ایک مشہور سبزی ہے) کثرت سے کھائے تو اولاد عقلمند پیدا ہو۔ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ -

ایامِ حمل کیلئے بہترین عمل

حَمْل میں کسی قسم کی بھی تکلیف ہو اُس کیلئے نیز وَضْعِ حَمْل (یعنی ولادت) میں آسانی کی خاطر سورۃ مَرِیم (پ ۱۵) کا وُز د بے حد مفید ہے۔ حاملہ روز پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے یا کوئی دوسرا پڑھ کر دم کر دے۔ روزانہ نہ پڑھ سکے تو جب درد کی شدت ہو یا بچہ پیٹ میں ٹیڑھا ہو جائے تو پڑھ کر دم کر لیا کرے۔ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں خوب ظاہر ہوں گی۔

حَمْل میں تاخیر

اگر حَمْل میں مطلوبہ دُرد شروع ہونے میں تاخیر ہو جائے تو بہت پُرانا گُڑ 30 یا 40 گرام لیکر 100 گرام پانی میں گرم کیجئے، جب گُڑ پگھل جائے تو ”سُہاگہ“ اور ”پُھولی ہوئی پھٹکری“ دو گرام ملا کر پلانے سے إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آسانی سے ولادت ہو جائے گی۔

اگر پیٹ میں بچہ ٹیڑھا ہو گیا تو...

سُورۃ اِنْشِقَاق کی ابتدائی پانچ آیات تین بار پڑھے۔ (اول و آخر تین مرتبہ دُرد شریف پڑھے) آیتوں کے شروع میں ہر بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لے۔ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لے۔ روزانہ یہ عمل کرتی رہے۔ وَثَقْنَا فُتْنَانِ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔

آیات کا وِرد کرتی رہے۔ دوسرا کوئی بھی دم کر کے دے سکتا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
بچہ سیدھا ہو جائے گا۔ درِ دِزہ کیلئے بھی یہ عمل مفید ہے۔

سفید پانی

﴿1﴾ تین تین گرام زیرہ اور شکر کو پیس کر ملا لیجئے۔ اس چورن کو مناسب
مقدار میں چاول کے دھوون میں ملا کر پینے سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سفید پانی گرنا
بند ہو جائیگا ﴿2﴾ 6 گرام خالص گھی اور ایک پکا کیلا ساتھ کھانے سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ
عَزَّوَجَلَّ پانی گرنا بند ہوگا۔

”یافاطمہ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے حَمْل کی حفاظت کے 7 علاج

﴿1﴾ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اعراب لگانے کی حاجت نہیں البتہ دونوں جگہ لا کے دائرے کھلے
رکھئے) کسی کاغذ پر 55 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسب ضرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم
جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزین یا چمڑے میں سی کر حاملہ گلے میں
پہن یا بازو میں باندھ لے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حَمْل کی بھی حفاظت ہوگی اور
بچہ بھی بلا و آفت سے سلامت رہے گا۔ اگر 55 بار (اول آخر ایک بار دُرود شریف کے
ساتھ) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی بچہ کے منہ پر لگا دیں تو
اِنْ شَاءَ اللّٰہ بچہ ذہین ہوگا اور بچوں کو ہونے والی بیماریوں سے بھی محفوظ رہے گا۔ اگر

ترجمہ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُرو پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

یہی پڑھ کر زیت (یعنی زیتون شریف کے تیل) پر دم کر کے بچے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مل دیا جائے تو بے حد مفید ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کیڑے مکوڑے اور دیگر موزی جانور بچے سے دُور رہیں گے۔ اس طرح کا پڑھا ہوا زیت بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالش کیلئے بھی نہایت کارآمد ہے (فیضانِ سنت جلد اول ص ۹۹۵) ﴿2﴾ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (بغیر اعراب مگر دونوں جگہ لا کے دائرے کھلے ہوں) کسی رکابی (یا کاغذ) پر 11 بار لکھ کر دھو کر عورت کو پلا دیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَمْل کی حفاظت ہوگی۔ جس عورت کو دودھ نہ آتا ہو یا کم آتا ہو اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے بھی یہ عمل مفید ہے۔ چاہیں تو ایک ہی دن پلائیں یا کئی روز تک روزانہ ہی لکھ کر پلائیں ہر طرح سے اختیار ہے ﴿3﴾ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ 111 بار کسی کاغذ پر لکھ کر حاملہ کے پیٹ پر باندھ دیجئے اور ولادت کے وقت تک باندھے رہئے (ضرورتاً کچھ دیر کیلئے کھولنے میں حرج نہیں) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَمْل بھی محفوظ رہے گا اور بچہ بھی صحت مند پیدا ہوگا۔ (فیضانِ سنت جلد اول ص ۱۲۹۶) ﴿4﴾ حفاظتِ حَمْل کیلئے شروع حَمْل سے لیکر بچہ کا دودھ چھڑانے تک روزانہ ایک بار سورۃُ وَالشَّمْسِ (پ ۳۰) پڑھے ﴿5﴾ حَمْل ضائع ہونے کے خطرے کی صورت میں روزانہ بعد نمازِ فجر شوہر حاملہ زوجہ کے پیٹ پر شہادت کی انگلی رکھ کر دس بار دائرہ بنائے اور ہر بار انگلی گھماتے ہوئے يَا مُبْتَدِئُ پڑھے ﴿6﴾ يَا رَقِيبُ سات بار روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

حاملہ پڑھے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بچہ ضائع نہ ہوگا ﴿7﴾ جس عورت کا حَمْل گر جاتا ہو اُسے چاہئے کہ آغاز سے لیکر آخری دن تک روزانہ صبح خشک دھنیہ 21 دانے اور شام کو کالازیرہ دو چٹکیاں ٹھنڈے پانی کے ساتھ نگل لیا کرے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مقررہ وقت پر تند رست بچے کی ولادت ہو جائے گی۔

لیکوریا کا علاج

﴿1﴾ ناشتے کے بعد تین خشک انجیر کھائیے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔

عرق النساء کے دوا علاج

﴿1﴾ روزانہ درد کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اوّل آخر دُرود شریف سورۃ الفاتحہ ایک بار اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کر دیجئے: اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنِّيْ سُوْءَ مَا اَجِدُ۔ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے مرض دور فرما دے) اگر دوسرا کوئی پڑھ کر دم کرے تو عَنِّي کی جگہ مرد کیلئے عَنْہ (1) اور عورت کیلئے عَنْہا کہے۔ (مدّت: تاحصولِ شفاء) ﴿2﴾ يَا مُحْيِيْ سَات بار پڑھ کر گیس ہو یا پیٹھ یا پیٹ میں تکلیف یا عرق النساء یا کسی بھی جگہ درد ہو یا کسی عُضْو کے ضائع ہو جانے کا خوف ہو، اپنے اوپر دم کر دیجئے۔ (مدّت: تاحصولِ شفاء)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نجاستوں کا بیان (مختصر)

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ
صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَقَرُّبِ نشان ہے: ”جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرودِ پاک
پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے
آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔“

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج ۱۰، ص ۲۵۳، حدیث ۱۷۲۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

نجاست کی اقسام

نجاست کی دو قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ نَجَاسَتِ غَلِیْظَہ (غلیظہ) ﴿۲﴾ نَجَاسَتِ خَفِیْفَہ

(فتاویٰ قاضی خان ج ۱ ص ۱۰)

(خَفِیْفَہ)۔

نجاستِ غلیظہ

﴿۱﴾ انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وضو واجب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہو نجاستِ غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھرتے، حیض و نفاس و استحاضے کا خون، منی، مذی، ودی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴۶) ﴿2﴾ جو خون زخم سے بہانہ ہو پاک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ ج ۱ ص ۲۸۰) ﴿3﴾ دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے، نجاستِ غلیظہ ہے۔ یوہیں ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے، نجاستِ غلیظہ ہے۔ (ایضاً ص ۲۶۹ - ۲۷۰) ﴿4﴾ خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور چربی، (یعنی جس جانور میں بہتا خون ہوتا ہے وہ اگر بغیر ذبح شرعی کے مر جائے تو مردار ہے، نیز مجوسی یا بت پرست یا مرتد کا ذبیحہ بھی مردار ہے اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو بِسْمِ اللّٰهِ اکبر پڑھ کر ذبح کیا ہو اس کا گوشت پوست (چرا)، سب ناپاک ہو گیا۔ ہاں مسلمان نے حرام جانور کو بھی اگر شرعی طریقے سے ذبح کر لیا تو اس کا گوشت پاک ہے اگرچہ کھانا حرام ہے، بواخیز یو کے کہ وہ نجس العین ہے کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا) ﴿5﴾ حرام چوپائے جیسے گٹا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی اور سور کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ﴿6﴾ ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اُونٹ کی مینگنی اور ﴿7﴾ جو پرندہ کہ اونچانہ اڑے اس کی بیٹ جیسے مرغی اور بط (بطخ) چھوٹی ہو خواہ بڑی، اور ﴿8﴾ ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تازی اور سیندھی اور ﴿9﴾ سانپ کا پاخانہ پیشاب اور ﴿10﴾ اُس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں،

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

یوہیں ان کی کھال اگرچہ پکا (یعنی سکھا) لی گئی ہو اور ﴿11﴾ سُر کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو یہ سب نجاستِ غلیظہ ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۲، ۱۱۳) ﴿12﴾ چھپکلی یا گرگٹ کا خون نجاستِ غلیظہ ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۳) ﴿13﴾ ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے دَرنڈے چوپایوں کا لعاب (تھوک) نجاستِ غلیظہ ہے۔ (ایضاً)

دودھ پیتے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے

اکثر عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے چونکہ کھانا نہیں کھاتے اس لئے ان کا پیشاب ناپاک نہیں ہوتا یہ غلط ہے، دودھ پیتے بچے اور بچوں کا پیشاب پاخانہ بھی نجاستِ غلیظہ ہے۔ اسی طرح اگر دودھ پیتے بچے نے دودھ ڈال دیا اگر منہ بھر ہے تو نجاستِ غلیظہ ہے۔ (ملخصاً بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۲)

نجاستِ غلیظہ کا حکم

نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بغیر پاک کئے اگر نماز پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ اور اس صورت میں جان بوجھ کر نماز پڑھنا سخت گناہ ہے، اور اگر نماز کو ہلکا جانتے ہوئے اس طرح نماز پڑھی تو کفر ہے۔

نجاستِ غلیظہ اگر درہم کے برابر کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہو تو اس کا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پاک کرنا واجب ہے اگر بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کر کے دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے، جان بوجھ کر اس طرح نماز پڑھنی گناہ ہے۔ اگر نجاستِ غلیظہ درہم سے کم کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے اگر بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، مگر خلافِ سنت۔ ایسی نماز کو دوہرا لینا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۱)

درہم کی مقدار کی وضاحت

نجاستِ غلیظہ کا درہم یا اس سے کم یا زیادہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لمبید وغیرہ تو درہم سے مراد وزن میں ساڑھے چار ماشہ (یعنی 4.374 گرام) ہے، لہذا اگر نجاستِ درہم سے زیادہ یا کم ہے تو اس سے مراد وزن میں ساڑھے چار ماشے سے کم یا زیادہ ہونا ہے اور اگر نجاستِ غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو درہم سے مراد لمبائی چوڑائی ہے یعنی ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھے اور اس پر آہستگی سے اتنا پانی ڈالئے کہ اس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے، اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۱)

کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں، مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد۔ نجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعے ہی پر حکم دیا جائے گا۔ (ایضاً ص ۱۱۵)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زور و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نَجَاسَتِ خَفِيفَه

جن جانوروں کا گوشت حلال ہے، (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہ) ان کا پیشاب، نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں، (جیسے کوا، چیل، شکرہ، باز) اس کی ہیٹِ نَجَاسَتِ خَفِيفَه ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۳)

نَجَاسَتِ خَفِيفَه کا حکم

نَجَاسَتِ خَفِيفَه کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصے یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعَاف ہے، مثلاً آستین میں نَجَاسَتِ خَفِيفَه لگی ہوئی ہے تو اگر آستین کی چوتھائی سے کم ہے یا دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے یا اسی طرح ہاتھ میں لگی ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعَاف ہے یعنی اس صورت میں پڑھی گئی نماز ہو جائے گی اور البتہ اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر پاک کئے نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۱۱۱)

جُگالی کا حکم

ہر چوپائے کی جُگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانے کا۔ (ایضاً ص ۱۱۳، دُرُْمُخْتَار، ج ۱، ص ۶۲۰) حیوانات کا اپنے چارے کو مقدسے میں سے نکال کر منہ میں دوبارہ چبانا جُگالی کہلاتا ہے۔ جیسا کہ اکثر گائے اور اونٹ اپنا منہ چلاتے رہتے ہیں اور ان سے صابن کی طرح جھاگ نکلتا ہے، ان کی (یعنی گائے اور اونٹ کی) جُگالی میں

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دھڑ دھڑا کر دیا نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

نکلنے والا جھاگ وغیرہ نجاستِ غلیظہ ہے۔

پتے کا حکم

ہر جانور کے پتے کاؤ ہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا، حرام جانوروں کا پتہ نجاستِ غلیظہ اور حلال کا نجاستِ خفیفہ ہے۔

(دُرِّ مختار، ج ۱، ص ۶۲۰، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۳)

جانوروں کی قے

ہر جانور کی قے اُس کی بیٹ کا حکم رکھتی ہے یعنی جس کی بیٹ پاک ہے جیسے چو یا یا کبوتر اُس کی قے بھی پاک ہے اور جس کی نجاستِ خفیفہ ہے جیسے باز یا گوا، اُس کی قے بھی نجاستِ خفیفہ۔ اور جس کی نجاستِ غلیظہ ہے جیسے بٹ (بَطْخ) یا مُرغی، اس کی قے بھی نجاستِ غلیظہ۔ اور قے سے مُراد وہ کھانا پانی وغیرہ ہے جو پوٹے (یعنی معدے) سے باہر نکلے کہ جس جانور کی بیٹ ناپاک ہے اُس کا پوٹا معدنِ نجاسات (یعنی نجاستوں کی جگہ) ہے پوٹے سے جو چیز باہر آئے گی خود نجس (ناپاک) ہوگی یا نجس سے مل کر آئے گی بہر حال مثلِ بیٹ نجاست رکھے گی خفیفہ میں خفیفہ، غلیظہ میں غلیظہ، بخلاف اُس چیز کے جو ابھی پوٹے تک نہ پہنچی تھی کہ نکل آئی۔ مثلاً مُرغی نے پانی پیا ابھی گلے ہی میں تھا کہ اُٹھو^(۱) لگا اور نکل گیا یہ پانی بیٹ کا

دینہ

(۱) پانی پینے کے دوران بعض اوقات گلے میں پھنسا لگتا ہے اور کھانسی اُٹھتی ہے اس کو ”اُٹھو لگنا“ کہتے ہیں۔

غرضین مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

حکم نہ رکھے گا۔ لَا نُهُ مَا اسْتَحَالَ اِلَى نَجَاسَةٍ وَلَا لَا فِی مَحَلِّهَا۔ (یعنی کیونکہ اس نے نجاست میں حلول نہیں کیا (مکس نہ ہوا) اور نہ ہی نجاست کی جگہ سے ملا) بلکہ اسے سُور یعنی جھوٹے کا حکم دیا جائے گا کہ اُس کے منہ سے مل کر آیا ہے۔ اُس جانور کا جھوٹا نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ یا مشکوک یا مکروہ یا طاهر (یعنی پاک) جیسا ہوگا ویسا ہی اُس چیز کا حکم دیا جائے گا جو معدہ تک پہنچنے سے پہلے باہر آئی جو مرغی چھوٹی پھرے اُس کا جھوٹا مکروہ ہے یہ پانی بھی مکروہ ہوگا اور پوٹے (معدے) میں پہنچ کر آتا تو نجاستِ غلیظہ ہوتا۔

(فتاویٰ رضویہ مخرّجہ ج ۴ ص ۳۹۰، ۳۹۱)

دودھ یا پانی میں نجاست پڑ جائے تو.....؟

نجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ احکام اسی وقت ہیں جبکہ بدن یا کپڑے میں لگے۔ اگر کسی پتلی چیز مثلاً دودھ یا پانی میں نجاست پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ دونوں صورتوں میں وہ دودھ یا پانی جس میں نجاست پڑی ہے ناپاک ہو جائے گا اگرچہ ایک ہی قطرہ نجاست پڑی ہو۔ نجاستِ خفیفہ اگر نجاستِ غلیظہ میں مل جائے تو وہ تمام نجاستِ غلیظہ ہو جائے گی۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۲، ۱۱۳)

دیوار، زمین، درخت وغیرہ کیسے پاک ہوں؟

﴿1﴾ ناپاک زمین اگر سوکھ جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتے رہیں تو وہ

فرمانِ مصطفیٰ: (سَلِّ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَہِہٖ وَسَلَّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

زمین پاک ہوگئی خواہ وہ ناپاک کی ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ سے یا آگ سے، لہذا اس زمین پر نماز پڑھ سکتے ہیں مگر اس زمین سے قِیَم نہیں کر سکتے ﴿2﴾ درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے (جبکہ نجاست کا اثر رنگ دُبُو جاتے رہے ہوں) اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے۔ یوہیں دَرخت یا گھاس (نجاست) سُوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں، تو طہارت (یعنی پاک کرنے) کے لیے دھونا ضروری ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۳) ﴿3﴾ اگر تھرا ایسا ہو جو زمین سے جُدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہو جائیگا جبکہ نجاست کا اثر زائل ہو جائے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔ (ایضاً) ﴿4﴾ جو چیز زمین سے مُتَّصِل (یعنی ملی ہوئی) تھی اور نجس ہوگئی، پھر خشک ہونے (اور نجاست کا اثر دُور ہو جانے) کے بعد الگ کی گئی، تو اب بھی پاک ہی ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۴) ﴿5﴾ جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگئی پھر اس کے بعد گیلی ہوگئی تو وہ چیز ناپاک نہ ہوگی (ایضاً) جیسے زمین پر پیشاب پڑنے سے وہ ناپاک ہوگئی پھر وہ زمین سُوکھ گئی اور نجاست کا اثر ختم ہو گیا تو وہ زمین پاک ہوگئی۔ اب اگر وہ زمین پھر کسی پاک چیز سے گیلی ہوگئی تو ناپاک نہیں ہوگی۔

خُونِ آلود زمین پاک کرنے کا طریقہ

بچے یا بڑے نے زمین پر پیشاب پاخانہ کر دیا یا زخم وغیرہ سے خون یا پیپ یا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُروِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

جانور ذبح کرتے وقت نکلا ہوا خون زمین پر گر گیا اور بغیر پانی کے ویسے ہی کسی کپڑے وغیرہ سے پونچھ لیا، سوکھنے اور نجاست کا اثر ختم ہو جانے کے بعد وہ زمین پاک ہوگئی۔ اُس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

گوبر سے لیسپی ہوئی زمین

جو زمین گوبر سے لیسپی یا لیبی گئی اگرچہ وہ سوکھ جائے پھر بھی عین اُس زمین پر نماز جائز نہیں، البتہ ایسی زمین جو گوبر سے لیسپی یا لیبی گئی ہو، اس کے سوکھ جانے کے بعد اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا کر نماز پڑھی تو نماز دُرست ہوگی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۶)

جن پرندوں کی بیٹ پاک ہے

﴿۱﴾ چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (فَرْمَخْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۱، ص ۵۷۴، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۳) ﴿۲﴾ جو حلال پرندے اونچے اڑتے ہیں، جیسے (چڑیا)، کبوتر، مینا، مرغابی وغیرہ ان کی بیٹ پاک ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۳)

مچھلی کا خون پاک ہے

مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۴)

دینہ

(۱) چمگادڑ ایک اندھیرا پسند پرندہ ہے جو دن کے وقت درختوں اور چھتوں وغیرہ میں الٹا لٹکا رہتا اور رات کو اڑتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

پیشاب کی باریک چھینٹیں

- ﴿1﴾ پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں، تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۴۶، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۴)
- ﴿2﴾ جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں، اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۴)

گوشت میں بچا ہوا خون

گوشت، تلی، بکچی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں (یعنی آلودہ ہو جائیں) تو ناپاک ہیں، بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (ایضاً)

جانوروں کی سُوکھی ہڈیاں

سُور کے علاوہ تمام جانوروں کی وہ ہڈی جس پر مُردار کی چکنائی نہ لگی ہو پاک ہے، اور بال اور دانت بھی پاک ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۷)

حرام جانور کا دودھ

حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے، البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔ (ایضاً ص ۱۱۵)

چوہے کی مینگنی

چوہے کی مینگنی (ناپاک بے مگر) گیہوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

تو آنا اور تیل پاک ہے، ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس (ناپاک) ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کر دیں، باقی میں کچھ خرچ نہیں۔
(عالمگیری ج ۱، ص ۴۶، ۴۸، بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۵)

غلاظت پر بیٹھنے والی مکھیاں

﴿۱﴾ پاخانے پر سے مکھیاں اڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس (ناپاک) نہ ہوگا۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۶)

﴿۲﴾ راستے کی کچھڑ (چاہے بارش کی ہو یا کوئی اور) پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہو گئی مگر دھولینا بہتر ہے۔
(ایضاً)

بارش کے پانی کے احکام

﴿۱﴾ چھت کے پر نالے سے مینھ (بارش) کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جا بجا نجاست پڑی ہو، اگرچہ نجاست پر نالے کے منہ پر ہو، اگرچہ نجاست سے مل کر جو پانی گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زیادہ ہو جب تک نجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیر (ت۔ غی۔ یر) نہ آئے (یعنی جب تک نجاست کی وجہ سے پانی کا رنگ یا بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے) یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینھ (برسات) رک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہو گیا تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی اور جو چھت سے ٹپکے

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط دیتا ہے۔

نَجَس ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۵۲) ﴿2﴾ یوہیں نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نجاست کا رنگ، یا یو، یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو، رہا اس سے وضو کرنا اگر اس پانی میں نجاستِ مَرِئِیہ (یعنی نظر آنے والی نجاست) کے اجزاء ایسے بہتے جارہے ہوں کہ جو چٹلو لیا جائے گا اُس میں ایک آدھ ذرہ اس کا بھی ضرور ہوگا جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک ہو گیا وضو اس سے حرام ورنہ جائز ہے اور بچنا بہتر ہے۔ (ایضاً)

﴿3﴾ نالی کا پانی کہ بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نجاست کے اجزاء محسوس ہوں یا اس کا رنگ و محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔ (ایضاً)

گلیوں میں کھڑا ہوا بارش کا پانی

نچان والی گلیوں اور سڑکوں پر بارش کا جو پانی کھڑا ہو جاتا ہے وہ پاک ہے اگرچہ اُس کا رنگ گدلا ہوتا ہے۔ بعض اوقات گٹر کا پانی بھی اس میں شامل ہو جاتا ہے لیکن یہاں بھی یہی قاعدہ ہے کہ ناپاکی کے سبب سے اس پانی کے رنگ یا مزہ یا یو میں تبدیلی آئی تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔ اگر بارش تھم گئی، پانی بھی بہنا بند ہو گیا اور درہ درہ سے کم ہے اور اُس میں کوئی نجاست یا اس کے اجزاء نظر آرہے ہیں تو اب ناپاک ہے۔ اسی طرح اس میں کسی نے پیشاب کر دیا تو ناپاک ہو گیا۔ چیل سے اڑ کر جو کچھڑ کے چھینٹے پا جامے کے پچھلے حصے پر پڑتے ہیں وہ پاک ہیں جب تک یقینی طور پر ان کا ناپاک ہونا معلوم نہ ہو۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزد پاک پڑے بلکہ تمہارا مجھ پر دُزد پاک پڑنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

سڑک پر چھڑکے جانے والے پانی کے چھینٹے

سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا انجس نہ ہوا مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۶)

ڈھیلوں سے پاکی لینے کے بعد آنے والا پسینہ

بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کر لیا، پھر اُس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۴۸، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۷)

کُتا بدن سے چھو جائے

کُتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۷)

کُتا آٹے میں منہ ڈال دے تو؟

گتے وغیرہ کسی ایسے جانور (مثلاً سُر، شیر، چیتا، بھیریا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں میں سے کسی) نے جس کا لعاب ناپاک ہے، آٹے میں مونہ ڈالا تو اگر گندھا ہوا تھا تو جہاں اس کا مونہ پڑا اس کو علیحدہ کر دے باقی پاک ہے اور سُوکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۷)

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کُتّا برتن میں مُنہ ڈال دے

کُتّے نے برتن میں مونہ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا رَوغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سُکھا کر۔ ہاں چینی میں بال (یعنی بہت باریک شگاف) ہو یا اور برتن میں دراڑ ہو تو تین بار سُکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ (ایضاً ص ۶۴)

مٹکے کو کُتّے نے اوپر (باہری حصوں) سے چاٹا اس میں کاپانی ناپاک نہ ہوگا۔ (ایضاً)

بلی پانی میں مُنہ ڈال دے تو؟

گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ (ایضاً ص ۶۵)

تین مدنی مٹیوں کی موت کا المناک واقعہ

دودھ پانی اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھک کر رکھنی چاہئیں۔ باب المدینہ کراچی کا عبرتناک واقعہ ہے کہ ایک میاں بیوی اپنی تین چھوٹی بچیوں کو پڑوس یا کسی عزیزہ کے سپرد کر کے حج کیلئے گئے، حج سے قبل ہی یکا یک تینوں مدنی متیاں ایک ساتھ موت کی نیند سو گئیں! گہرام پڑ گیا، ماں باپ حج کے بغیر ہی روتے دھوتے مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً سے باب المدینہ آ پہنچے، تحقیق کرنے پر انکشاف ہوا کہ دودھ گھلا ہوا رکھا تھا اُس میں چھپکلی گر کر مر گئی تھی وہی دودھ بچیوں نے پیا اور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زُروِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

زہر کے اثر سے یہ المیہ پیش آیا۔ کہا جاتا ہے اگر چھپکلی مشروب میں مر کر پھٹ جائے تو 100 آدمیوں کیلئے اس کا زہر کافی ہے!

جانوروں کا پسینہ

جس کا جھوٹا ناپاک ہے اُس کا پسینہ اور لُعب (یعنی تھوک) بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا ناپاک اُس کا پسینہ اور لُعب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لُعب اور پسینہ بھی مکروہ۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۶)

گدھے کا پسینہ پاک ہے

گدھے، خُجّو کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔ (ایضاً)

خُونِ والے مُنہ سے پانی پینا

کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سُرخ آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا (پانی) ناپاک ہے اور سُرخ جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ گُلی کر کے مُنہ پاک کرے اور اگر گُلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضعِ نجاست (یعنی ناپاک حصے) پر ہوا خواہ نگلنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اسکے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہیگا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۳)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

عورت کے پردے کی جگہ کی رطوبت

عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے، کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا ضروری نہیں ہاں دھولینا بہتر ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۷)

سڑا ہوا گوشت

جو گوشت سڑ گیا بدو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس (ناپاک) نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۷)

خون کی شیشی

اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی اور جیب میں اُنڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔ (ایضاً ص ۱۱۴)

میت کے منہ کا پانی

مردے کے منہ کا پانی ناپاک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ خیرجہ ص ۲۶۸، ذخیرہ مختار ج ۱ ص ۲۹۰)

ناپاک بچھونا

﴿۱﴾ بھگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس (ناپاک) بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس (ناپاک) ہو گئے اور سیل (یعنی ایسی نمی جو پاؤں کو تر نہ کر سکے، ٹھنڈک) ہے تو نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۵)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

﴿2﴾ نجس (ناپاک) کپڑا پہن کر یا نجس (ناپاک) بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا اگر پسینے سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اُس سے بدن تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔
(ایضاً ص ۱۱۶)

گیلی رومالی

(1) میانی تر تھی اور ہوانگلی تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔
(ایضاً)

انسانی کھال کا ٹکڑا

آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی دہ در دہ سے کم) میں پڑ جائے وہ پانی ناپاک ہو گیا اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔
(ایضاً)

اُپلا (سوکھا ہوا گوبر)

﴿1﴾ اُپلے (یعنی گائے بھینس کا سوکھا ہوا گوبر) جلا کر کھانا پکانا جائز ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۴) ﴿2﴾ اُپلے (یعنی گائے بھینس کے سوکھے ہوئے گوبر) کا دھواں روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔ (ایضاً ص ۱۱۶) ﴿3﴾ اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بچھ گیا تو ناپاک۔
(ایضاً ص ۱۱۸)

توے پر ناپاک پانی چھڑک دیا تو؟

تُورِ دیا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی

دینہ

(1) میانی یعنی دونوں پانچوں کے بیچ کا کپڑا۔ اس کو رومالی بھی کہتے ہیں۔

﴿هُنَّ مِلَّةٌ مَّحْطَةٌ﴾: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

رہی اب جو روٹی لگائی گئی پاک ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۴)

حرام جانور کا گوشت اور چمڑا کیسے پاک ہو

سُور کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جب کہ ذَنْح کے قابل ہو، اور بِسْمِ اللہ کہہ کہ ذَنْح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے، کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر حرام جانور (کا گوشت وغیرہ کھانا وغیرہ) ذَنْح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۴)

بکرے کی کھال پر بیٹھنے سے عاجی پیدا ہوتی ہے

دوندے کی کھال اگرچہ پکا (یعنی سُکھا) لی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیے نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے، بکری (بکرا) اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار (عاجی) پیدا ہوتا ہے، کتے کی کھال اگرچہ پکا (یعنی سُکھا) لی گئی ہو یا وہ ذَنْح کر لیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہیے کہ آہستہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۴، ۱۲۵)

جو نجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مَرِئِیَّہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اُسے غَیْر مَرِئِیَّہ

کہتے ہیں۔ (ایضاً ص ۵۴)

گاڑھی نجاست والا کپڑا کس طرح دھونے

نجاست اگر دلداری یعنی گاڑھی ہو جسے نجاستِ مَرِئِیَّہ کہتے ہیں (جیسے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دُور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین^۳ مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین^۲ بار پورا کر لینا مُستحب ہے۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۹)

اگر نجاست کا رنگ کپڑے پر باقی رہ جائے تو؟

اگر نجاست دُور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر بد قُوت (یعنی دُشواری سے) جائے تو اثر دُور کرنے کی ضرورت نہیں تین^۳ مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی (یا کسی قسم کے کیمیکل وغیرہ) سے دھونے کی حاجت نہیں۔ (ایضاً)

پتلی نجاست والا کپڑا پاک کرنے کے مُتعلق ۶ مَدَنی پھول

﴿1﴾ اگر نجاست رقیق (یعنی پتلی جیسے پیشاب وغیرہ) ہو تو تین^۳ مرتبہ دھونے اور تینوں^۳ مرتبہ بَقُوْت (یعنی پوری طاقت سے) نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قُوْت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اُس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۰) ﴿2﴾ اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر

فرمانِ مصطفیٰ: (سَلِّ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَہْلِ بَیْتِہِ وَسَلِّمْ) جب تم سرطین (مہملہ) پر دود پاک دھو تو مجھ پر بھی دھوے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس (پہلے نچوڑے والے) کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا (پہلے کے حق میں) اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا (جس قدر پہلے والے نے نچوڑا تھا) تو پاک نہ ہوتا۔ (ایضاً) ﴿3﴾ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی، اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔ (ایضاً) ﴿4﴾ پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا، اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ یوہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے، کوئی پاک کپڑا بھگ جائے تو یہ دوبار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۰) ﴿5﴾ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔ (ایضاً ص ۱۲۱) ﴿6﴾ یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں بلکہ اگر مختلف

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔ (ایضاً ص ۱۲۲)

بہتے نل کے نیچے دھونے میں نچوڑنا شرط نہیں

فتاویٰ امجدیہ جلد ۱ صَفَحَہ ۳۵ میں ہے کہ یہ (یعنی تین مرتبہ دھونے اور نچوڑنے کا) حکم اُس وقت ہے جب تھوڑے پانی میں دھویا ہو، اور اگر حوضِ کبیر (یعنی وہ درہ یا اس سے بڑے حوض، نہر، ندی، سمندر وغیرہ) میں دھویا ہو یا (نل، پائپ یا لوٹے وغیرہ کے ذریعے) بہت سا پانی اس پر بہایا یا (دریا وغیرہ) بہتے پانی میں دھویا تو نچوڑنے کی شرط نہیں۔

بہتے پانی میں پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: دَری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہو جائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہالے گیا پاک ہو گیا کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۱)

پاک ناپاک کپڑے ساتھ دھونے کا مسئلہ

اگر بالٹی یا کپڑے دھونے کی مشین میں پاک کپڑوں کے ساتھ ایک بھی ناپاک کپڑا پانی کے اندر ڈال دیا تو سارے ہی کپڑے ناپاک ہو جائیں گے اور بلا ضرورتِ شرعیہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام

ترجمہ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دیر و دو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن قِیَاسِی رِضویہ (مُخَرَّجہ) جلد اول صَفْحَہ 792 پر فرماتے ہیں: بلا ضرورت پاک شے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ ہے۔“ جلد 4 (مُخَرَّجہ) صَفْحَہ 585 پر فرماتے ہیں: ”جسم و لباس بلا ضرورت شَرِّعِیَّہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔“ ”الْبَحْرُ الرَّائِقُ“ میں ہے: پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے۔“ (البحر الرائق، ج ۱ ص ۱۷۰)

اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ پاک و ناپاک کپڑے جُدا جُدا دھوئیں۔ اگر ساتھ ہی دھونا ہے تو ناپاک کپڑے کا نجاست والا حصہ احتیاط کے ساتھ پہلے پاک کر لیں پھر بے شک دیگر میلے کپڑوں کے ہمراہ ایک ساتھ واشنگ مشین میں اس کو بھی دھولیں۔

ناپاک کپڑے پاک کرنے کا آسان طریقہ

کپڑے پاک کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ بالٹی میں ناپاک کپڑے ڈال کر اوپر سے نل کھول دیجئے، کپڑوں کو ہاتھ یا کسی سلاخ وغیرہ سے اس طرح ڈبوئے رکھئے کہ کہیں سے کپڑے کا کوئی حصہ پانی کے باہر اُبھرا ہوا نہ رہے۔ جب بالٹی کے اوپر سے اُبل کر اتنا پانی بہ جائے کہ ظن غالب آجائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تو اب وہ کپڑے اور بالٹی کا پانی نیز ہاتھ یا سلاخ کا جتنا حصہ پانی کے اندر تھا سب پاک ہو گئے جبکہ کپڑے وغیرہ پر نجاست کا اثر باقی نہ ہو۔ اس عمل کے دوران یہ احتیاط ضروری ہے کہ پاک ہو جانے کے ظن غالب سے قبل ناپاک پانی کا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

ایک بھی چھینٹا آپ کے بدن یا کسی اور چیز پر نہ پڑے۔ بالٹی یا برتن کا اوپری گنارایا اندرونی دیوار کا کوئی حصہ ناپاک پانی والا ہے اور زمین اتنی ہموار نہیں کہ بالٹی کے ہر طرف سے پانی اُبھر کے نکلے اور مکمل کنارے وغیرہ دھل جائیں تو ایسی صورت میں کسی برتن کے ذریعے یا جاری پانی کے تل کے نیچے ہاتھ رکھ کر اُس سے بالٹی وغیرہ کے چاروں طرف اس طرح پانی بہائیے کہ کنارے اور بقیہ اندرونی حصے بھی دھل کر پاک ہو جائیں مگر یہ کام شروع ہی میں کر لیجئے کہیں پاک کپڑے دوبارہ ناپاک نہ کر بیٹھیں!

واشنگ مشین میں کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

واشنگ مشین میں کپڑے ڈالکر پہلے پانی بھر لیجئے اور کپڑوں کو ہاتھ وغیرہ سے پانی میں دبا کر رکھئے تاکہ کوئی حصہ اُبھرا ہوا نہ رہے، اوپر کا نل کھلا رکھئے اب نچلا سوراخ بھی کھول دیجئے، اس طرح اوپر نل سے پانی آتا رہے گا اور نچلے سوراخ سے بہتا رہے گا جب ظن غالب آجائے کہ پانی نجاست کو بہالے گیا ہو گا تو کپڑے اور مشین کے اندر کا پانی پاک ہو جائے گا جبکہ نجاست کا اثر کپڑوں وغیرہ پر باقی نہ ہو۔ ضرورتاً مشین کے اوپری کنارے وغیرہ مذکورہ طریقے پر شروع ہی میں دھولینے چاہئیں۔

نل کے نیچے کپڑے پاک کرنے کا طریقہ

مذکورہ طریقے پر پاک کرنے کیلئے بالٹی یا برتن ہی ضروری نہیں، نل کے نیچے ہاتھ میں پکڑ کر بھی پاک کر سکتے ہیں۔ مثلاً رومال ناپاک ہو گیا، تو پیسن میں نل

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

کے نیچے رکھ کر اتنی دیر تک پانی بہائیے کہ ظنِ غالب آجائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تو پاک ہو جائے گا۔ بڑا کپڑا یا اس کا ناپاک حصہ بھی اسی طریقے پر پاک کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ ناپاک پانی کے چھینٹے آپ کے کپڑے، بدن اور اطراف میں دیگر جگہوں پر نہ پڑیں۔

کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ

کارپیٹ (CARPET) کا ناپاک حصہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکائیے حتیٰ کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے گا تو کارپیٹ پاک ہو جائے گا۔ پختائی، چمڑے کے چپل اور مٹی کے برتن وغیرہ جن چیزوں میں پتلی نجاست جذب ہو جاتی ہو اسی طریقے پر پاک کیجئے۔ ایسا نازک کپڑا کہ نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو وہ بھی اسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مثلاً دریا، نہر میں یا پائپ یا ٹونٹی کے جاری پانی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظنِ غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تب بھی پاک ہو جائے گا۔ کارپیٹ پر بچہ پیشاب کر دے تو اس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے بچے یا بچی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔

ناپاک مہندی سے رنگا ہوا ہاتھ کیسے پاک ہو؟

کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا، یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ

ترجمہ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

صاف پانی گرنے لگے پاک ہو جائے گا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۹)

ناپاک تیل والا کپڑا دھونے کا مسئلہ

کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مُردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

(ایضاً ص ۱۲۰)

اگر کپڑے کا تھوڑا سا حصہ ناپاک ہو جائے

کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصہ میں ناپاک لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین نجس ہو گئی مگر یہ نہیں معلوم کہ آستین کا کونسا حصہ ہے، تو پوری آستین کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی سا حصہ دھولے جب بھی پاک ہو جائے گا، اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا (حصہ) دھولیا جب بھی پاک ہے مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے (یعنی دوبارہ پڑھے) اور جو سوچ کر دھولیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زود پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گنا معاف ہوں گے۔

اعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنے) کی حاجت نہیں۔ (ایضاً ص ۱۲۱، ۱۲۲)

دودھ سے کپڑا دھونا کیسا؟

دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا کہ ان سے نجاست

دور نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۹)

منی والے کپڑے پاک کرنے کے ۶ احکام

﴿۱﴾ منی کپڑے میں لگ کر خشک ہوگئی تو فقط مل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے

کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ بعد ملنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔

﴿۲﴾ اس مسئلے میں عورت و مرد اور انسان و حیوان و تند رُست و

مریض چریان سب کی منی کا ایک حکم ہے۔ (ایضاً) ﴿۳﴾ بدن میں اگر منی لگ جائے

تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔ (ایضاً) ﴿۴﴾ پیشاب کر کے طہارت نہ کی پانی

سے نہ ڈھیلے سے اور منی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے، تو یہ ملنے سے پاک

نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یا منی جُست کر کے (یعنی اُچھل

کر) نکلی کہ اس موضعِ نجاست (یعنی ناپاک جگہ) پر نہ گزری تو ملنے سے پاک ہو جائے

گی۔ (ایضاً ص ۱۲۳) ﴿۵﴾ جس کپڑے کو مل کر پاک کر لیا (اب) اگر وہ پانی سے

بھیک جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ (ایضاً) ﴿۶﴾ اگر منی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر

ہے (بغیر سکھائے پاک کرنا چاہیں) تو دھونے سے پاک ہوگا (سوکنے سے قبل) ملنا کافی

موسلمین مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

نہیں۔

(ایضاً)

دوسرے کے ناپاک کپڑے کی نشاندہی کب واجب ہے

کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کر لے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔ (ایسی صورت میں خبر نہیں دیگا تو گنہگار ہوگا)۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۷)

روئی پاک کرنے کا طریقہ

روئی کا اگر اتنا حصہ نجس (ناپاک) ہے جس قدر دھننے سے اڑ جانے کا گمان صحیح ہو تو دھننے سے (روئی) پاک ہو جائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی، ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس (ناپاک) ہے تو بھی دھننے سے پاک ہو جائے گی۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۵)

برتن پاک کرنے کا طریقہ

اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

(ایضاً ۱۲۱)

ترجمہ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم مریضین (علیم اسلام) پر زود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

چھری چاقو وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ

لوہے کی چیز جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار، نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نجاست کے دلداری پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یوہیں چاندی، سونے، پیتل، گلت اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔

(بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۲)

آئینہ پاک کرنے کا طریقہ

آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے رَوغنی برتن (یا مٹی کے وہ برتن جن پر کانچ کی پتلی تہ چڑھی ہوتی ہے) یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں، کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ (نجاست کا) اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔ (ایضاً) مگر خیال رہے کہ دراڑ ہو، یا کہیں سے کچھ اکھڑا ہوا ہو یا کوئی حصہ ٹوٹا ہوا ہو یا کہیں سے پالش نکل گئی ہو اَلْغَرَضُ کسی طرح کا بھی گھر دراپن ہونے کی صورت میں اس حصے کا پونچھنا کافی نہ ہو گا دھو کر پاک کرنا ضروری ہے۔

جوتے پاک کرنے کا طریقہ

موزے (چڑے کے) یا جوتے میں دلداری نجاست لگی، جیسے پاخانہ، گوبر،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر دُرود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

منیٰ تو اگرچہ وہ نجاست تر ہو کھر چنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔ اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نجاست سُکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۳)

کافروں کے استعمال شدہ سویٹر وغیرہ

کُفار کے ممالک سے درآمد کئے ہوئے (IMPORTED) استعمال شدہ سویٹر (SWEATER) جُرائیں، قالین (CARPET) اور دیگر پرانے کپڑے کہ جب تک ان پر نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو پاک ہیں بغیر دھوئے نماز میں استعمال کرنے میں حرج نہیں، البتہ پاک کر لینا مناسب ہے۔ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ ۲ صفحہ ۱۲۷ پر فرماتے ہیں: فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں احتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کر لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کُفار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام“ کے تیس حُرُوف

کی نسبت سے اسلامی بہنوں کی 23 مدنی بہاریں

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہ خوش خصال، پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو و ذوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مرتبہ باہر تشریف لائے تو میں بھی پیچھے ہولیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور سجدے میں تشریف لے گئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سجدہ اتنا طویل کر دیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی روح مبارکہ قبض نہ فرمالی ہو۔ چنانچہ میں قریب ہو کر بغور دیکھنے لگا۔ جب سر اقدس اٹھایا تو فرمایا: ”اے عبد الرحمن! کیا ہوا؟“ میں نے جواباً اپنا خدشہ ظاہر کر دیا تو فرمایا: ”جبریل امین نے مجھ سے کہا: ”کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جو تم پر دُرود پاک پڑھے گا میں اُس پر رحمت نازل

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

فرماؤں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی نازل فرماؤں گا۔“

(مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَد بن حَنْبَلٍ ج ۱ ص ۴۰۶ حذیث ۱۶۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿1﴾ مَدَنی آقا سبّز سبّز عمامے والوں کے جُھر مٹ میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والوں پر جھوم جھوم کر بارانِ رَحْمَت

برستی ہے چٹانچہ برِ منگھم (u.k.) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں

پیشِ خدمت ہے، ہم ایک بار مسلمانوں کی گنجان آبادی والے علاقے small

health جس کو ہم اپنے مَدَنی ماحول میں ”مکّی حلقہ“ کہتے ہیں میں علاقائی دورہ

کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے کیلئے گھر گھر جا رہے تھے۔ اس دوران ایک گھر

پر دستک دی تو ایک عمر رسیدہ خاتون نکلیں جن کا میر پور (کشمیر) سے تعلق تھا، اردو اور

انگلش سے نابلد تھیں۔ ہم نے سر جھکا کر پنجابی میں نیکی کی دعوت پیش کی اور عرض کی

کہ گھر کے مردوں کو فلاں وقت مسجد میں بھیج دیجئے۔ ہم جب جانے لگے تو وہ کہنے

لگیں: اب میری بھی سنو! ہمارے پاس وقت کم تھا اس لئے آگے بڑھ گئے مگر ہمارے

ایک اسلامی بھائی ٹھہر گئے۔ بڑی بی فرمانے لگیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے چند

ہی روز پہلے یہ مبارک خواب دیکھا تھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سبز سبز

عمامہ شریف والوں کے جُھر مٹ میں مسجدِ النَّبَوِی الشَّرِیْف علی صاحبہا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سے باہر کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کہ آج وہی سبز سبز عمامے والے میرے گھر نیکی کی دعوت دینے آ گئے! اُن کو اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی گئی۔ اب وہ اپنے خاندان کی اسلامی بہنوں سمیت باقاعدگی کے ساتھ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی ہیں۔

علیہم السلام
ہیں صحابہ کے جھرمٹ میں بدر اللہ ہے

نور ہی نور ہر سو مدینے میں ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی والوں پر سرکارِ نامدار، بِإِذْنِ پروردگارِ دُعا عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کتنا بڑا اکرم ہے! اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ہر طرف دھومیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو قبول کیا، فیشن پرستی سے سرشار معاشرے میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دلدل سے نکل کر اُمّہاتِ المؤمنین اور شہزادی کوئین بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی دیوانیاں بن گئیں۔ گلے میں دُوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں، نائٹ کلبوں اور سنیما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کر بلا والی عفت مآب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا دم اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

شہزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی شرم و حیا کے صدقے وہ برکتیں نصیب ہوئیں کہ
مَدَنی بُرَقَع اُن کے لباس کا جُز و لَا یَنفَکُ بن گیا۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی
 مَنیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم دینے کیلئے کئی مدارس
 المدینہ اور عالمہ بنانے کیلئے مُتَعَدِّد، ”جامعات المدینہ“ قائم ہیں۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہ**
 عَزَّوَجَلَّ دُعوتِ اسلامی میں ”حافظات“ اور ”مَدَنیہ عالِمات“ کی تعداد بڑھتی جا رہی
 ہے۔ بہر حال اسلامی بھائیوں سے اسلامی بہنیں کسی طرح پیچھے نہیں ہیں، ۱۴۲۹
 سنِ ہجری کے مَدَنی ماہِ جمادی الاولیٰ (جون 2008) میں پاکستان کے اندر ہونے
 والے دُعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی اسلامی بہنوں کی ”مجلس مشاورت“ کی
 طرف سے ملنے والی کارکردگی کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: ﴿1﴾ اس ایک مَدَنی ماہ میں
 ملک بھر کے اندر روزانہ تقریباً 24228 گھر دُرس ہوئے ﴿2﴾ روزانہ لگنے والے
 مدرّسۃ المدینہ (بالغات) کی تعداد لگ بھگ 3275 اور ان سے استفادہ کرنے والیوں
 کی تعداد تقریباً 34633 ﴿3﴾ حلقہ/علاقہ سطح کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات
 کی تعداد تقریباً 3000 ان میں شریک ہونے والیاں لگ بھگ 136245 ایک لاکھ
 چھتیس ہزار دو سو پینتالیس ﴿4﴾ ہفتہ وار تربیتی حلقوں کی تعداد تقریباً 26052۔

مری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مَدَنی بُرَقَع پہنیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 انہیں نیک تم بنانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

﴿2﴾ میں نے مَدَنی بُرقع کیسے اپنا یا !

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِ لباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں بُہت زیادہ فیشن ایبل تھی، فون کے ذریعے غیر مردوں سے دوستی کرنے میں بڑا لطف آتا، پڑوس کی شادیوں میں رسمِ مہندی وغیرہ کے موقع پر مجھے خاص طور پر بلایا جاتا، وہاں میں نہ صرف خود رقص کرتی بلکہ دوسری لڑکیوں کو بھی ڈانڈیا راس سکھا کر اپنے ساتھ نچواتی، لاتعداد گانے مجھے زبانی یاد تھے، آواز چونکہ اچھی تھی اس لئے میری سہیلیاں مجھ سے اکثر گانا سنانے کی فرمائش کیا کرتیں۔ بدقسمتی سے گھر میں T.V بہت دیکھا جاتا تھا، اس کے بیہودہ پروگراموں کا میری تباہی میں بہت اہم کردار تھا۔ ربيعُ النور شریف کی ایک سہانی شام تھی، نمازِ مغرب کے بعد میرے بڑے بھائی گھر آئے تو ان کے ہاتھ میں مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ سنتوں بھرے بیانات کی تین کیٹس تھیں، ان میں سے ایک بیان کا نام ”قبر کی پہلی رات“ تھا خوش قسمتی سے یہ کیسٹ سننے کی میں نے سعادت حاصل کی، قبر کا مرحلہ کس قدر کٹھن ہے، اس کا احساس مجھے یہ بیان سن کر ہوا۔ مگر افسوس! میرے دل پر گناہوں کی لذت کا اس قدر غلبہ تھا کہ مجھ میں کوئی خاص تبدیلی نہ آئی۔ ہاں! اتنا فرق ضرور پڑا کہ اب مجھے گناہوں کا احساس ہونے لگا۔ کچھ ہی دن بعد پڑوس میں دعوتِ اسلامی کی ذمہ دار اسلامی بہنوں نے

مَرْحُومٌ مَحْفُوفٌ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دھڑ و دپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

بلسلسلہ ”گیارہویں شریف“ اجتماع ذکر و نعت کا اہتمام کیا۔ مجھے بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ ”قبر کی پہلی رات“ سن کر میرا دل پہلے ہی چوٹ کھا چکا تھا، چٹانچہ میں نے زندگی میں پہلی بار اجتماع ذکر و نعت میں جانے کا ارادہ کیا۔ مگر میری حماقت کہ خوب میک اپ کر کے جدید فیشن کا لباس پہن کر اجتماع میں گئی، ایک اسلامی بہن نے وہاں سنتوں بھرا بیان فرمایا، جسے سُن کر میرے دل کی دُنیا زِیروزِ بر ہو گئی۔ بیان کے بعد جب منقبت ”یا غوثِ بلاؤ مجھے بغدادِ بلاؤ“ پڑھی گئی، اس نے گویا گرم لوہے پر ہتھوڑے کا کام کیا! یوں میں دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے لگی۔ مَدَنی آقا کی دیوانیوں کی صحبتوں کی بَرَکت سے میرے دل میں گناہوں سے نفرت پیدا ہوئی، توبہ کی سعادت ملی۔ اور الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکیوں کی شاہراہ پر ایسی گامزن ہوئی کہ میں وہی فیشن کی پتلی جو کہ پہلے باہر نکلتے وقت دوپٹا بھی ٹھیک طرح سے نہیں اوڑھتی تھی، کچھ ہی عرصے میں مَدَنی برقع پہننے کی سعادت پانے لگی۔ الْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

آج میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دُھو میں مچانے کیلئے کوشاں ہوں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

﴿3﴾ سرکارِ مدینہ کا دیدار نصیب ہو گیا

پنجاب (پاکستان) کے شہر گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کی مُقیم اسلامی بہن کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میری عملی حالت انتہائی اُبتر تھی۔ ماڈرن سہیلیوں کی صُحبت کے باعث میں فیشن کی پتلی اور مخلوط تفریح گاہوں کی بے حد متوالی تھی، مَعَاذَ اللہ نہ نماز پڑھتی نہ ہی روزے رکھتی اور بُرقع سے تو کوسوں دُور بھاگتی تھی۔ بس T.V اور V.C.R ہوتا اور میں۔ خود سُر اتنی تھی کہ اپنے سامنے کسی کی چلنے نہیں دیتی تھی۔ اُن دنوں میں کالج میں فرسٹ ایئر کی طالبہ تھی۔ ایک روز مجھے کسی نے مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ سنٹوں بھرے بیان کی کیسٹ بنام ”وضو اور سائنس“ تحفے میں دی، بیان معلوماتی اور خاصا دلچسپ تھا۔ اس بیان سے متاثر ہو کر میں نے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنٹوں بھرے اجتماع میں جانا شروع کر دیا۔ مدنی ماحول کا نور میری تاریک زندگی کو منور کرنے لگا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنی بُری عادتوں سے توبہ کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے کچھ ہی عرصے میں مدنی بُرقع پہننے لگی۔ میرے گھر والے، رشتے دار اور میری سہیلیاں اس حیرت انگیز تبدیلی پر بہت حیران تھے! انہیں یہ سب خواب لگ رہا تھا مگر یہ سو فیصدی حقیقت تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

اب میں اپنے گھر میں فیضانِ سنت سے دُرس دیتی ہوں۔ دیگر اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر مدنی کام کرنے کی سعادت سے بھی بہرہ مند ہوتی ہوں۔ روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مدنی انعامات کے رسالے کے خانے پر کر کے ہر ماہ جمع کروانا میرا معمول ہے۔ ایک روز مجھ پر ربِّ عَزَّوَجَلَّ کا ایسا کرم ہوا کہ میں جتنا بھی شکر کروں کم کم اور کم ہے۔ ہوا یوں کہ ایک رات میں سوئی تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے میں جس جگہ بیٹھی ہوں وہاں کھڑکی سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی ہے، میں بے ساختہ کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھتی ہوں تو آسمان پر بادل نظر آتے ہیں۔ میں بے اختیار یہ سلام پڑھنا شروع کر دیتی ہوں: صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اے صبا مصطفیٰ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں

اچانک میرے سامنے ایک حسین و جمیل اور نورانی چہرے والے بزرگ سفید لباس میں ملبوس سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سر مبارک پر سجائے مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے ہیں ابھی نظارے ہی میں گم تھی کہ کسی کی آواز سنائی دی: ”یہ حضور اکرم، نُورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔“ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میں اپنی سعادتوں کی اس معراج پر شدتِ جذبات سے رونے لگی۔ دل چاہتا تھا کہ آنکھیں بند کروں اور بار بار وہی منظر دیکھوں۔ اب بھی ہر رات اسی اُمید پر درود پاک پڑھتے پڑھتے سوتی ہوں کہ کاش! میرے بھاگ دوبارہ جاگ اُٹھیں!

میرزا محمد علی علیہ السلام) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کیا خبر آج کی شب دید کا ارماں نکلے

اپنی آنکھوں کو عقیدت سے بچھائے رکھے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ سیدھا راستہ مل گیا

پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارا خاندان عقائد کے اعتبار سے مختلف خانوں میں بٹا ہوا تھا، میں شدید پریشان تھی کہ نہ جانے کون سے لوگ صحیح راستے پر ہیں! میں اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعائیں کیا کرتی کہ یا اللہ! مجھے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے سیدھا راستہ مل گیا اور اس کی صورت یوں بنی کہ ایک دن چند اسلامی بہنوں نے مجھے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی۔ وہاں ایک مبلغہ اسلامی بہن نے فیضانِ سنت سے دیکھ کر بیان کیا، بیان سن کر میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے کانپ اٹھی۔ رقت انگیز دُعا، صلوة و سلام اور اسلامی بہنوں کی اپنائیت بھری ملاقاتوں نے مزید بہت متاثر کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے مذہبِ مہذب اہلسنت کی صداقت پر یقین کی دولت کے ساتھ ساتھ مجھے نمازِ پنجگانہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزدِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُزدِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے روزوں کی پابندی بھی نصیب ہوئی۔ یوں میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں کو سمیٹتی سمیٹتی تادمِ تحریر تحصیلِ ذمہ دار کی حیثیت سے اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

ظالم ہوں جفا کا روستم گر ہوں میں عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں
یہ سب ہے مگر پیارے تری رحمت سے سنی ہوں مسلمان مقرر ہوں میں
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ میں گانے لکھتی تھی

پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کالپِ لباب ہے کہ میں گانے باجے سننے کی بہت شوقین تھی۔ میرے پاس گانوں کی بہت ساری کیشیں اور کتابیں جمع تھیں بلکہ میں خود بھی گانے لکھتی تھی۔ فلموں ڈراموں کی ایسی دیوانی تھی کہ لگتا تھا کہ شاید ان کے بغیر (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) میں جی نہ سکوں گی۔ افسوس کہ نگاہوں کی حفاظت کا بالکل بھی ذہن نہیں تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے بالآخر گناہوں بھری زندگی سے کنارہ کشی کی صورت بن ہی گئی، ہوا یوں کہ میں نے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اس سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیان، دُعا اور اسلامی بہنوں کی انفرادی کوشش کے مدنی پھولوں نے میرے دل میں مدنی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

انقلاب برپا کر دیا۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور سنتوں بھری زندگی گزارنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئی۔ تادم تحریر حلقہِ ذمہ دار کی حیثیت سے سنتوں کی خدمت کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کرم جو آپ کا اے سید ابرار ہو جائے

تو ہر بدکار بندہ دم میں نیکوکار ہو جائے (سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ قابلِ رشک موت

مرکز الاولیاء (لاہور) کی ایک ذمہ دار اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری والدہ ایک عرصے سے گردوں کے مرض میں مبتلا تھیں۔ رَبِیْعُ النُّوْرِ شَرِیْف کے پُر نور مہینے میں پہلی مرتبہ ہم ماں بیٹی **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے عزوجل **صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم** اللہ اللہ اور مرحبا یا مصطفیٰ کی پر کیف صداؤں سے گونجتے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئے۔ شرعی پردہ کرنے کے لئے مدنی برقع پہنے، آئندہ بھی سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے اور مزید اچھی اچھی نیتیں کر کے ہم دونوں گھر لوٹ آئیں۔ رات کے وقت امی جان کو یکا یک دل کا دورہ پڑا، سنتوں بھرے اجتماع میں گونجنے والی اللہ، اللہ کی مسحور کن صداؤں کا نشہ گویا ابھی باقی تھا شاید اسی لئے میری امی جان اپنی زندگی کے آخری تقریباً 25 منٹ اللہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ روزِ شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراطِ احد پہاڑ جتنا ہے۔

ورد کرتی رہیں اور پھر۔۔۔ پھر۔۔۔ اُن کی رُوحِ قَفَسِ عُنْصُرِی سے پرواز کر گئی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ-اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ مَرْحُومَهُ كَوْغَرِيقِ رَحْمَتِ كَرِّے اور ان

کو بے حساب مغفرت سے نواز کر جنتِ الفردوس میں اپنے محبوبِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کا پڑوس نصیب فرمائے اور مجھ گنہگاروں کے سردارِ سبِ مدینہ غُفْرَ لَہُ الْغَفَّارِ کے حق

میں بھی یہ دعائیں قبول کرے۔ اَمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِینِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

عَفُوْ فرما خطائیں مریے اے عَفُوْ! شوقِ و توفیقِ نیکی کی دے مجھ کو تُو

جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکرِ تُو عادتِ بد بدل اور کر نیک تُو

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

﴿7﴾ سفرِ مدینہ کی سعادت مل گئی

پنجاب (پاکستان) کے شہر کھڑوڑ پکا کی ایک اسلامی بہن (عمر تقریباً 55 سال)

کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں

بھرے اجتماع میں پابندی سے حاضری سے محروم تھی۔ سنتوں بھرے بیانات

میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں قبولِ دُعا کے واقعات اگرچہ سن رکھے تھے مگر

میرا اعتقاد یوں مزید پختہ ہوا کہ میں 3 سال تک سفرِ مدینہ کے لیے فارم جمع کرواتی

رہی لیکن حاضری کی کوئی صورت نہ بن پائی۔ اب کی بار فارم جمع کروایا تو میں نے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

یوں دُعا مانگی یا اللہ! میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں مسلسل 12 ہفتے اول تا آخر شرکت کروں گی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے سفرِ مدینہ کی سعادت سے نواز دے۔ “الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ ابھی 12 ہفتے پورے نہ ہوئے تھے کہ مجھ پر بابِ کرم کھل گیا اور مجھے مدینہ کا بلاوا آگیا، میں خوشی خوشی سفرِ مدینہ پر روانہ ہو گئی۔ حاضریِ مدینہ سے واپسی پر میں نے 12 ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی نیت پر عمل بھی کیا۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر ہر ہفتے پابندی سے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پاتی ہوں۔

ہم غریبوں کو روضے پہ بلوائیے راہِ طیبہ کا زادِ سفر چاہئے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿8﴾ بیٹی کی اصلاح کا راز

پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِ لباب ہے کہ میری بیٹی فلموں، ڈراموں اور بے پردگیوں وغیرہ گناہوں کی آلودگیوں میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحوں کو برباد کر رہی تھی، میں اس کی حرکتوں سے بے حد پریشان تھی، بارہا سمجھاتی مگر وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتی تھی اور اجتماع میں مانگی جانے والی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سنا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے گیارہویں شریف کے اجتماعِ ذکر و نعت میں اپنی بیٹی کی اصلاح کے لئے گڑ گڑا کر دے مانگی۔ میری خواہش تھی کہ میری بیٹی بھی دعوتِ اسلامی کی مبلّغہ بنے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری دُعا قبول ہوئی اور میری بیٹی کسی نہ کسی طرح اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے پر رضا مند ہو گئی۔ اس نے جب شرکت کی تو اتنی مُتأثّر ہوئی کہ بس دعوتِ اسلامی ہی کی ہو کر رہ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ترقی کی منزلیں طے کرتے کرتے (تادمِ تحریر) میری بیٹی حلقہِ ذمّہ دار کی حیثیت سے سنتوں کی خدمتوں میں مشغول ہے۔

گر پڑ کے یہاں پہنچا مَرَمَر کے اسے پایا

چھوٹے نہ الہی اب سنگِ درِ جانا نہ (سامانِ بخشش)

اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں رَحمتیں کیوں

نازل نہ ہوں گی کہ ان عاشقانِ رسول اور آقا کی دیوانیوں میں نہ جانے کتنے

اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ ہوتے اور ولیّات ہوتی ہوں گی۔ میرے آقا اعلیٰ

حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 184 پر فرماتے ہیں: ”جماعت

میں بَرکت ہے اور دعائے مَجْمَعِ مُسْلِمِینِ اقْرَبُ بِقَبُول۔ (یعنی مسلمانوں کے

مجمع میں دعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے) علماء فرماتے ہیں: جہاں چالیس مسلمان

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

صالح (یعنی نیک مسلمان) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولی اللہ

ضرور ہوتا ہے۔ (تیسیر شرح جامع صغیر ج ۱ ص ۳۱۲ زیرِ حدیث ۷۱۴ دارالحدیث مصر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾ مَدَنی مِّنَا صِحَّتْ یَابِ ہو گیا

باب المدینہ (کراچی) کی ایک ذمّے دار اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ

ہے کہ 2005ء میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی

کے بابِ الاسلام (سندھ) کے سٹوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ ٹول پلازہ سپر ہائی

وے روڈ باب المدینہ کراچی) میں آخری دن ہونے والی خصوصی نشست کی ٹیلیفون کے

ذریعے اسلامی بہنوں میں رلے (RELAY) کی ترکیب تھی۔ چنانچہ ہم اپنے علاقے

کی اسلامی بہنوں میں اس کی دعوت عام کرنے میں مصروف تھیں۔ اجتماع کے آخری

دن علی الصبح ہم چند اسلامی بہنیں گھر گھر جا کر اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلا رہی

تھیں اسی دوران ہماری ملاقات ایک نہایت دکھاری اسلامی بہن سے ہوئی، انہوں

نے غمگین لہجے میں کہا: میرے بچے کی طبیعت خراب ہے، ڈاکٹروں نے اس کی

رپورٹ دیکھ کر کسی مہلک بیماری کا خدشہ ظاہر کیا ہے، آپ دعا کیجئے گا کہ

”اللہ عزوجل میرے بیٹے کو شفاء عطا فرمائے۔“ ہم نے اُس پریشان حال اسلامی

بہن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے سٹوں بھرے اجتماع کی برکتیں سنا کر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

شرکت کی دعوت پیش کی۔ چنانچہ وہ ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ سنتوں بھرے اجتماع کی آخری نشست میں شریک ہو گئیں۔ اجتماع میں ہونے والی رقت انگیز دُعا کے دوران انہوں نے اپنے بیٹے کی صحت یابی کی دعا مانگی۔ چند روز بعد وہ اسلامی بہن دعوت اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بھی تشریف لائیں اور اجتماع کے اختتام پر انہوں نے ذمہ دار اسلامی بہن کو بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع کی خصوصی نشست میں شرکت کی مجھے ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ جب میں نے اپنے مٹے کا دوبارہ میڈیکل ٹیسٹ کروایا تو حیرت انگیز طور پر رپورٹس بالکل صحیح آئیں اور اب میرا مَدَنی مُتَا مکمل طور پر صحت یاب ہو چکا ہے۔ میرے مٹے کی اچانک صحت یابی نے ڈاکٹروں کو بھی حیرت میں مبتلا کر دیا ہے!

وَاللّٰہُ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ! کرے دل سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿10﴾ رُوزِ گار مل گیا

باب المدینہ (کراچی) کی ایک ذمہ دار اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ

ہے کہ ہم طویل عرصے سے معاشی بد حالی کا شکار تھے، میرے بچوں کے ابو کو کبھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُور دُور پڑھو تمہارا دُور مجھ تک پہنچتا ہے۔

کبھار کوئی کام مل جاتا ورنہ اکثر بے روزگار رہتے۔ اسی پریشانی کے عالم میں میری ملاقات دعوتِ اسلامی کی ایک مبلغہ سے ہوئی، میں نے انہیں اپنے حالات بتا کر دُعا کے لئے کہا تو انہوں نے نہایت شفقت سے دلا سہ دیا اور مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی اور میرا کچھ اس طرح ذہن بنایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی خوب خوب بہاریں ہیں، جہاں کثیر اسلامی بہنوں کو توبہ کی توفیق ملی اور وہ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیک بن گئیں وہیں بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز گرِ شمات کا بھی ظہور ہوتا ہے مثلاً مریضوں کو شفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسب زدہ کو خلاصی ملی، وغیرہا۔ انکی ”انفرادی کوشش“ کے دل موہ لینے والے انداز نے مجھے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ میں سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی اور اختتام پر ہونے والی رقت انگیز دُعا کے دوران میں نے یہ بھی دُعا مانگی کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے ہمارے روزگار کے مسئلے کو حل فرمادے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ابھی چند ہی روز گزرے تھے کہ اللہ غفار عَزَّوَجَلَّ نے میرے بچوں کے ابو کو بہترین سلسلہ روزگار عطا فرما دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس طرح دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے ہماری بد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ روزہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

حالی خوش حالی میں تبدیل ہوگئی۔

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا

ہمیں اک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

﴿11﴾ سچی نیت کی برکت

باب المدینہ (کراچی) کی ایک ذمّے دار اسلامی بہن کے بیان کا لبّ

لُبّ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع کی آمد

آمد تھی۔ آخری دن کی خصوصی نشست کا بیان، ذکر و دعا اور صلوٰۃ و سلام بذریعہ ٹیلی

فون اسلامی بہنوں کے باپردہ اجتماعات میں بھی لے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے

علاقے کی اسلامی بہنوں نے گھر گھر جا کر سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت کو عام

کرنا شروع کر دیا، ان اسلامی بہنوں میں مرحومہ زاہدہ عطاریہ بھی شامل تھیں، ان کا

جذبہ قابلِ دید تھا، وہ سنتوں بھرے اجتماع کی آخری نشست میں شرکت کے لئے

اسلامی بہنوں پر بھرپور انفرادی کوشش اور انہیں اجتماع گاہ میں لیجانے کے انتظامات

میں مصروف دکھائی دیتی تھیں۔ سنتوں بھرے اجتماع سے ایک ہفتہ قبل اتوار کے دن

اچانک ان کی طبیعت خراب ہوگئی اور انہیں اسپتال میں لے جایا گیا جہاں حالت

دیکھتے ہوئے انہیں فوراً داخل کر لیا گیا۔ تین روز بسترِ علالت پر رہنے کے بعد وہ منگل

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کے روز اس دنیائے فانی سے کوچ فرما گئیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ - اتوار کے روز سنتوں بھرے اجتماع کی آخری نشست میں ان کے علاقے کی کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اچانک ایک اسلامی بہن نے یہ ایمان افروز منظر دیکھا کہ چند روز قبل انتقال کر جانے والی دعوتِ اسلامی کی مُبلّغہ زاہدہ عطار یہ مرحومہ بھی سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہیں۔ اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمَت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
مُزَوَّجِد
آپ محبوب ہیں اللہ کے ایسے محبوب

ہر مُحب آپ کا محبوبِ خدا ہوتا ہے (سامانِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿12﴾ اولادِ ملی، پاؤں کا درد مٹا

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ معاذ اللہ عزوجل میں نت نئے فیشن کی شوقین اور نمازیں قضا کر دینے کی عادی تھی۔ ہماری خوش بختی کہ میری ایک بیٹی دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئی۔ وہ مجھے بھی انفرادی کوشش کے ذریعے سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت دیتی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم مرسلین (پیغمبر اسلام) پر زور و دھمک پڑو تو مجھ پر بھی دھمکے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

رہتی تھی لیکن میں اس کی بات کو نظر انداز کر دیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ حسبِ معمول میری بیٹی نے مجھ پر انفرادی کوشش کی اور مجھے دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کی ایک برکت یہ بھی بتائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں شریک ہونے والیوں کی دعاؤں کی قبولیت کے کئی واقعات ہیں، لہذا آپ بھی اجتماع میں شریک ہوں اور بھائی کے لئے دعا کیجئے۔ بات یہ تھی کہ میرے بیٹے کی شادی کو 4 سال کا عرصہ گزر چکا تھا مگر وہ اولاد کی نعمت سے محروم تھا۔ چنانچہ میں نے اپنی بیٹی کی ترغیب پر یہ نیت کی کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کروں گی اور اپنے بیٹے کے لیے اولاد کی دعا مانگوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنا شروع کر دی۔ وہاں میں اپنے بیٹے کے لئے بھی دعا کیا کرتی۔ کچھ ہی عرصے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے بیٹے کو اولاد کی نعمت سے مالا مال فرمادیا۔ سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ایک اور برکت یہ بھی ملی کہ تقریباً 3 سال سے میرے پاؤں میں جو شدید تکلیف رہتی تھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس سے بھی نجات مل گئی۔

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ ”لا“ ہے نہ حاجت ”اگر“ کی ہے (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرزا محمد علی علیہ السلام) جس نے مجھ پر ایک بار زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

﴿13﴾ میرے مسائل حل ہو گئے

باب المدینہ (کراچی) کی ایک مُعَمَّر (م. عَم. مَر) اسلامی بہن کا حلفیہ بیان کچھ اس طرح ہے کہ میں مختلف گھریلو مسائل میں گرفتار تھی۔ ہم کرائے کے مکان میں رہتے تھے، مگر آمدنی کم ہونے کی وجہ سے کرایہ بھی وقت پر نہ دے پاتے۔ بچیاں بھی جوان ہو رہی تھیں، اُن کی شادیوں کی فکر الگ کھائے جا رہی تھی۔ ایک روز کسی اسلامی بہن سے میری ملاقات ہوئی، اُنہوں نے میری غم خواری کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کی نیت کروائی اور وہاں آ کر اپنے مسائل کے لئے دُعا کرنے کی بھی ترغیب دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے لگی۔ میں وہاں اپنے مسائل کے حل کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا بھی کیا کرتی۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللہ رُبُّ الْعِزَّتْ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میرے بچوں کے اُبُو کو اچھی مُلا زمت مل گئی اور کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ کچھ ہی عرصے میں ہم نے کرائے کا گھر چھوڑ کر اپنا ذاتی مکان بھی خرید لیا۔ اللہ مُجِیب عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیبِ لیبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے، سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی برکت سے بچیوں کی شادیوں کے فریضے سے عہدہ برآ ہونے کی طاقت بھی عنایت فرمادی۔ اس طرح دعوتِ اسلامی کے

عمران مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہرہ و دپاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

مَدَنی ماحول کی برکت سے ہمارا مسائل کا ریگستان، ہنستے مُسکراتے لہلہاتے گلستان میں تبدیل ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بے کس و بے بس و بے یار و مددگار ہو جو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
آپ کے در سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے (سامان بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿14﴾ مَدَنی انعامات پر عمل کی برکت سے چل مدینہ کی سعادت مل گئی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارا گھر انہ آقائے نعمت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ایک عظیم المرتبت خلیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد سے ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّة کے وہ خلیفہ مکرم میری والدہ محترمہ کے نانا جان تھے اور ہمارے تمام اہل خانہ انہیں کے دستِ مبارک پر بیعت تھے۔ ان سے بیعت کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّة کی مَحَبَّت و عقیدت رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے تھی، لیکن عملی زندگی میں ہماری مثال گورے کاغذ کی سی تھی بالخصوص نمازوں کی پابندی سے محرومی تھی نیز فیشن پرستی اور گانے باجے سننے کی نحوست چھائی تھی، غصہ اور چوڑا پن ہماری عادتِ ثانیہ تھی۔ میرے پھوپھی زاد بھائی نے (جو کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

سے وابستہ تھے) **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے میرے بھائی جان کو بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی نہ صرف دعوت دی بلکہ اپنے ساتھ لے جانا شروع کر دیا۔ بھائی جان سنتوں بھرے اجتماع سے واپسی پر اجتماع کی رُوداد سناتے جن میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّةِ کَافٍ کَرِ خیر سننے کو ملتا جس کی وجہ سے مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے اپنائیت سی محسوس ہونے لگی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی اپنائیت کی سوچ نے مجھے پہلی بار 1985ء کے سالانہ سنتوں بھرے اجتماع کی خُصوصی نشست میں شرکت پر ابھارا۔ چنانچہ میں بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوئی جہاں ہم نے پردے میں رہ کر سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا بیان سنا اور رِقّت انگیز دُعا مانگی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اسی اجتماع میں شرکت کی برکت سے مجھے گناہوں سے توبہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، فکر آخرت ملی۔ جس پر استقامت پانے کے لیے میں نے مَدَنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ مَدَنی انعامات کی برکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** مجھے چل مدینہ کی سعادت بھی نصیب ہو گئی۔ (1)

چل مدینہ وہی ہو سکے جس کا دل گھر میں رہ کر بھی اکثر مدینے میں ہے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

(1) امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے قافلے کے ساتھ حج و زیارتِ مدینہ سے مُشَرَّف ہونا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ”چل مدینہ“ کی سعادت پانا کہلاتا ہے۔
- مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

﴿15﴾ بغیر آپریشن ولادت ہو گئی

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لُب ہے: غالباً 1998ء کا واقعہ ہے، میری اہلیہ امید سے تھیں، دن بھی ”پورے“ ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑیگا۔ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھر اجتماع (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنتوں کی تربیت کے 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافلہ ساتھ لیکر اسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ محترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنتوں بھرے اجتماع (ملتان) کیلئے اوداع کیا۔

میرا ذہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی برکت سے عاقبت کے ساتھ ولادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو آپریشن کے اخراجات بھی نہیں تھے! بہر حال میں مدینۃ الاولیاء ملتان شریف حاضر ہو گیا۔ سنتوں بھرے اجتماع میں گڑ گڑا کر خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اختتامی رقت انگیز دُعاء کے بعد میں نے گھر پر فون کیا تو میری امی جان نے فرمایا: مبارک ہو! گزشتہ رات ربِّ کائنات عزوجل نے بغیر آپریشن کے تمہیں چاند سی مدنی مٹی عطا فرمائی ہے۔ میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی: امی جان! میرے

فَرَمَانِ مَحْفُوظ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و دُپاک نہ پڑھے۔

لئے کیا حکم ہے؟ آجاؤں یا 30 دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بنوں؟ امی جان نے فرمایا، ”بیٹا! بے فکر ہو کر مدنی قافلے میں سفر کرو۔“

اپنی مدنی مٹی کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی بَرَکت سے میری مُشکل آسان ہو گئی تھی مدنی قافلوں کی بہاروں کی بَرَکت کے سبب گھر والوں کا بہت زبردست مدنی ذہن بن گیا، جتنی کہ میرے بچوں کی امی کا کہنا ہے، جب آپ مدنی قافلے کے مسافر ہوتے ہیں میں بچوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ تصوّر کرتی ہوں۔

زچگی آسان ہو، خوب فیضان ہو غم کے سائے ڈھلیں، قافلے میں چلو
بیوی بچے سبھی، خوب پائیں خوشی خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿16﴾ گھر والوں پر انفرادی کوشش کیجئے

اسلامی بہنو! یہ مدنی بہارا اپنے اندر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سبھی کیلئے رحمت کے مہکتے مدنی پھول لئے ہوئے ہے، اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں، ان کے لڑکوں، اپنے والد صاحب، بھائیوں، وغیرہ محارم پر خوب انفرادی کوشش کریں، اتنی کریں اتنی کریں اور اتنی کریں کہ وہ سب کے سب پگے نمازی، سنتوں کے عادی، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے پابند، مدنی انعامات

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کے عامل، ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلوں کے مسافر اور دعوتِ اسلامی کے باعمل مبلغ بن جائیں۔ اس طرح ان شاء اللہ عزوجل آپ کے لئے ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ ستائیں سکھانے اور نیکیوں کی ترغیب دلانے کا عظیم الشان ثواب کمانے کے لئے کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ فیضانِ سنتِ جلد اول سے ”گھر درس“ شروع کر دیتیں! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے چار احادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں:

چار فرامینِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

﴿1﴾ نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے⁽¹⁾۔ ﴿2﴾ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ ﴿3﴾ بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، آسمان اور زمین کی مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر ”صلوٰۃ“ بھیجتے ہیں۔ ﴿3﴾ مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کی ”صلوٰۃ“ سے اُس کی خاص رحمت اور مخلوق کی ”صلوٰۃ“ سے خصوصی دعائے رحمت مُراد ہے۔ (مراۃ الناجح ج ۱ ص ۲۰۰) ﴿4﴾ بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔⁽⁴⁾

دینہ

(1) سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ ج ۴ ص ۳۰۵ حدیث ۲۶۷۹ (2) صَحِيحُ مُسْلِمٍ ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶

(3) سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ ج ۴ ص ۳۱۴ حدیث ۲۶۹۴ (4) سُنَنِ ابْنِ مَاجَه ج ۱ ص ۱۵۸ حدیث ۲۴۳

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

﴿17﴾ بیٹا صحت یاب ہو گیا

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کی کچھ اسلامی بہنیں نیکی کی دعوت دینے کے لئے ہمارے گھر آیا کرتیں، وہ مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی دعوت پیش کرتیں مگر میں سُستی کے باعث اس سعادت سے محروم رہتی۔ ایک دن اچانک میرے بیٹے کی طبیعت خراب ہو گئی، ڈاکٹر کو دکھایا تو اس نے اندیشہ ظاہر کیا کہ شاید اب یہ بچہ عمر بھر ٹانگوں کے سہارے چل نہ سکے، نیز اس کا دماغی توازن بھی ٹھیک نہیں رہا۔ یہ سن کر میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی! ہر ماں کی طرح مجھے بھی اپنے بیٹے سے بہت مَحَبَّت تھی، اس صدمے نے مجھے نیم جان کر دیا۔ کچھ دن اسی حالت میں گزر گئے۔ ایک دن پھر وہی اسلامی بہنیں نیکی کی دعوت کے لیے آئیں۔ انہوں نے میرے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھے تو غم خواری کرتے ہوئے پوچھا: ”خیریت تو ہے آپ پریشان دکھائی دے رہی ہیں؟“ میں نے انہیں سارا ماجرا کہہ سنایا تو انہوں نے مجھے بہت حوصلہ دیا اور کہا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے 12 ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کیجئے اور وہاں پر اپنے بچے کے لئے دعا بھی مانگئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بیٹا صحت یاب ہو جائے گا۔ پُچنانچہ میں نے 12

ترجمہ مصنفہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم سرسین (مہم اسلام) پر زود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

اجتماعات میں شرکت کی پختہ نیت کر لی۔ جب میں پہلی مرتبہ سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی اور جب وہاں رقت انگیز دعا ہوئی تو میں نے بھی اپنے ربّ داوّر عَزَّوَجَلَّ سے اپنے لخت جگر کی صحت یابی کی گڑ گڑا کر دعا مانگی۔ اجتماع کے بعد جب گھر واپس آئی تو مجھے اپنے بیٹے کی طبیعت پہلے سے بہتر دکھائی دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میرا بیٹا مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔ یوں ڈاکٹروں کے اندیشے غلط ثابت ہوئے اور سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے میرا بیٹا چلنے پھرنے بھی لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر ہمارا سارا گھرانہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر رحمت کی تیاری میں مصروف ہے۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

انہیں خلد میں بسانا مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! سُبْحَنَ اللّٰہ سنتوں بھرے اجتماع کی

برکت سے کس طرح مَن کی مُرادیں بر آتی ہیں! اُمیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو

جاتی ہیں، دلوں کی پو مُردہ کلیاں کھل اٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ

آتی ہیں۔ مگر یہ ذہن میں رہے کہ ضروری نہیں ہر ایک کی دلی مُراد لازمی ہی پوری ہو۔

بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

سوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے انعام ہوتا ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ اولادِ ثمرینہ مانگتا ہے مگر اُس کو مدنی مٹیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ پارہ دوسرا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں رَبُّ الْعِبَادِ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

عَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا
وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ
ترجمہ کنز الایمان: قریب ہے کہ کوئی
بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں
بری ہو۔ (ب ۲ البقرہ ۲۱۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿18﴾ اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو!

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِ لباب ہے کہ والدین کے بے حد اصرار پر میں نے قرآنِ پاک حفظ کرنے کی سعادت تو حاصل کر لی تھی مگر بعد میں اس کو دہرانا چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے والدین کو سخت تشویش تھی۔ اتنی عظیم سعادت حاصل کر لینے کے باوجود افسوس! میری عملی کیفیت یہ تھی کہ میں نمازوں کی پابندی سے غافل تھی۔ نئے فیشن اپنانے اور فلمی گانے سننے کی تو اتنی شوقین تھی کہ ہیڈ فون لگا کر بعض اوقات تو ساری ساری رات گانے سننے میں برباد کر دیتی! T.V. کی تباہ کاریوں نے مجھے بہت بری طرح اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

چُنانچہ میں فلمیں ڈرامے دیکھنے کی خوب ہی رسیا تھی، بالخصوص ایک گلوکار کے گانوں کی تو اسقدر دیوانی تھی کہ میری سہیلیاں مذاقاً کہا کرتی تھیں کہ یہ تو مرتے وقت بھی اسی گلوکار کو یاد کرتے ہوئے دم توڑے گی! صد کروڑ افسوس کہ اگر میں اُس گلوکار کا کوئی شو (پرڈرام) نہ دیکھ پاتی تو رور و کر بُرِ حال کر لیتی یہاں تک کہ کھانا بھی چھوٹ جاتا! الغرض میرے صبح و شام یونہی گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ میری مہمانی دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیا کرتی تھیں۔ وہ مجھے بھی اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتیں مگر میں ٹال دیتی۔ ان کی مسلسل انفرادی کوشش کے نتیجے میں بالآخر مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہو ہی گئی، اجتماع میں ہونے والے سنتوں بھرے بیان، ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رِقَّتِ انگیز دُعا نے مجھ پر بہت گہرا اثر ڈالا۔ ایک حلقہ ذمہ دار اسلامی بہن مجھ پر بڑی شَفَقَت فرماتیں اور مجھے گھر سے بلا کر سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرواتیں۔ ان کی مسلسل شَفَقَتوں کے سبب میری اصلاح کا سامان ہونے لگا تھی کہ فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے اور دیگر گناہوں سے میں نے توبہ کر لی۔ مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ سنتوں بھرے بیانات کی کیٹیں سنتی تو خوفِ خدا سے لرز کر رہ جاتی کہ اگر یونہی گناہ کرتے کرتے مجھے موت آگئی تو میرا کیا بنے گا! اسی طرح مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی کُتب

نورمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ورسائل پڑھ کر مجھ میں احساسِ ذمّے داری پیدا ہوا اور میں بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہو گئی۔ ذمّہ دار اسلامی بہن مجھے جو بھی ذمّے داری دیتیں میں بخشن و خوبی نبھانے کی کوشش کرتی۔ یوں دعوتِ اسلامی کا مدّنی کام کرتے کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریرِ علاقائی مشاورت کی خادمہ (ذمّہ دار) کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدّنی کام کو بڑھانے میں کوشاں ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مفتی دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق العطاری المدّنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کہ جن کے عہدِ طالبِ علمی کا واقعہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآنِ پاک کی کُل سات منزلوں میں سے روزانہ ایک منزلِ تلاوت فرمایا کرتے تھے میں بھی ان کی پیروی میں روزانہ ایک منزل کی دہرائی کر کے ہر سات دن میں ایک بار ختمِ قرآن کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

الہی استقامت دے۔ امین بجاہِ النبیّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

استقامت دین پر یا مصطفیٰ کر دو عطا
رحمۃ اللہ تعالیٰ ثنّوہم اجمعین سلام اللہ تعالیٰ علیہ
بہرِ حجاب و بلال و آل یا سر یا نبی و آلہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا مدّنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اس کے دامن میں آ کر معاشرے کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد با کردار بن کر سنتوں بھری باعزت زندگی گزارنے لگے نیز اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح اجتماع میں شرکت کی برکت سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

بعضوں کی دُنیوی مصیبت رخصت ہو جاتی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِسی طرح تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، سرِایہٴ رحمت، شفیعِ اُمتِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے معصیت کی شامت کے سبب آنے والی آخرت کی آفت بھی راحت میں ڈھل جائیگی۔

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند

حشر کو کھل جائے گی طاقتِ رسولِ اللہ کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿19﴾ میں پینٹ شرٹ پہنتی تھی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں مغربی تہذیب کی جُنون کی حد تک دلدادہ تھی حتیٰ کہ لڑکوں کی طرح پینٹ شرٹ پہنا کرتی، نامحرم مردوں کے ساتھ بلا جھجک گفتگو کرتی اور بدتمیز قسم کے دوستوں کی صحبت میں رہا کرتی تھی۔ میرے والد صاحب ہوٹل چلاتے تھے، میں اتنی بے باک تھی کہ والد صاحب کے منع کرنے کے باوجود ہوٹل کے کاؤنٹر پر بیٹھ جایا کرتی تھی! میں ایک اسکول میں پڑھتی تھی، اللہ کی شان کہ اچانک میرے دل میں دینی مدرّسے میں پڑھنے کا شوق پیدا ہوا! میں نے جب والد صاحب سے اس کا اظہار کیا تو انہوں نے موقعِ غنیمت جانا اور مجھے ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے مدرّسۃ المدینہ (للبنات) میں داخل کروادیا۔ میں نے وہاں قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ چند دن بعد ہماری

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا اور لکھتا اور ایک قیڑا واحد بہار بنتا ہے۔

مُعَلِّمہ نے ہمیں صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سالانہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع کے بارے میں بتایا اور گھر گھر جانینی کی دعوت کے ذریعے اسلامی بہنوں میں اجتماع کی دعوت عام کرنے کی ترغیب دی۔ ہم خوب جوش و خروش کے ساتھ اس سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہو گئیں۔ مجھے اجتماع کے آخری دن کی خصوصی نشست کا بڑی بے چینی سے انتظار تھا کیونکہ میں نے پہلے کبھی بھی اجتماع میں شرکت نہیں کی تھی۔ بالآخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور وہ دن بھی آ ہی گیا! میں نے بڑے جذبے کے ساتھ سالانہ سنتوں بھرے اجتماع کی خصوصی نشست میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جس میں ”گناہوں کا علاج“ کے موضوع پر ہونے والا ٹیلیفونک بیان سننے کا شرف حاصل ہوا، بیان سن کر میں خوفِ خدا عزوجل سے تھرا اٹھی، مجھے ایک دم احساس ہو گیا کہ ہائے ہائے! میں اپنے رب عزوجل کی کیسی کیسی نافرمانیوں میں مبتلا ہوں! آخر میں رقت انگیز دعا ہوئی، دورانِ دعا اجتماع میں شریک بے شمار اسلامی بہنوں کی گریہ وزاری دیکھ کر میری آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے، میرا دل ندامت کے سمندر میں غوطے کھانے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل میں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنے ہر گناہ سے توبہ کی اور اپنی اصلاح کا عزمِ مُصَمَّم کر لیا۔ مدرسۃ المدینہ کے ذریعے اجتماع میں حاضری اور وہاں لگی ہوئی مدنی چوٹ کی برکت سے میں دعوتِ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُردِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُردِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے شرعی پردہ شروع کر دیا اور نمازوں کی بھی پابند ہو گئی۔ آج میرے والدین مجھ سے بہت خوش اور دعوتِ اسلامی کے احسان مند ہیں کہ جس کی برکت سے ان کی فیشن زدہ بیٹی ستوں بھری زندگی کی شاہ راہ پر گامزن ہو گئی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ستیں مصطفیٰ کی تو اپنائے جا، دین کو خوب محنت سے پھیلانے جا

یہ وصیت تو عطار پہنچائے جا اُس کو جو اُن کے غم کا طلبگار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿20﴾ میں روزانہ تین، چار فلمیں دیکھ ڈالتی!

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میں ایک ماڈرن لڑکی تھی۔ دنیوی تعلیم حاصل کرنے کا جنون کی حد تک شوق تھا، فلم بینی کا بھوت تو کچھ ایسا سوار تھا کہ میں ایک رات میں تین تین چار چار فلمیں دیکھ ڈالتی! اور مَعَاذِ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گانوں کی بھی ایسی رسیا تھی کہ گھر کا کام کاج کرتے وقت بھی ٹیپ ریکارڈر پر اونچی آواز سے گانے لگائے رکھتی۔ میری ایک بہن کو (جو کہ شادی ہو جانے کے بعد دوسرے شہر میں رہائش پذیر تھیں) دعوتِ اسلامی سے بڑی مَحَبَّت تھی۔ وہ جب کبھی باب المدینہ (کراچی) آتیں تو اتوار کے دن دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ضرور شرکت کرتیں، رات میں عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی پُرسوز نعتیں سنا کرتیں، جس کی وجہ سے مجھے گانے سننے کا موقع نہ ملتا چنانچہ مجھے ان پر بہت غصہ آتا بلکہ کبھی کبھی تو ان سے لڑ پڑتی! ایک مرتبہ جب وہ بابِ المدینہ آئیں تو قریب بلا کر نہایت شفقت سے کہنے لگیں: ”جو یہودہ فلمیں اور ڈرامے دیکھتا ہے وہ عذاب کا حقدار ہے“ مزید انفرادی کوشش جاری رکھتے ہوئے بالآخر انہوں نے مجھے فیضانِ مدینہ میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے پر راضی کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اِتِّفَاق سے اُس دن وہاں بیان کا موضوع بھی ٹی وی کی تباہ کاریاں تھا⁽¹⁾ یہ بیان سن کر میرے دل کی کیفیت بدلنا شروع ہو گئی، رقت انگیز دعا نے سونے پر سہاگے کا کام کیا، دورانِ دُعا مجھ پر رقت طاری اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے، میں نے سچے دل سے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ بھی کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب میں سنتوں بھرے اجتماع سے واپس گھر کی طرف روانہ ہوئی تو میرا دل ٹی وی کے گناہوں بھرے پروگراموں اور گانوں باجوں سے بیزار ہو چکا تھا۔ اجتماع سے واپسی پر اپنے کمرے میں موجود کارٹونوں کی تصاویر اُتار کر کعبہ مُشَرَّفہ اور مدینہ منورہ زادھما اللہ

مدینہ

(1) امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی آواز میں آڈیو اور وڈیو کیسٹ اور اسی بیان کا رسالہ مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ طلب کیجئے۔
- مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

شَرَفًا وَ تَعْظِيمًا کے پیارے پیارے طغرے آویزاں کر دیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ
تادمِ تحریر میں جامعۃ المدینہ (اللبنات) میں درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کر رہی
ہوں نیز اپنے علاقے میں علاقائی مشاورت کی خادمہ (ذمہ دار) کی حیثیت سے
دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کے لئے بھی کوشاں ہوں۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
سرکار! چار یار کا دیتا ہوں واسطہ

ایسی بہار دو نہ خزاں پاس آ سکے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿21﴾ میں 12 سال سے اولاد سے محروم تھی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ
میری شادی کو 12 سال کا طویل عرصہ گزر چکا تھا لیکن میں اولاد کی نعمت سے محروم تھی
۔ ایک مرتبہ میں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت
کی اختتام پر میری ملاقات ایک مُبَلِّغہ اسلامی بہن سے ہوئی۔ انہوں نے انفرادی
کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی ماحول کی برکتیں بتائیں۔ میں نے ان سے اپنی
محرومی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے نہایت شفقت سے کہا: آپ دعوتِ اسلامی کے
12 سنتوں بھرے اجتماعات میں مسلسل شرکت کی نیت کر لیجیے اور دورانِ اجتماعات
ہونے والی دُعا میں اپنے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے اولاد کی بھیک طلب کیجئے ان
شاء اللہ غَفَّار عَزَّوَجَلَّ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صَدَقے میں ضرور کرم ہو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

گا۔ چُٹانچہ میں نے نیت کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی بَرَکت سے میری دعائیں قبول ہوئیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے چاندِ سامند فی مَتّٰ عطا فرمایا اور اس طرح میرے اُجڑے چمن میں بھی بہار آ گئی۔

سَمَز و بَدَوَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
بہار آئے مرے دل کے چمن میں یا رسول اللہ

ادھر بھی آ لگے چھینٹا کوئی رَحمت کے بادل سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلامی بہنو! ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں وسوسہ آئے کہ میں بھی تو

عرصے سے اجتماع میں شرکت کرتی اور خوب رور و کر دُعاء مانگتی ہوں مگر میرے مسائل

حل نہیں ہوتے، میرا بیٹا بے اولاد ہے، بیٹی کا رشتہ نہیں آتا، بڑی بیٹی کی تین بیٹیاں ہیں

بے چاری اولادِ نرینہ کیلئے ترستی ہے وغیرہ وغیرہ تو عرض یہ ہے کہ بالفرض دُعاء کی

قبولیت کا اثر ظاہر نہ ہو تب بھی حَرْفِ شکایت زبان پر نہیں لانا چاہئے۔ ہماری بھلائی

کس بات میں ہے اس کو یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ہمیں ہر حال

میں پاک پروردگار جلّ جلالہ کا شکر گزار بندہ بن کر رہنا چاہئے۔ وہ بیٹا دے تب بھی

اُس کا شکر، بیٹی دے تب بھی شکر، دونوں دے تب بھی شکر اور نہ دے تب بھی شکر، ہر

حال میں شکر شکر اور شکر ہی ادا کرنا چاہئے۔ پارہ 25 سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ،

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

49 اور 50 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

بِاللهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهْبُ لِمَنْ
يَّشَآءُ اِنَّا كَا وَّيَهْبُ لِمَنْ يَّشَآءُ
الدُّكُوْرَ ۝
اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَا كَا
وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْبًا ۚ اِنَّهٗ
عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝
(پ ۲۵ الشوریٰ ۴۹، ۵۰)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہی کیلئے ہے
آسمانوں اور زمین کی سلطنت، پیدا کرتا ہے
جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے
اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے
بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے
بیشک وہ علم و قدرت والا ہے۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ
الہادی فرماتے ہیں، وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے
جو چاہے دے۔ انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔ حضرت سیدنا
لوط علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت سیدنا شعیب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام کے صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سیدنا انبیاء حبیب
خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور
چار صاحبزادیاں اور حضرت سیدنا یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سیدنا
عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

﴿22﴾ گناہ کو گناہ سمجھنے کا سُورِ مل گیا

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِ لباب ہے کہ میں نمازیں قضا کر ڈالنے اور بے پردگی جیسے گناہوں میں گرفتار تھی۔ افسوس! کہ مجھے گناہ کو گناہ سمجھنے کا احساس تک نہ تھا۔ میں فکرِ آخرت سے غافل اور اسلام کی بنیادی معلومات سے جاہل تھی۔ دنیاوی آسائشیں میسر ہونے کے باوجود قلبی سکون نصیب نہ تھا۔ میں عجیب بے چینی اور گھٹن کا شکار رہتی تھی۔ الحمد للہ عزوجل مجھے سکونِ قلب مل گیا اور اس کا سبب یوں ہوا کہ چند اسلامی بہنوں کی دعوت پر مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی۔ وہاں میں نے سنتوں بھر بیان سنا، اپنے رُپِ قدیر عزوجل کا ذکر کیا اس کے بعد ہونے والی رقت انگیز دعا نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور میں نے رورو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی، میرے بیقرار دل کو چین محسوس ہوا اور ایسا لگا گویا میرے دل سے کوئی بوجھ اتر گیا ہے۔ الحمد للہ عزوجل اسی اجتماع میں شرکت کی برکت سے میں مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئی اور تادم تحریر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقی کے

لیے کوشش کر رہی ہوں۔

مہلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

پیا سو مُثر دہ ہو کہ وہ ساتی کوثر آئے

چین ہی چین ہے اب جام عطا ہوتا ہے (سامان بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

﴿23﴾ میں مُووی بنوایا کرتی تھی

باب المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گانے باجے بڑے شوق سے سنتی تھی، مجھے مُووی بنوانے کا جُنون کی حد تک شوق تھا، جب کسی شادی میں شریک ہوتی (اور وہاں رقص کرتی تو خود کہہ کر خوب مُووی بنوایا کرتی تھی۔ میرا دل گناہوں کی لذتوں میں کچھ ایسا گرفتار تھا کہ مجھے نہ نماز قضا ہونے کا غم ہوتا نہ روزہ چھوٹ جانے کا۔ ہلاکتوں اور بربادیوں کی طرف گامزن میری گناہوں بھری زندگی کا نیکیوں کی شاہراہ کی طرف یوں رُخ ہوا کہ خوش قسمتی سے بعض اسلامی بہنوں کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ اللہ ربُّ العِزَّة عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمَت سے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت یہ ملی کہ میں نے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور پانچوں وقت نمازیں پڑھنے اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے روزے رکھنے کی پکی نیت کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرَکت سے گناہوں سے گناہہ کشی کا ذِہن بنا اور فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کی سعادت بھی نصیب ہو رہی ہے۔

بڑھایہ سلسلہ رَحْمَت کا دَوْر زُلْفِ والا میں

تَسْلُکِ کالے کوسوں رہ گیا عصیاں کی ظلمت کا (حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مآخذ ومراجع

نمبر شار	نام کتاب	مطبوعه	نمبر شار	نام کتاب	مطبوعه
1	قرآن پاک	رضا اکیلمی، بمبئی، هند	21	مجمع الزوائد	دار الفکر، بیروت
2	ترجمہ قرآن کنزالایمان	رضا اکیلمی، بمبئی، هند	22	کنز العمال	دار الکتب العلمیہ، بیروت
3	تفسیر درمنثور	دار الفکر بیروت	23	کتاب الدعاء	دار الکتب العلمیہ، بیروت
4	تفسیر خزان العرفان	رضا اکیلمی، بمبئی، هند	24	البدور السافرة	مؤسسة الکتب الثقافیة
5	صحیح بخاری	دار الکتب العلمیہ، بیروت	25	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیہ، بیروت
6	صحیح مسلم	دار ابن حزم، بیروت	26	مسند امام احمد	دار الفکر بیروت
7	سنن ترمذی	دار الفکر، بیروت	27	مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ، بیروت
8	سنن نسائی	دار الکتب العلمیہ، بیروت	28	مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت
9	سنن ابو داؤد	دار احیاء التراث العربی، بیروت	29	اشعة اللمعات	کوئٹہ
10	سنن ابن ماجہ	دار المعرفة، بیروت	30	مرآۃ المناجیح	ضیاء قرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
11	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ، بیروت	31	الهدایة	کوئٹہ
12	موطا امام مالک	دار المعرفة بیروت	32	فتح القدیر	کوئٹہ
13	مسند الزیلع	مکتبہ المطرول وحکم لمدينة المنورة	33	خلاصة الفتاوى	کوئٹہ
14	تاریخ دمشق	بیروت	34	فتاوی قاضی خان	بشار
15	شرح السنة	دار الکتب العلمیہ، بیروت	35	البحر الرائق	کوئٹہ
16	المعجم الكبير	دار احیاء التراث العربی، بیروت	36	شرح الوقایة	باب المدینہ کراچی
17	المعجم الاوسط	دار الکتب العلمیہ، بیروت	37	حاشیة الطحطاوى على الدر	کوئٹہ
18	المعجم الصغير	دار الکتب العلمیہ، بیروت	38	فتاوى عالمگیری	کوئٹہ
19	السنن الكبرى	دار الکتب العلمیہ، بیروت	39	در مختار	دار المعرفة، بیروت
20	الحامع الصغير	دار الکتب العلمیہ، بیروت	40	رد المحتار	دار المعرفة، بیروت

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ	نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ
41	جد الممتار	مکبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	54	قانون شریعت	ضیاء القرآن پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور
42	نور الایضاح	مدینۃ الاولیاء ملتان	55	المیزان الکبری	بیروت
43	مراقی الفلاح	باب المدینہ کراچی	56	منح الروض الازھر	دار البشائر الاسلامیۃ بیروت
44	الجوہرۃ النیرۃ	باب المدینہ کراچی	57	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
45	غنیہ	سہیل اکیلمی مرکز الاولیاء لاہور	58	القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت
46	منیۃ المصلی	ضیاء لقرآن پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور	59	شرح الصدور	مرکز اہلسنت برکات رضا
47	فتاویٰ ثنائی خانہ	باب المدینہ کراچی	60	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیۃ بیروت
48	تبیین الحقائق	دار الکتب العلمیۃ بیروت	61	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
49	النہر الفائق	مدینۃ الاولیاء ملتان	62	راحۃ القلوب	شیر براہوز مرکز الاولیاء لاہور
50	غمز عیون البصائر	باب المدینہ کراچی	63	الوظیفۃ الکریمۃ	ادارۃ تحقیقات امام احمد رضا
51	فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن، مرکز الاولیاء لاہور	64	کتاب الکبائر	پشاور
52	فتاویٰ امجدیہ	مکبۃ رضویہ، باب المدینہ کراچی	65	مسائل القرآن	روس پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور
53	بہار شریعت	مکبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	66	اسلامی زندگی	مکبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اچھی قیمت انسان کو

جنت میں داخل کرے گی۔ (الجامع الصغیر، ص ۵۵۷ حدیث ۹۳۲۶)

علمائے کرام فرماتے ہیں: مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں ایسے چھپائے

جیسے اپنی برائیاں چھپاتا ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الكبائر ج ۱ ص ۱۰۲)

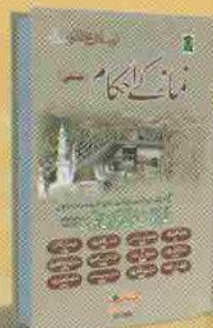
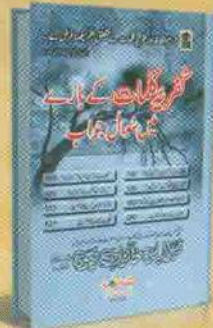
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آپ بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

اسلامی بہنو! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ و جن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مہربانی سے بے وقت پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے ٹیک اُجل کو لٹیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رشک کرتا اور چینی کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اور شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کیجئے، ان شاء اللہ عزوجل آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے رب غفار مدینے کا



ISBN 978-969-579-560-6



0101003



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net